آج کی حدیث

صبح صادق	04:40
طلوع آفتاب	06:03
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:19

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سب لوگوں میں اللہ کو نہایت ناپسند تین لوگ ہیں (۱) حدودِ حرم میں الحاد یعنی کجروی کرنے والا (کہ ممنوع و گناہ کے کام حدودِ حرم میں بھی کرے) (۲) اسلام میں زمانہ جاہلیت کے طور طریقے ڈھونڈنے والا (۳) کسی مسلمان کے خونِ ناحق کا طلبگار تاکہ اس کے خون کو بہائے''۔ (بخاری)

روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 181, Wednesday- 01 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۸۱ ۞ بدھ، یکم جولائی، ۲۰۲۶، ۱۵ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

غربت کی زد میں آسکتے ہیں ۴۵ ملین افراد

مشرقِ وسطیٰ کی جنگ کے اثر پر اقوام متحدہ کی رپورٹ

اقوام متحدہ کے سب سے بڑے عالمی ترقیاتی نیٹورک 'یواین ڈی پی' نے وارننگ جاری کی ہے کہ ایران-امریکہ کے درمیان جنگ ختم ہونے کے باوجود معاشی، مالیاتی اور سماجی طور پر اس کا اثر بنا رہ سکتا ہے۔ ایران-امریکہ جنگ کے درمیان اپریل میں ورلڈ بینک کی ایک رپورٹ آئی تھی۔ اس رپورٹ میں یہ خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ایران-امریکہ جنگ کے باعث مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی جیو پولیٹیکل کشیدگی کا عالمی توانائی مارکیٹ کے ساتھ ساتھ ہی کموڈٹی بازاروں میں بھی شدید اثر دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ لیکن اب ایران-امریکہ جنگ ختم ہونے کے باوجود یہ بحران ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے سب سے بڑے عالمی ترقیاتی نیٹورک 'یواین ڈی پی' نے وارننگ جاری کی ہے کہ ایران-امریکہ کے درمیان جنگ ختم ہونے کے باوجود معاشی، مالیاتی اور سماجی طور پر اس کا اثر بنا رہ سکتا ہے۔ ساتھ ہی بڑی تعداد میں لوگ غربت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اپریل کے مہینے میں کئی ترقی پذیر ممالک نے سبسڈی، قیمت کی حد طے کرنے، ٹیکس میں کٹوتی اور مطالبات کو کنٹرول کرنے والے اقدامات کے ذریعہ خاندانوں اور کاروباروں کو توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ان ممالک کو اس کی بھاری قیمت

چکانی پڑ رہی ہے۔ یواین ڈی پی کے مطابق آنے والے سالوں میں غربت میں کافی اضافے کا خدشہ ہے۔ عالمی ترقی کی خراب صورتحال میں اعلیٰ متوسط آمدنی والے معیارات کے مطابق مزید 7.1 کروڑ لوگ غربت کی زد میں آسکتے ہیں۔ سنگین صورتحال میں یہ تعداد 5.4 کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔ 2026 میں کاربن پر مبنی ایندھن یعنی فوسل فیولز کی سبسڈی ایک ٹریلین ڈالر سے زیادہ ہونے کا امکان ہے اور اگر تیل کی قیمتیں 110 ڈالر فی بیرل تک پہنچ جاتی ہیں تو یہ 43.1 ٹریلین ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کا اثر مختلف خطوں میں الگ الگ ہے۔ افریقہ میں کھاد کی سپلائی میں رکاوٹ کے باعث غذائی عدم تحفظ کے مزید بگڑنے کا خطرہ ہے، جبکہ مشرقی ایشیا میں مالی بوجھ بڑھے گا، خواہ توانائی کی سبسڈی نے مہنگائی کو قابو میں کر رکھا ہو۔ واضح رہے کہ یہ صورتحال ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہے جب دنیا کے تقریباً نصف غریب ممالک پہلے ہی قرض کے بحران میں مبتلا ہیں یا ان پر اس کا شدید خطرہ منڈلا رہا ہے۔ جیسے جیسے قرض کی ادائیگی کی لاگت بڑھ رہی ہے اور مالیاتی ذخائر ختم ہو رہے ہیں، کئی حکومتوں کو صحت، تعلیم اور بنیادی ڈھانچے سے وسائل ہٹا کر دوسری جگہوں پر لگانے کے لیے مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ اس بحران سے نمٹنے اور ترقی کی کامیابیوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کمزور ممالک کو مسلسل کثیر جہتی تعاون کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ورلڈ بینک نے اپنی رپورٹ میں 2026 کے آخر تک کھاد کی قیمتوں میں 31 فیصد اضافے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کسانوں کی آمدنی کم ہونے اور مستقبل میں فصلوں کی پیداوار خطرے میں پڑنے کا بھی اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ بھلے ہی ختم کیوں نہ ہو گئی ہو، لیکن اس کے پہلے سے نظر آنے والے اثرات آگے بھی جاری رہیں گے۔ غذائی سپلائی پر پڑنے والا اثر رواں سال 45 ملین (4.5 کروڑ) لوگوں کو شدید غذائی عدم تحفظ کی طرف دھکیل سکتا ہے۔

لوک سبھا سے زیادہ امیر ہیں راجیہ سبھا کے اراکین

اوسط اثاثوں میں ۶۹ کروڑ کا فرق، رپورٹ میں انکشاف

اے ڈی آر کی رپورٹ کے مطابق راجیہ سبھا کے موجودہ اراکین کے اعلان کردہ اثاثوں کی اوسط مالیت 25.115 کروڑ روپے ہے، جبکہ 2024 میں منتخب ہوئے لوک سبھا اراکین کے اوسط اثاثے 34.46 کروڑ روپے ہیں۔ ملک کی پارلیمنٹ میں سیاست کے ساتھ ساتھ اثاثوں کے اعداد و شمار بھی نئے ریکارڈ بنا رہے ہیں۔ ایک طرف لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین پارلیمنٹ کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے تو دوسری طرف اوسط اثاثوں کے معاملے میں راجیہ سبھا کے اراکین لوک سبھا کے اراکین سے کافی آگے ہیں۔ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) کی رپورٹ کے مطابق راجیہ سبھا کے موجودہ اراکین کے اعلان کردہ اثاثوں کی اوسط مالیت 25.115 کروڑ روپے ہے، جبکہ 2024 میں منتخب ہوئے لوک سبھا اراکین کے اوسط اثاثے 34.46 کروڑ روپے ہیں۔ یعنی دونوں ایوانوں کے اراکین کے درمیان اوسط اثاثوں میں تقریباً 69 کروڑ روپے کا فرق ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ راجیہ سبھا کے اراکین، لوک سبھا کے اراکین سے ڈھائی گنا زیادہ مالدار ہیں۔ واضح رہے کہ لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین پارلیمنٹ کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ 2024 کے انتخاب میں منتخب ہونے والے 543 اراکین میں سے 504 اراکین کروڑ پتی ہیں۔ یعنی ہر 100 میں سے 93 اراکین پارلیمنٹ کے اعلانیہ اثاثے ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہیں۔ اگر گزشتہ 4 لوک سبھا انتخابات کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو اراکین پارلیمنٹ کے اثاثوں میں مسلسل اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ 2009 میں صرف 58 فیصد اراکین کروڑ پتی تھے۔ 2014 میں یہ تعداد بڑھ کر 82 فیصد، 2019 میں 88 فیصد اور 2024 میں 93 فیصد ہو گئی۔ یعنی 15 برسوں میں کروڑ پتی اراکین پارلیمنٹ کی فیصد میں 35 پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔ 10 کروڑ روپے سے زیادہ: 97 اراکین (42 فیصد) 5 کروڑ روپے سے 10 کروڑ روپے کے درمیان: 40 اراکین (17 فیصد) ایک کروڑ روپے سے 5 کروڑ روپے کے درمیان: 69 اراکین (30 فیصد) راجیہ سبھا کے 226 موجودہ اراکین کے کل اثاثے 26047 کروڑ روپے ہیں۔ لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین کی تعداد زیادہ ہے۔

لاہور میں ٹیوشن سینٹر کی چھت گرنے سے ۱۴ بچے جاں بحق

لاہور کے کاہنہ علاقے میں ایک نجی ٹیوشن سینٹر کی چھت گرنے سے ۱۴ بچے جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے

لاہور کے کاہنہ علاقے میں ایک نجی ٹیوشن سینٹر کی چھت گرنے سے 14 بچے جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد امدادی کارروائیاں مکمل کر لی گئیں جبکہ عمارت کے مالک اور ٹھیکیدار کو حراست میں لے لیا گیا۔ لاہور کے علاقے کاہنہ میں منگل کو ایک اندوہناک حادثے میں نجی ٹیوشن سینٹر کی چھت اچانک گرنے سے کم از کم 14 بچے جاں بحق جبکہ متعدد دیگر زخمی ہو گئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، حادثے کے وقت ٹیوشن سینٹر میں 30 سے زائد بچے موجود تھے، جن میں سے کئی ملبے تلے دب گئے۔ امدادی اداروں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے زخمی بچوں کو اسپتال منتقل کیا اور کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والے ریسکیو آپریشن کے بعد تمام متاثرین کو ملبے سے نکال لیا گیا۔ لاہور کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آپریشنز فیصل کامران نے 14 بچوں کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ واقعے کی مکمل تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں 8 بچوں کی عمر 5 سے سولہ برس کے درمیان تھیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ حادثے میں زخمی ہونے والے متعدد بچوں کو فوری طور پر کاہنہ اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں پانچ بچوں کا علاج جاری تھا جبکہ دیگر زخمیوں کی حالت پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ صوبائی وزیر صحت خواجہ عمران نذیر نے بتایا کہ مجموعی طور پر 19 زخمی بچوں کو اسپتال پہنچایا گیا تھا، جن میں سے 14 دم توڑ گئے جبکہ باقی بچوں کو طبی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ واقعے کے بعد قریبی لاہور جنرل اسپتال میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی اور ڈاکٹروں، نرسوں اور طبی عملے کو فوری طور پر طلب کر لیا گیا تاکہ زخمی بچوں کا بروقت علاج ممکن بنایا جا سکے۔ پولیس اور امدادی اداروں کے مطابق جس عمارت میں ٹیوشن سینٹر قائم تھا، اس کی بالائی منزل پر تعمیراتی کام جاری تھا جبکہ نچلی منزل پر معمول کے مطابق کلاسیں ہو رہی تھیں۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اسی دوران اچانک چھت منہدم ہو گئی، جس کے نتیجے میں کمسن بچے ملبے تلے دب گئے۔ امدادی اہلکاروں نے کئی گھنٹے مسلسل کام کرتے ہوئے شام تک ریسکیو آپریشن مکمل کر لیا۔ پولیس نے واقعے کے بعد عمارت کے مالک اور حالیہ تعمیراتی کام کرنے والے ٹھیکیدار کو حراست میں لے لیا ہے۔

آسارام ایک بااثر شخصیت ہیں، انھیں ابھی ضمانت نہیں دی جاسکتی: سپریم کورٹ

عدالت نے کہا کہ "ابھی ہم آسارام کو ضمانت نہیں دے سکتے۔ ہمیں پہلے راجستھان حکومت کا موقف سننا ہوگا، آسارام ایک بااثر شخصیت ہیں

عدالت نے کہا کہ "ابھی ہم آسارام کو ضمانت نہیں دے سکتے۔ ہمیں پہلے راجستھان حکومت کا موقف سننا ہوگا۔ آسارام ایک بااثر شخصیت ہیں، ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا۔" نابالغ کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں آسارام کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ عدالت نے کہا کہ "ابھی ہم آسارام کو ضمانت نہیں دے سکتے۔ ہمیں پہلے راجستھان حکومت کا موقف سننا ہوگا۔ آسارام ایک بااثر شخصیت ہیں، ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا۔" ساتھ ہی عدالت نے راجستھان حکومت کو اس معاملے میں نوٹس جاری کیا ہے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس ناگو کی بنچ آسارام کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی، جس نے سزا معطل کرنے سے انکار کر دیا۔ بنچ نے ہدایت دی کہ عرضی گزار کو جیل میں فراہم کی جا رہی طبی سہولیات جاری رکھی جائیں۔ عدالت نے کہا کہ ضمانت دینے پر تبھی غور کیا جائے گا جب صحت سے متعلق کوئی سنگین صورتحال پیش آجائے۔ جسٹس سندریش نے کہا کہ "ہم سزا معطل کرنے پر غور نہیں کر رہے ہیں۔ اگر کوئی سنگین ایمرجنسی صورتحال پیش آجائے، جیسے کہ جان کو خطرہ تبھی ہم اس پر غور کریں گے۔" ساتھ ہی انہوں نے ریاست سے اس پر توجہ دینے کو کہا۔ ریاستی وکیل نے بنچ کو بتایا کہ انہیں 2 جون کو اسپتال لے جایا گیا تھا اور ان کی صحت مکمل طور پر ٹھیک ہے۔ آسارام کی جانب سے پیش ہوئے وکیل داماشیشادری نائیڈو نے بتایا کہ ان کی عمر 80 سال سے زائد ہے اور وہ کئی امراض میں مبتلا ہیں۔ نائیڈو نے دعویٰ کیا کہ عرضی گزار 'سوشل میڈیا ٹرائل' کا شکار ہے۔ متاثرہ کے وکیل نے اس دلیل کی تردید کی اور بتایا کہ اس معاملے میں نابالغ متاثرہ بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ آسارام نے 2013 میں ایک نابالغ کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں قصوروار ٹھہرائے جانے اور عمر قید کی سزا مقرر کرنے والے راجستھان ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آسارام نے خراب صحت کا حوالہ دیتے ہوئے عبوری ضمانت کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ راجستھان ہائی کورٹ نے رواں سال مئی میں دیے گئے اپنے فیصلے میں شریک ملزمان کو بری کرتے ہوئے آسارام کو اجتماعی عصمت دری اور 'پاکسو' ایکٹ کی کچھ دفعات سے بری کر دی تھا۔ لیکن عصمت دری کے معاملے میں جرم ثابت ہونے کے لیے پختہ ثبوت ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے نچلی عدالت سے ملی عمر قید کی سزا کو برقرار رکھا تھا۔

ارونا چل: ہندوستانی علاقے پر چینی قبضہ کی توثیق!

ریاست کی ایک ویلفیئر سوسائٹی نے سنسنی خیز دعویٰ کیا ہے کہ چین کی فوج نے ہندوستانی حدود میں سڑکیں، پل اور فوجی کیمپ بنا لئے ہیں۔ ارونا چل پردیش کے ضلع اپر سبنسیری کے تاکسنگ علاقے کی ایک کمیونٹی تنظیم نے ہندوستانی حکام سے اپیل کی ہے کہ ہندوستان-چین سرحدی علاقوں میں چین کی پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کی جانب سے کیے گئے مبینہ تجاوزات کی جانچ کی جائے۔ 'ای ٹی وی بھارت' کی ایک رپورٹ کے مطابق این ڈبلیو ایس نامی ویلفیئر سوسائٹی نے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے جس میں دعویٰ کیا ہے کہ چینی فوج نے ہندوستانی علاقے میں سڑکیں، پل اور فوجی کیمپ بنا لیے ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ تعمیرات گزشتہ دہائی کے دوران ہوئی ہیں اور ان تجاوزات نے روایتی چراگاہوں، شکار کے میدانوں اور مقامی برادریوں کے آبائی علاقوں کو متاثر کیا ہے۔ تنظیم نے اوینگ (اسافلہ علاقہ)، پنیار (چوجارتا علاقہ)، مارپن (مارنافے)، پوترانگ جھیل، اور ٹنڈنگ ٹانگ (ٹی جی) کو ایسے مقامات کے طور پر نشانزد کیا ہے جہاں اس کا دعویٰ ہے کہ چینی فوج نے بنیادی ڈھانچہ تعمیر کر لیا ہے۔ اپنے میمورنڈم میں این ڈبلیو ایس نے ضلع انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کو ارونا چل پردیش حکومت اور مرکزی حکومت کو مناسب کارروائی کے لیے بھیجیں۔ اس نے سرحد پر رہنے والے باشندوں کے مفادات کے تحفظ اور ان کی آبائی زمینوں کو بچانے کے لیے اقدامات کا بھی مطالبہ کیا۔ میمورنڈم پر این ڈبلیو ایس ویلفیئر سوسائٹی کے صدر کیرو چادر نے دستخط کیے ہیں اور اس میں ایسی تصاویر بھی شامل ہیں جو تنظیم کے دعووں کی تائید کرتی ہیں۔ فی الحال ضلع انتظامیہ، ارونا چل پردیش حکومت، ہندوستانی فوج، یا وزارت دفاع نے ان الزامات کے حوالے سے کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے۔ ای ٹی وی بھارت میمورنڈم میں کیے گئے دعووں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کر سکتا۔

۲۳ سالہ سری پتی بنیں ملک کی پہلی ملیالی قبائلی خاتون جج

بیٹی کی پیدائش کے ۲ دن بعد دیا تھا امتحان

سری پتی نے بچپن ہی سے اپنی برادری کے لوگوں کو قانونی معلومات کے فقدان کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہوتے دیکھا۔ اسی تجربے نے انہیں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ تمل ناڈو کی 23 سالہ وی سری پتی نے اپنی محنت، ہمت اور مضبوط عزائم سے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جو ہر کسی کے لیے باعث تحریک ہے۔ انہوں نے بیٹی کو جنم دینے کے صرف 2 دن بعد تقریباً 200 کلومیٹر کا سفر طے کر کے سول جج کا امتحان دیا اور کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی کے ساتھ وہ تمل ناڈو کی ملیالی قبائلی برادری کی پہلی خاتون سول جج بن گئیں۔ جنگلات سے گھرے ایک چھوٹے سے گاؤں سے نکل کر عدلیہ تک پہنچنے کا ان کا سفر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ مضبوط ارادوں کے سامنے مشکل حالات بھی چھوٹے پڑ جاتے ہیں۔ وی سری پتی کی پیدائش تمل ناڈو کے ضلع تروونا ملئی کے تھوو نجیکم گاؤں میں ہوئی، جو محفوظ جنگلاتی علاقے میں واقع ہے۔ اس علاقہ میں سڑک، ٹرانسپورٹ اور تعلیم جیسی بنیادی سہولتیں محدود تھیں۔ ان کے والد کسان تھے، جبکہ والدہ گھر کی ذمہ داریاں سنبھالتی تھیں۔ بہتر تعلیم کے لیے بعد میں ان کا خاندان یلا گیری پہاڑیوں کے اتھنا ور گاؤں میں آکر آباد ہو گیا۔ معاشی تنگی کے باوجود والدین نے بچوں کی تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ سری پتی نے ابتدائی تعلیم ایک پرائیویٹ اسکول سے حاصل کی اور ہمیشہ پڑھائی میں بہترین کارکردگی دکھائی۔ سری پتی نے بچپن ہی سے اپنی برادری کے لوگوں کو قانونی معلومات کے فقدان کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہوتے دیکھا۔ اسی تجربے نے انہیں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور کالج کے دوران ہی سول جج بننے کی تیاری شروع کر دی۔ ان کا مقصد صرف ملازمت حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ اپنے سماج کے لوگوں کو انصاف دلانے میں اپنا کردار ادا کرنا تھا۔ کم عمری میں ان کی شادی ایمبولینس ڈرائیور ایس وینکٹیسن سے ہوئی، لیکن سری پتی نے اپنے ارادے سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ خاندان کے تعاون سے انہوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ نومبر 2023 میں بیٹی کی پیدائش کے صرف 2 دن بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ تقریباً 200 کلومیٹر کا سفر طے کر کے چنئی امتحان دینے پہنچیں۔ اس وقت ان کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر بھی خوب زیر بحث رہی تھی، جس میں وہ اپنی بیٹی کے ساتھ نظر آئی تھیں۔ سخت محنت اور پختہ عزم کا نتیجہ یہ نکلا کہ محض 23 برس کی عمر میں وی سری پتی نے تمل ناڈو سول جج کا امتحان کامیابی سے پاس کر کے تاریخ رقم کر دی۔ وہ ملیالی قبائلی برادری کی پہلی خاتون سول جج بن گئیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

جرمنی کے شہر اسٹیڈ میں فائرنگ۔ ۵ افراد ہلاک

برلن: شمالی جرمنی کے شہر اسٹیڈ میں آج فائرنگ کا ایک واقعہ پیش آیا جس میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ اس بہیمانہ واقعہ کے عدمشتبہ بندوق بردار اور ایک دوسرے ذمہ دار کو بھی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ایک یوتھ فیسلیٹی کیق ریب اچانک ہی فائرنگ کر دی گئی اور پولیس کی جانب سے بڑے پیمانے پر کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے اور مشتبہ شخص کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ پولیس نے سوشل میڈیا پر ایک بیان جاری کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ متاثرہ مقام سے دور چلے جائیں اور اپنی سلامتی اور سکیورٹی کو یقینی بنائیں۔ میڈیا نے بتایا کہ ایک یوتھ ویلفیر فیسلیٹی کے قریب اچانک ہی عوام پر فائرنگ کر دی گئی تھی۔ اس میں پانچ افراد گولیاں لگنے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں جبکہ کچھ دوسرے افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اسٹیڈ نامی یہ شہر ہیمبرگ کے مغرب میں واقع ہے اور اس کی آبادی 50 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے فوری حرکت میں آتے ہوئے مشتبہ بندوق بردار کے علاوہ ایک اور شخص کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ دوسرا شخص بھی بندوق بردار کا معاون ہو سکتا ہے۔ جرمنی میں حالانکہ بندوق اور گن سے متعلق قوانین امریکہ سے زیادہ سخت ہیں اور عوامی مقامات پر شوٹنگ کے واقعات کم ہی پیش آتے ہیں۔ پچیس سال سے کم عمر والے افراد کو یہاں لائسنس نہیں دیا جاتا اور اس کیلئے انہیں نفسیاتی امتحان بھی پاس کرنا ہوتا ہے۔ ابھی یہ واضح نہیں ہو سکا ہے کہ فائرنگ کا مقصد کیا تھا۔ پولیس اس تعلق سے معلومات حاصل کرنے تحقیقات کر رہی ہے۔

وینزویلا نے ہندوستان کے زلزلہ ریلیف مشن کی تعریف کی

کراکس: وینزویلا نے جنوبی امریکی ملک کو ہلا کر رکھ دینے والے زلزلے کے متاثرین کی مدد کے لیے ہندوستانی طبی ٹیم کی کوششوں کو سراہا ہے، جس میں 1,700 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ آپریشن ایمسٹیڈ کے تحت، ہندوستانی فوج نے ملک میں آنے کے بعد کراکس میں انٹرنیشنل لارنکوناڈا ریس ٹریک میں انتہائی تجربہ کار ڈاکٹروں پر مشتمل ایک فیلڈ ہسپتال قائم کیا۔ وینزویلا میں ہندوستانی سفارت خانے نے پیر کو کہا کہ ہندوستان نے "زلزلے سے متاثرہ افراد کو شفا بخش رابطے کے ساتھ" آفات سے نمٹنے کے لیے اپنی کوششوں کو تیز کر دیا ہے۔ ہندوستانی مشن نے کہا، "وزیر برائے عوامی طاقت برائے وزیر خارجہ، آندریا کوراؤ فاریا نے ہمارے فیلڈ ہسپتال کا دورہ کیا اور زلزلہ متاثرین کی مدد کے لیے ہماری کوششوں کو سراہا۔" بدھ کی شام آنے والے 2.7 اور 5.7 شدت کے زلزلے وینزویلا میں ایک صدی سے زیادہ عرصے میں آنے والے سب سے شدید زلزلوں میں سے تھے اور پورے خطے میں محسوس کیے گئے۔ وینزویلا میں دو طاقتور زلزلوں سے مرنے والوں کی تعداد پیر کو 1,700 سے تجاوز کر گئی، ہزاروں زخمی اور کئی لاپتہ ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) نے اتوار کو کہا کہ آپریشن ایمسٹیڈ کے تحت، دو آئی اے ایف سی-17 گلوبل ماسٹر طیاروں نے 66 ٹن امداد منتقل کی، جس میں ہندوستانی فوج کا فیلڈ ہسپتال، 35 ٹن سے زیادہ امدادی سامان، ادویات اور طبی آلات اور دو بی ایچ ائی ایس ایچ ایم کیوب شامل ہیں۔ بھارت ہیلتھ انیشیٹو فار سہیوگ ہیتا اینڈ میتری (بی ایچ ائی ایس ایچ ایم) کیوبس موبائل ہسپتال ہیں جن کا مقصد ہنگامی طبی دیکھ بھال فراہم کرنا ہے۔ ہندوستانی مشن نے کہا کہ وینزویلا کے حکام کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے، ہندوستانی بچاؤ اور طبی ٹیمیں ہنگامی طبی دیکھ بھال فراہم کر رہی ہیں اور تلاش اور بچاؤ مشن چلا رہی ہیں۔

پٹنہ کوچنگ ادارہ تصادم کیس: فیصل خان کو ۳ جولائی تک گرفتاری سے عبوری تحفظ میں توسیع

پٹنہ کی عدالت نے کوچنگ ادارہ تصادم کیس میں معروف استاد فیصل خان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر سماعت ملتوی کرتے ہوئے انہیں ۳ جولائی تک گرفتاری سے عبوری تحفظ دے دیا

پٹنہ کی عدالت نے کوچنگ ادارہ تصادم کیس میں معروف استاد فیصل خان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر سماعت ملتوی کرتے ہوئے انہیں 3 جولائی تک گرفتاری سے عبوری تحفظ دے دیا۔ پٹنہ کی ایک سول عدالت نے کوچنگ ادارہ تصادم کیس میں معروف استاد فیصل خان، جو 'خان سر' کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں، کو بڑی راحت دیتے ہوئے ان کے خلاف کسی بھی سخت کارروائی، بشمول گرفتاری، سے عبوری تحفظ میں 3 جولائی تک توسیع کر دی ہے۔ عدالت نے ان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر سماعت کے دوران پولیس سے مزید دستاویزات طلب کرتے ہوئے آئندہ سماعت 3 جولائی مقرر کی ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے تفتیشی حکام کو ہدایت دی کہ وہ واقعے سے متعلق تازہ کیس ڈائری عدالت میں پیش کریں۔ اس کے ساتھ ہی فیصل خان کے نجی محافظوں کے زیر استعمال ہتھیاروں کے لائسنس کی تصدیقی رپورٹ بھی جمع کرائی جائے۔ عدالت نے واضح کیا کہ پیشگی ضمانت کی درخواست پر حتمی غور انہی دستاویزات کے ریکارڈ پر آنے کے بعد کیا جائے گا۔ اس عرصے کے دوران فیصل خان کو گرفتاری سے حاصل عبوری تحفظ برقرار رہے گا۔ یہ مقدمہ فیصل خان اور استاد روشن آنند سے وابستہ کوچنگ اداروں کے افراد کے درمیان ہونے والے پرتشدد تصادم سے متعلق ہے۔ پولیس کے مطابق 2 جون کی رات دونوں گروپوں کے درمیان کشیدگی اچانک شدت اختیار کر گئی، جس کے نتیجے میں علاقے میں ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کے واقعات پیش آئے۔ تفتیش کے دوران پولیس کو یہ بھی اطلاع ملی کہ تصادم کے دوران ہوائی فائرنگ کی گئی تھی۔ مخالف فریق کا الزام ہے کہ فیصل خان کے نجی محافظوں نے مجمع میں خوف و ہراس پھیلانے اور لوگوں کو دھمکانے کی غرض سے فائرنگ کی۔ پولیس ان الزامات کی مختلف پہلوؤں سے جانچ کر رہی ہے اور اس سلسلے میں شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ واقعے کے بعد پٹنہ پولیس نے فیصل خان، روشن آنند، ان کے نجی محافظوں اور متعدد نامعلوم افراد کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ ان دفعات میں قتل کی کوشش، فساد برپا کرنے اور دیگر سنگین الزامات شامل ہیں۔ پولیس نے فائرنگ کے الزام میں مبینہ طور پر ملوث دو سکیورٹی گارڈز کو گرفتار بھی کیا تھا، جو اس وقت عدالتی تحویل میں ہیں۔ اس مقدمے میں گزشتہ ایک ماہ کے دوران کئی اہم پیش رفت سامنے آ چکی ہیں۔ فیصل خان نے 9 جون کو عدالت سے پیشگی ضمانت کی درخواست دائر کی تھی، جبکہ دوسری جانب روشن آنند کو 15 جون کو باقاعدہ ضمانت مل گئی تھی۔ فیصل خان کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت میں روشن آنند اور ان کے بھائی پرنس یادو کو بھی ملزمان میں شامل کیا گیا تھا۔ اسی تنازع کے دوران یہ خبر بھی سامنے آئی تھی کہ پرنس یادو کی نیپال میں موت ہو گئی، تاہم اس واقعے کی الگ سے بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ اب اس مقدمے کی اگلی سماعت 3 جولائی کو ہو گی، جس میں عدالت پولیس کی تازہ کیس ڈائری اور نجی محافظوں کے ہتھیاروں کے لائسنس سے متعلق تصدیقی رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد فیصل خان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر مزید فیصلہ کرے گی۔ اس وقت تک انہیں گرفتاری سے عبوری تحفظ حاصل رہے گا۔

وزیر تعلیم کی رہائش گاہ کے باہر کانگریس کا احتجاج

پارٹی کی یوتھ ونگ نے فوری طور پر دادا بھسے کے استعفے کا مطالبہ کیا

نیٹ کے بعد ٹی ای ٹی کا پرچہ لیک ہونے کے سبب مہاراشٹر میں سخت ناراضگی ہے۔ کانگریس جو پہلے ہی نیٹ پیپر لیک معاملے میں احتجاج کر رہی تھی، اس نے ٹی ای ٹی پیپر لیک کے بعد اور زور وشور سے مورچہ کھول دیا ہے۔ پیر کے روز ریاستی وزیر تعلیم دادا بھسے کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے ممبئی یوتھ کانگریس کی صدر زینت شبرین کی قیادت میں دادا بھسے کی سرکاری رہائش گاہ کے سامنے زبردست احتجاج کیا گیا۔ اس موقع پر زینت شبرین نے کہا ''نیٹ کے بعد اب ٹیٹ کا پیپر لیک ہو گیا ہے۔ ہر امتحان کا پرچہ لیک ہو رہا ہے۔ اس طرح لگاتار پیپر لیک ہونے کی وجہ سے لاکھوں طلبہ کا مستقبل تاریکی میں ڈوب گیا ہے۔ اس کی وجہ سے حکومت کی لاپرواہی اور انتظامیہ کی ناکامی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔'' اس احتجاج میں یوتھ کانگریس کے کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پولیس کی بھاری تعیناتی کے باوجود، زینت شبرین اپنے پورے لاؤ اور لشکر کے ساتھ وزیر تعلیم دادا بھسے کے بنگلے پر پہنچیں۔ انہوں نے بنگلے کی حفاظتی دیوار پر پوسٹر چپکا دیا جس پر لکھا تھا ''دادا بھسے استعفیٰ دو'' ساتھ ہی کانگریس کارکنان یہی نعرہ لگا بھی رہے تھے۔ یوتھ کانگریس کے کارکنان نے بھوسے کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے آواز لگائی ''پیپر چور گدی چھوڑ، طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ بند کرو''۔ مظاہرین نے بنگلے کے آس پاس کی دیواروں پر ''پیپر چور گدی چھوڑ'' جیسے نعرے لکھے اور حکومت کے خلاف اپنے غصے کا اظہار کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے زینت شبرین نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے زمانے میں پیپر لیک ہونا معمول ہو گیا ہے۔ نیٹ کے بعد اب ٹیٹ کا پیپر لیک ہو گیا۔ اس پیپر لیک نے لاکھوں طلبہ کی محنت، وقت اور مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ طلبہ کی زندگیوں سے کھیلنے والی اس حکومت کو اقتدار میں رہنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔'' انہوں نے کہا ''وزیر تعلیم دادا بھسے کو چاہئے کہ وہ اس پورے معاملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جائیں، اور حکومت کو چاہئے کہ وہ اس کی منصفانہ تحقیقات کروائے، پیپر لیک کے پیچھے موجود سارے ریکیٹ کو بے نقاب کرے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔'' بھاری پولیس کی تعیناتی کے باوجود یوتھ کانگریس کے کارکنوں نے بھسے کے بنگلے کے سامنے احتجاج کیا۔ پولیس نے زینت شبرین سمیت کئی کارکنان کو حراست میں لے لیا۔ تاہم، مظاہرین نے یوتھ کانگریس کی لڑائی کو اس وقت تک جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا جب تک طلبہ کو انصاف نہیں مل جاتا اور پیپر لیک کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی نہیں کی جاتی۔ ادھر اورنگ آباد میں مہاراشٹر کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں کانگریس کارکنان نے رکن اسمبلی روہت پوار کی جانب سے کسانوں کے حق میں نکالے گئے مورچے میں شرکت کی۔ اس موقع پر حکومت کے خلاف احتجاج کیا گیا اور کسانوں کی مکمل قرض معافی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس میں مہا وکاس اگھاڑی کے کئی اہم لیڈران نے شرکت کی۔ اس موقع پر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ بی جے پی حکومت مکمل طور پر جھوٹی حکومت ہے۔ بی جے پی پارلیمنٹ میں جھوٹ بولتی ہے، رام مندر کے معاملے میں جھوٹ بولتی ہے اور کسانوں سے بھی جھوٹ بولتی ہے۔ بی جے پی اور وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے کسانوں کے ساتھ بارہ کو مکمل طور پر کورا کرنے کا وعدہ کیا تھا یعنی ان کا قرض مکمل طور پر معاف کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن اقتدار میں آتے ہی کسانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے محض نمائشی قرض معافی کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے کہا ''کسانوں کو انصاف دلانے کیلئے ہم نے یلغار کر دی ہے۔ اور جب تک کسانوں کا سات بارہ کورا نہیں ہو جاتا یہ احتجاج جاری رہے گا۔ اس موقع پر این سی پی (شرد) کے رکن اسمبلی روہت پوار، این سی پی رکن پارلیمان سپریا سلے، این سی پی کے (شرد) کے ریاستی صدر ششی کانت شندے، اور دیگر کئی لیڈران موجود تھے۔ یاد رہے کہ حکومت نے کسانوں کی قرض معافی کیلئے کئی شرائط عائد کی ہیں جس سے کسان ناراض ہیں۔

سیاسی جماعتوں کو ووٹر لسٹوں کے خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل میں تعاون کرنا چاہئے: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) سے اپیل کریں کہ وہ اپنے گھر کے دورے کے دوران زیادہ سے زیادہ گنتی کو یقینی بنانے کے لیے مدد فراہم کریں، مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی میٹنگ ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، پروگرام کے تحت ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافات) میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل جاری ہے۔ سیاسی جماعتوں کو اس سلسلے میں جاری مختلف عمل میں تعاون کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ 30 جون سے 29 جولائی 2026 کے دوران پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) کے گھر کے دورے میں مدد فراہم کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ گنتی کو یقینی بنایا جا سکے ووٹر لسٹوں کے خصوصی گہرائی سے نظر ثانی کے پروگرام کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے، آج (30 جون، 2026) ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ڈپٹی میئر سنجے گاڈی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر پراجکتا ورما-لاونگارے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ابھیجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے، ڈسٹرکٹ کلکٹر (ممبئی سٹی ڈسٹرکٹ) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ایس ایم ایس۔ آنچل گوئل، جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر وشواس شنکروار وغیرہ اس موقع پر موجود تھے۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے مزید کہا کہ پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) 30 جون سے 29 جولائی 2026 کے درمیان گھر کا دورہ کریں گے۔ ووٹرز سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ متعلقہ BLOs کو ضروری معلومات فراہم کریں۔ اس پورے عمل کا مقصد یہ ہے کہ کوئی اہل ووٹر محروم نہ رہے اور کسی نااہل شخص کو شامل نہ کیا جائے۔ لہٰذا، مسز بھیڈے نے تمام سیاسی جماعتوں سے اس عمل میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ووٹر لسٹ پروگرام کے خصوصی انٹینسیو ریویژن (SIR) کے تحت عمل، شیڈول اور کارروائی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی جانب سے اٹھائے گئے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

مہاراشٹر کی سیاست میں شیوسینا ادھو ٹھاکرے کو دوسرا بڑا جھٹکا

سچن اہیر شندے سینا میں شامل، نائب چیئرپرسن کے عہدہ کے لئے پرچہ نامزدگی داخل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر میں شیوسینا ادھو ٹھاکرے کو دوسری مرتبہ بھی زبردست جھٹکا لگا ہے یو بی ٹی لیڈر اور ادھو ٹھاکرے کے معتمد خاص سچن اہیر نے اس مرتبہ ادھو گروپ سے بغاوت کر کے شیوسینا ایکناتھ شندے میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور ایکناتھ شندے سینا نے انہیں قانون ساز کونسل میں ڈپٹی چیئرپرسن کی امیدواری دی ہے اور اس لئے انہوں نے آج اپنے امیدواری کا پرچہ نامزدگی بھی داخل کیا اس دوران شیوسینا سربراہ ایکناتھ شندے۔ ریاستی وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نیلم گوہے بھی شریک تھے اس سے قبل یہ ذمہ داری نیلم گوہے کے سپرد تھی سچن اہیر کے شیوسینا میں شمولیت کے بعد نیلم گوہے بھی ناراض ہیں۔ شیوسینا یو بی ٹی کے لئے اراکین پارلیمان کی بغاوت کے بعد یہ ریاست میں سب سے بڑی بغاوت ہے۔ سچن اہیر ادھو ٹھاکرے کے قریبی اور اکثر رکن اسمبلی ادیتہ ٹھاکرے کے ساتھ ہی نظر آتے تھے سچن اہیر نے این سی پی سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا اور ان کا علاقہ گرگاؤں میں ہے انہوں نے بطور مزدور لیڈر کے طور پر سیاست میں قدم رکھا تھا اور نیشنلسٹ کانگریس شرد پوار گروپ کے بعد انہوں نے ادھو ٹھاکرے گروپ شیوسینا میں شمولیت حاصل کی تھی انہیں یہاں سے قانون ساز کونسل کی رکنیت حاصل ہوئی تھی ایک مرتبہ پھر سچن اہیر نے شیوسینا ادھو ٹھاکرے سے ایکناتھ شندے سینا میں شمولیت اختیار کر لی ہے ورلی سے ادیتہ ٹھاکرے کی فتحیابی کے بعد ادھو ٹھاکرے گروپ نے سچن اہیر کو قانون ساز کونسل کی رکنیت کے لئے منتخب کیا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جلد ہی مزید اراکین اسمبلی بھی ادھو ٹھاکرے گروپ سے بغاوت کر کے شندے سینا میں شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔

بھیونڈی میں غیر قانونی ڈانس بار پر کارروائی ہو

ٹورنیٹ کمپنی کے بجائے دیگر کمپنی کو بجلی سپلائی کی ذمہ داری دے نے کا رئیس شیخ کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں رئیس شیخ نے بھیونڈی دیہی میں غیر قانونی بار پر کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ریاستی وزیر اعلی دیویندر فڑنویس کی اس پر توجہ طلب کروائی اور کہا کہ بھیونڈی میں شب بھر بار جاری رہتے ہیں اور یہ علاقہ جرائم پیشہ کا اڈہ بن گیا ہے یہاں جرائم کی وارداتوں میں بھی اضافہ درج کیا گیا ہے جب اس معاملہ میں پولیس میں شکایت کی جاتی ہے تو پولیس کا یہ جواب ہوتے ہیں کہ یہ علاقہ مزدور طبقہ پر محیط ہے اس لئے کھانے کی ہوٹلیں شب چائے خانے رات میں جاری رہتے ہیں اگر ہوٹلیں یا کھانے کے مراکز رات بھر جاری رہتے ہیں تو اس کے لئے بھی اصول وضوابط مرتب کئے جائیں جبکہ رات بھر ڈانس بار شروع ہونے کے سبب یہ علاقہ جرائم کے مرکز میں تبدیل ہو گیا ہے اس لئے اس پر توجہ دی چاہئے۔ جس پر وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے رئیس شیخ کو کارروائی کا یقین دلایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بھیونڈی میں بجلی کمپنیوں پر رئیس شیخ نے وزیر اعلی کی توجہ مرکوز کرتے ہوئے کہا کہ بھیونڈی میں پاورلوم صنعتیں آباد ہیں یہاں ٹورینٹ کی دادگیری سے عوام پریشان ہے کیونکہ بلوں کی شرح میں اضافہ سے وہ بلوں کی ادائیگی سے قاصر ہے بھیونڈی میں بجلی کی ذمہ داری دیگر کمپنیوں کو فراہم کی جائے اس میں ٹاٹا پاور اور اڈانی کو بھی بھیونڈی میں لایا جا سکتا ہے اس کے ساتھ ہی ٹورینٹ کمپنی کو ہٹا کر دیگر کمپنی کو بھی یہ ذمہ داری دی جاتی ہے اس کے ساتھ ہی بھیونڈی کے عوام اور کاروباری کو بجلی کی بل میں رعایت اور سبسڈی کا بھی مطالبہ کیا ہے جس پر وزیر اعلی نے کہا کہ اس پر مثبت اقدامات کئے جائیں گے ساتھ ہی بجلی بل سے متعلق بھی ضروری احکامات جاری کئے گئے ہیں اس کے ساتھ ہی رئیس شیخ نے کہا کہ ٹورینٹ پاور کمپنی کا عجب رول ہے اگر کوئی بجلی چوری ہوتی ہے تو اس کی ادائیگی دوسروں سے کرواتی ہے بجلی کوئی اور استعمال کرے اور اس کی ادائیگی کوئی دوسرا یہ کہاں کا انصاف ہے جس پر وزیر اعلی نے ضروری توجہ دے نے کی یقین دلائی ہے۔ بھیونڈی اور اس کے آس پاس کے دیہی علاقوں میں غیر قانونی ڈانس بارز کے خلاف انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے کارروائیاں مسلسل جاری ہیں۔ حال ہی میں یہ معاملہ مہاراشٹر اسمبلی (ودھان سبھا) میں بھی شدت سے اٹھایا گیا ہے۔ بھیونڈی کے مقامی رکن اسمبلی رئیس شیخ نے قانون ساز اسمبلی میں بھیونڈی-کلیان روڈ پر رات گئے تک چلنے والے غیر قانونی ڈانس بارز اور کلبوں کا مسئلہ اٹھایا اور ان پر سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے جواب میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ممبئی پولیس ایکٹ میں ترمیم کرنے کا اعلان کیا ہے تاکہ لائسنس کے قوانین کو مزید سخت کر کے ان غیر قانونی سرگرمیوں کو مکمل طور پر روکا جا سکے۔ اگر آپ اپنے علاقے میں کسی مخصوص غیر قانونی ڈانس بار یا سرگرمی کی شکایت درج کروانا چاہتے ہیں۔

گھاٹکوپر علاقے میں فٹ پاتھوں پر ۴ ر غیر مجاز دکانوں اور ۳ ر لائبریریوں کی بے دخلی

ممبئی میونسپل کارپوریشن این ڈویژن کی طرف سے کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن کے این ڈویژن نے آج (30 جون 2026) گھاٹ

کوپر علاقے کے سنت دنیشور مارگ، پنت نگر میں 4 غیر مجاز دکانوں اور 3 لائبریریوں کو ہٹا دیا جو فٹ پاتھوں پر حائل تھیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھکنے کی ہدایات کے مطابق، یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر (زون-6) کی رہنمائی میں کی گئی۔ سنتوش کمار دھونڈے، اور اسسٹنٹ کمشنر (این ڈویژن) ماروتی پوار کی قیادت میں یہ دیکھا گیا کہ سنت دنیشور روڈ، پنت نگر، گھاٹ کوپر ایسٹ پر سڑک اور فٹ پاتھ پر یہ غیر مجاز دکانیں اور لائبریریاں پیدل چلنے والوں کے لیے رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہیں۔ اس کے مطابق آج 4 غیر مجاز دکانوں اور 3 لائبریریوں کو بے دخل کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر قانونی طور پر بنائے گئے شیڈ اور ڈھانچے کو مسمار کر دیا گیا۔ اس کارروائی کی وجہ سے علاقے میں فٹ پاتھ صاف ہو گئے ہیں اور پیدل چلنے والوں کے لیے آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ این انتظامی ڈویژن کے تحت مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین نے مختلف پلانٹس کی مدد سے یہ کارروائی کی۔ اس وقت گھاٹ کوپر پولس اسٹیشن کی طرف سے مناسب سیکورٹی تعینات کی گئی تھی۔

یوم عاشورہ زہریلی گولی تقسیم کرنے والا فیاض نے خوجہ کمیٹی کا الیکشن میں حصہ لیا تھا

تفتیش میں اہم خلاصہ ملزم کا مقصد قتل عام نہیں بلکہ اپنی موجودگی کا احساس دلانا تھا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی یوم عاشورہ پر زہریلی کیپسول تقسیم کرنے والا فیاض پریم جی ذہنی طور پر پریشان تھا اس نے یہاں خوجہ کمیٹی کے لئے الیکشن بھی لڑا تھا اور اس میں شکست کے بعد وہ دلبرداشتہ ہو گیا تھا وہ 2005 سے ہی ملحد تھا اس نے شیعہ طبقہ اور عالم دین کو بھی اپنی تنقیدوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا خوجہ کمیٹی میں اپنی موجودگی درج کروانے کے لئے اس نے یہ واردات انجام دی ہے اس کا مقصد عزاداروں کو قتل کرنا نہیں تھا اس نے مدھیہ پردیش کے ایم ایم ریشم والا سے زہریلا مادہ چوہے مارنے کی ادویات منگوائی تھی اور 40 کلو مادہ کے لئے آن لائن رقم بھی منتقل کی تھی۔ فیاض یہاں پونہ کے ویمن نگر میں رہائش پذیر ہے شیعہ طبقہ کے خلاف اس نے جب سے متنازع بیانات جاری کرنا شروع کیا تھا اس کے بعد سے ہی اس کے اہل خانہ نے بھی اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی فیاض نے اسی دوران 2025ئ میں ایران کا بھی دورہ کیا تھا ممبئی پولیس کے روبرو اس نے اعتراف کیا کہ اس کا مقصد عزاداروں کی جان لینا یا انہیں قتل کرنا نہیں تھا اس لئے اس نے جو کیپسول گولی تقسیم کی اس میں صرف 1.5 یا 1.1 گرام ہی چوہے مارنے کی ادویات کی آمیزش کی تھی تاکہ عزادار صرف بیمار ہوں ان کی جانیں تلف نہ ہو۔ اس معاملہ میں پولیس نے یہ بھی معلوم کرنا شروع کر دیا ہے کہ آیا فیاض کا منصوبہ اس نے تنہا تیار کیا تھا اس کے پس پشت مزید افراد ملوث ہے اور کیا یہ لون وولف اٹیک کی سازش تو نہیں ہے کیونکہ یہ عالمی دہشت گردی کا ایک حصہ بھی ہے اے سے میں پولیس نے ہر زاویے سے اس معاملے میں تفتیش شروع کر دی ہے لیکن اس معاملہ میں پولیس نے یہ واضح کیا ہے کہ فیاض کی ذہنی حالت بھی غیر مستحکم ہے اور اس سے تفتیش میں نت نئے خلاصے بھی ہو رہے ہیں اس معاملہ میں مزید افراد کے ملوث ہونے سے بھی پولیس نے انکار نہیں کیا ہے لیکن اب تک کی تفتیش میں صرف فیاض کے ہی اس معاملہ میں ملوث ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔

ممبئی ڈی سی پی سائبر

ممبئی: سائبر سیل نے کہا ہے کہ بس ریکیٹ میں ۶۳ ر سال کی بزرگ ۹ ر سے ۱۰ ر کروڑ کا منتقلی ہوئی ہے، اور پھر پولس میں کیس دلی بہار اور اتر پردیش اور مہاراشٹر جالنہ سے ایک بہار سے دو اور دلی تین پانچ طریقہ کار اہم شخصیت کا فوٹو کا بس اور ماتحتوں کو ایم ایس ایم کا ڈپی کا بزی ہوا کاؤنٹ پر منتقلی پر ہوا ہے۔ آٹھ دس دنوں تک ۱۰ ر کروڑ ایکتالیس لاکھ کمپنی تاجر ہے۔ نمبر ملتا ہے۔ 6.5 کروڑ ممبئی سائبر سیل نے ایک ۱۶ ر جون ۲۰۲۶ ر کو ایک کیس درج ہوا تھا، نمبر پر پیسوں کا مطالبہ ۱۰ ر کروڑ ۱۴ ر لاکھ ناریکی سے جالنہ اور بہار سے ۶ ر گرفتار کیا گیا ہے، ایس ایم ایس موصول ہوتا ہے، تو برائے مہربانی اس کی طت صدق کئے، بغیر لین دین نہ کرے، سونا خریدی کرنے کی کوشش کرتا ہے، تصدیق کے بعد ہی پیسوں کی منتقلی کرے۔

بیسٹ کمپنی دیوالیہ، ۵ ر ہزار اسامیاں خالی

رکن اسمبلی امین پٹیل کا سنگین الزامات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر اسمبلی میں، جنوبی ممبئی کے ایم ایل اے امین پٹیل نے ممبئی میں بجلی کے بڑھتے ہوئے مسائل پر حکومت اور بیسٹ انتظامیہ پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پورے جنوبی ممبئی میں صرف 1,200 جمپر نصب ہیں، جو مانسون کے موسم میں کسی بڑے حادثے کا باعث بن سکتے ہیں۔ کئی مقامات پر آگ لگنے کی بھی اطلاع ہے۔ امین پٹیل نے الزام لگایا کہ بیسٹ ممبئی والوں کو بہتر بجلی فراہم کرنے میں پوری طرح ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیسٹ کے جی ایم سے کئی ملاقاتوں کے باوجود کوئی ٹھوس حل نہیں نکل سکا۔ ایم ایل اے نے ایوان میں یہ سوال بھی اٹھایا کہ بیسٹ میں تقریباً 5000 عہدے خالی ہیں، لیکن حکومت کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے کہ ان عہدوں کو کب بھرا جائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر بروقت نظام کو بہتر نہ کیا گیا تو مانسون کے موسم میں بڑے حادثات رونما ہو سکتے ہیں۔ جب 5000 عہدے خالی ہیں اور پورا جنوبی ممبئی صرف 1200 جمپروں پر منحصر ہیں، تو ممبئی والوں کی حفاظت کی ذمہ داری کون لے گا؟۔

باس کے نام سے اکاؤنٹ سے رقومات کی منتقلی کروانے والا بین الریاستی گروہ بے نقاب: ڈی سی پی بجرنگ بنسوڑے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سائبر سیل نے ایک اے سے باس ریکیٹ کو بے نقاب کرنے کا دعوی کیا ہے جس میں دفتر کے باس یا سربراہ کی ڈی پی موبائل فون پر لگا کر انہیں کے دفتر کے ماتحتوں سے رقومات کا مطالبہ کیا جاتا تھا ممبئی کی ایک 63 سالہ تاجر صعفیہ نے سائبر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی جس کے بعد جنوبی ممبئی سائبر سیل نے اس معاملہ میں 6 ملزمین کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی اور ان کے قبضے سے 5 کروڑ سے زائد رقومات محفوظ کرنے میں سائبر سیل کامیاب رہا۔ ممبئی پولیس کے سائبر سیل نے اس معاملہ میں مہاراشٹر، دلی بہار سے تعلق رکھنے والے ملزمین کو گرفتار کیا ہے ان کی شناخت جالنہ کے گیانیشور دھربھان ٹھوکے 22 سالہ، برہند کمار بھگت 26 سالہ بہار ساکن، رنجن کمار راجو 41 سالہ بہار، وکاس اپیندر بندا 22 سالہ دلی، ونش سمیت 22 سالہ دلی اور فیاض شبیر حسین عالم 22 سالہ کے طور پر ہوئی ہے۔ ان ملزمین نے 10 کروڑ روپے سے زائد کی ٹھگی کی تھی شکایت کنندہ نے 16 جون میں شکایت درج کروائی اور اس کے بعد یہ بتایا کہ ملزمین نے متعدد مرتبہ اکاؤنٹ میں رقم منتقل کروائی ہے پولیس نے 6 کروڑ روپے محفوظ کرنے کا دعوی کیا ہے یہ اطلاع آج یہاں پریس کانفرنس میں سائبر سیل کے ڈی سی پی بجرنگ بنسوڑے نے دی ہے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سائبر ٹھگوں سے محتاط رہے اگر کوئی انہیں باس کے نام سے رقم کی منتقلی یا شناساؤں کے نام پر پیسوں کا مطالبہ کرتا ہے تو پہلے اس کی تصدیق کرے بصورت دیگر کوئی بھی انجام شخص سے رابطہ نہ رکھیں اس کے ساتھ ہی ڈی پی باس ریکیٹ کی شکایت کے بعد سائبر پولیس الرٹ ہے اور اس معاملہ میں مزید کارروائی بھی جاری ہے۔

ممبئی میں ہتھیار فروخت کرنے آئے دو بدمعاش گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) کرائم برانچ کی انسداد ہفتہ وصولی دستہ نے دو واے سے جرائم پیشہ غنڈوں کو گرفتار کیا ہے جو ممبئی میں ترکی کی ریوالور فروخت کرنے کی غرض سے آئے تھے ان کے قبضے سے دو ریوالور میگزین اور 50 کارآمد کارتوس بھی برآمد کیا گیا ہے یہ اطلاع آج یہاں ممبئی کرائم برانچ کے ڈی سی پی راج تلک روشن نے دی ہے انہوں نے بتایا کہ ملزمین سے متعلق اطلاع ملی تھی کہ یہ واڑی بندر ممبئی میں ہتھیار فروخت کرنے کے لئے آنے والے ہیں اس پر پولیس نے جال بچھا کر انہیں گرفتار کر کے اسلحہ جات برآمد کر لئے ہیں ان کا کسی گینگ سے تعلق ہے یا نہیں اور کس نے ہتھیار منگوائے تھے اور کس کو یہ ہتھیار دے نے والے تھے اس متعلق بھی جانچ جاری ہے پولیس نے ایک 26 سالہ ملزم اور دوسرا 23 سالہ ملزم کو گرفتار کیا ہے یہ دونوں پنجاب سے وابستہ ہیں اور غیر قانونی ہتھیار فروخت کرنے میں فعال ہے ملزم ایک کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کیس بھی درج ہے۔ یہ کارروائی ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی کی ہدایت پر ڈی سی پی راج تلک روشن نے کی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

مہاراشٹر ٹی ای ٹی پرچہ لیک: مفرور ملزم وجندر گپتا کی اہلیہ سمن کماری پٹنہ سے گرفتار

مہاراشٹر ٹی ای ٹی ۔ ۲۰۲۶ ر پرچہ لیک معاملے میں مفرور ملزم وجندر گپتا کی اہلیہ کو پٹنہ سے گرفتار کیا گیا۔ عدالت نے اسے ۶ ر جولائی تک پولیس تحویل میں بھیج دیا ہے

بھونڈی: مہاراشٹر ٹیچر اہلیت امتحان (ٹی ای ٹی)-2026 کے پرچہ لیک معاملے کی تحقیقات میں مصروف بھونڈی پولیس اور خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کو ایک اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس ہائی پروفائل امتحانی گھوٹالے میں پہلے ہی تین ملزمان کی گرفتاری کے بعد اب پولیس نے مرکزی مفرور ملزم وجندر گپتا کی اہلیہ سمن کماری کو بہار کی راجدھانی پٹنہ سے گرفتار کر لیا ہے۔ عدالت نے اسے 6 جولائی تک پولیس تحویل میں بھیج دیا ہے۔ پولیس کے مطابق ٹی ای ٹی امتحان کے سوالیہ پرچے لیک سے متعلق تحقیقات تیزی سے جاری ہیں۔ اس معاملے میں وجندر گپتا کو پرچہ لیک نیٹ ورک کا اہم سرغنہ تصور کیا جا رہا ہے، جبکہ اس کا قریبی ساتھی کپل دہیا بھی تاحال مفرور ہے۔ دونوں کی گرفتاری کے لیے ایس آئی ٹی کی مختلف ٹیمیں اتر پردیش، بہار، دہلی اور ہریانہ میں مسلسل چھاپہ مار کارروائیاں کر رہی ہیں۔ تحقیقات کے دوران ملنے والے شواہد کی بنیاد پر پولیس نے سمن کماری کو پٹنہ سے گرفتار کیا۔ قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد اسے ٹرانزٹ پروڈکشن کے ذریعے مہاراشٹر لایا گیا، جہاں منگل کو اسے بھونڈی کی عدالت میں جج ایس ایم ستار کے روبرو پیش کیا گیا۔ عدالت نے ابتدائی سماعت کے بعد سمن کماری کو 6 جولائی تک پولیس تحویل میں بھیجنے کا حکم دیا تاکہ تفتیشی ایجنسیاں اس سے مزید پوچھ گچھ کر سکیں۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ میں ذرائع کے حوالہ اطلاع دی گئی ہے کہ ایس آئی ٹی اس بات کی جانچ کر رہی ہے کہ آیا سمن کماری پرچہ لیک کی سازش، ملزمان کے درمیان مالی لین دین، مفرور ملزمان کی نقل وحرکت یا پورے نیٹ ورک کے انتظام میں کسی بھی سطح پر شریک رہی ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لیے اس کے موبائل فون، بینک کھاتوں، ڈیجیٹل آلات اور دیگر الیکٹرانک شواہد کی بھی باریک بینی سے جانچ کی جا رہی ہے۔ تفتیشی حکام کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ ایک بین الریاستی نیٹ ورک سے جڑا ہوا معلوم ہوتا ہے، جس کے مختلف پہلوؤں کی چھان بین جاری ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ تحقیقات کے دوران سامنے آنے والے ہر نئے ثبوت کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی اور اس نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کی شناخت بھی کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب، کیس سے وابستہ وکیل نے میڈیا کو بتایا کہ اب تک اس معاملے میں تین افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جبکہ تازہ کارروائی میں وجندر گپتا کی اہلیہ سمن کماری کو پٹنہ سے گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ عدالت نے انہیں 6 جولائی تک پولیس تحویل میں بھیج دیا ہے تاکہ پولیس مزید تفتیش مکمل کر سکے۔ بھونڈی پولیس اور ایس آئی ٹی نے واضح کیا ہے کہ پرچہ لیک سنڈیکیٹ کا مکمل پردہ فاش ہونے تک کارروائی جاری رہے گی۔ مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے مختلف ریاستوں میں تلاش کا دائرہ مزید وسیع کیا جا رہا ہے اور امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ آئندہ دنوں میں اس معاملے میں مزید اہم انکشافات سامنے آ سکتے ہیں۔ مہاراشٹر ٹیچر اہلیتی امتحان (TET) 2026 پرچہ لیک کیس میں تھانے پولیس کی اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (SIT) کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے۔ پولیس نے اس گھوٹالے کے مبینہ ماسٹر مائنڈ وجندر گپتا (بجیندر کمار گپتا) کی اہلیہ سمن کماری (سمن گپتا) کو بہار کے دارالحکومت پٹنہ سے گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتاری کے بعد انہیں بھیونڈی کی ایک مقامی عدالت میں پیش کیا گیا۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

عدالتوں کو آئین کی بالادستی ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے

عدالتیں آئین کی محافظ ہیں: سی جے آئی سوریہ کانت

جسٹس کانت نے نوٹ کیا کہ ہندوستانی آئین، عدلیہ کو عدالتی نظرثانی (جوڈیشل ریویو) کے ذریعے حتمی اختیار دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دیگر اداروں کو وفاقیت، جمہوریت اور اختیارات کی علیحدگی کے تحفظ کی ذمہ داری بھی سونپتا ہے۔ انہوں نے عدالتی نظرثانی کو ایک طاقت کے طور پر نہیں بلکہ "آئین کی طرف سے سونپا گیا ایک فرض اور ذمہ داری" قرار دیا۔ ہندوستان کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے پیر کے دن سویڈن میں اپنے ایک لیکچر کے دوران کہا کہ "عدالتیں آئینی نظام میں محض تماشائی نہیں بن سکتیں، انہیں 'آئینی بالادستی کا بیدار محافظ' رہنا چاہئے تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ عوامی طاقت کا کوئی بھی استعمال قانون کے مستقل نظم وضبط سے بچ نہ پائے۔" وہ سویڈن کے شہر اسٹاک ہوم میں 'انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹنس' کے زیرِ اہتمام "قانون کی حکمرانی کا تحفظ: ہندوستان اور سویڈن کے تجربات" کے عنوان پر منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ چیف جسٹس نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ قانون کی حکمرانی "طاقت کے استعمال کو نظم وضبط کا پابند" بناتی ہے۔ وہ اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ عوامی مقتدرہ (پبلک اتھارٹی) "معلوم، مستحکم اور عمومی قوانین" کے تحت کام کرے، تاکہ شہریوں کے ساتھ قانون کے سامنے برابری کا سلوک ہو۔ انہوں نے زور دیا کہ آئینی جمہوریت کی بقا "انتظامیہ اور مقننہ کی آئینی اصولوں سے وفاداری پر منحصر ہے" جس میں ایک آزاد عدلیہ سب سے بڑے محافظ کے طور پر کام کرتی ہے۔ جسٹس کانت نے نوٹ کیا کہ ہندوستانی آئین، عدلیہ کو عدالتی

نظرثانی (جوڈیشل ریویو) کے ذریعے حتمی اختیار دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دیگر اداروں کو وفاقیت، جمہوریت اور اختیارات کی علیحدگی کے تحفظ کی ذمہ داری بھی سونپتا ہے۔ انہوں نے عدالتی نظرثانی کو ایک طاقت کے طور پر نہیں بلکہ "آئین کی طرف سے سونپا

گیا ایک فرض اور ذمہ داری" قرار دیا۔ مہابھارت کی ایک کہانی کا حوالہ دیتے ہوئے، جس میں راجہ پر ہلاد ایک تنازع کا فیصلہ کر رہے تھے، چیف جسٹس نے کہا: "انصاف صرف تبھی قائم رہ سکتا ہے جب فیصلہ کرنے والا ہر قسم کے دباؤ اور اثر و رسوخ سے بالاتر ہو، اور صرف قانون اور ضمیر کا وفادار رہے۔" انہوں نے وضاحت کی کہ آئین کے معماروں نے انتظامیہ کے کنٹرول سے پاک ایک آزاد عدلیہ قائم کی، جس کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے ججوں کے تقرر کیلئے کولیجیم سسٹم (Collegium system) کو اپنایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آزادی عدالتوں کو معاشرے کے "جمہوری تصور کو فعال طور پر تشکیل دینے" کی اجازت دیتی ہے۔ تاہم، اس موقع پر جسٹس کانت نے یہ بھی واضح کیا کہ سپریم کورٹ ریاست کے دیگر اداروں کی جانب سے لئے گئے تکنیکی اور سماجی و اقتصادی فیصلوں پر "دوسری اپیلٹ اتھارٹی یا سُپر ایگزیکٹیو" کے طور پر کام نہیں کرتی۔ انہوں نے اپنی بات کا اختتام کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ کی اصل طاقت نہ صرف آئین کو خطرہ لاحق ہونے پر ہمت دکھانے میں ہے، بلکہ اس "ادارتی حکمت میں بھی ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کب احترام اور تحمل کا مظاہرہ کرنا خود آئینی وفاداری کا سب سے بڑا اظہار ہے۔"

ڈاکٹر دین محمد بلوچ کی جبری گمشدگی اور بلوچ رہنماؤں کو عمر قید کی سزاؤں کے خلاف بی این ایم کا جرمنی میں احتجاج

برلن: بلوچ نیشنل موومنٹ جرمنی چیپٹر نے ہینوور اور برلن میں الگ الگ احتجاجی مظاہرے منعقد کیے۔ بی این ایم کے مطابق ان مظاہروں کا مقصد بلوچستان میں پُرامن سیاسی آوازوں کو دبانے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز بلند کرنا تھا۔ ہینوور کے مظاہرے میں پی ٹی ایم جرمنی کے نمائندوں، بی این ایم کے اراکین، دیگر بلوچ سیاسی کارکنوں، خاندانوں اور حامیوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے بین الاقوامی برادری، اقوام متحدہ، یورپی یونین اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ بلوچستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی آزادانہ تحقیقات کریں اور پُرامن سیاسی کارکنوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔ شرکاء نے ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، شاہ جی صبغت اللہ اور دیگر بلوچ سیاسی کارکنوں کو عمر قید کی سزائیں سنائے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلے پُرامن سیاسی اختلافِ رائے کو دبانے کی کوشش ہیں۔ مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے اور انصاف، منصفانہ عدالتی کارروائی اور بنیادی انسانی حقوق کے احترام کے حق میں نعرے لگائے۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے بی این ایم جرمنی کی رہنما سارہ عمیر نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور دیگر کارکنوں کی قید نے بلوچ قوم کے عزم کو مزید مضبوط کیا ہے، اور اس سے پُرامن سیاسی تحریکوں کو خاموش نہیں کیا جا سکتا۔ بی این ایم جرمنی کی سابق نائب صدر صفیہ بلوچ نے بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، من مانی گرفتاریوں، اظہارِ رائے کی آزادی پر پابندیوں اور بلوچ یکجہتی کمیٹی (BYC) کے اراکین کے خلاف مقدمات پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے منصفانہ عدالتی کارروائی اور بلوچستان کی صورتحال پر عالمی برادری کی زیادہ توجہ کا مطالبہ کیا۔ پی ٹی ایم جرمنی کی نمائندگی کرتے ہوئے فیصل خان نے ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور دیگر زیرِ حراست کارکنوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا اور کہا کہ اظہارِ رائے کی آزادی اور پُرامن اختلافِ رائے جمہوری معاشروں کے بنیادی حقوق ہیں۔ بی این ایم جرمنی کے سابق صدر شیر حسن نے بلوچ تارکینِ وطن کے کردار پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ بلوچستان کی صورتحال کے بارے میں عالمی سطح پر آگاہی پیدا کریں اور بلوچ نیشنل موومنٹ کے سفیر کے طور پر اپنا کردار ادا کریں۔ اختتامی خطاب میں بی این ایم جرمنی کے صدر اصغر بلوچ نے کہا کہ مظلوموں کی آواز بلند کرنا بلوچ قوم کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجتماع بلوچ قوم کے تمام طبقات، بشمول نوجوانوں، خواتین اور مردوں کے اتحاد اور بلوچ قومی مقصد کی حمایت کا واضح پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاسی کارکنوں کی قید بلوچ عوام کو سیاسی عمل سے منظم انداز میں باہر رکھنے کی عکاسی کرتی ہے، اور ان کے مطابق 1948 میں بلوچستان کے پاکستان میں شامل کیے جانے کے بعد سے یہ جبر مسلسل جاری ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ تحریک اپنی جدوجہد پُرامن انداز اور ثابت قدمی کے ساتھ جاری رکھے گی۔

چینی ٹائیکون گو وینگوئی کو امریکہ میں دھوکہ دہی کے الزام میں ۳۰ سال قید کی سزا

عالمی اداروں میں اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششیں بے نقاب

واشنگٹن ڈی سی: چینی ٹائیکون گو وینگوئی کو امریکہ میں اربوں ڈالر کا گھپلہ کرنے کے جرم میں 30 سال کے لیے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ گو، جو کبھی امیر ترین چینی تاجروں میں شمار کیے جاتے تھے، 2017 میں ملک سے فرار ہو گئے تھے۔ وہ امریکہ چلا گیا، جہاں اس نے خود کو کمیونسٹ پارٹی کے ایک نقاد کے طور پر نئے سرے سے ایجاد کیا، اس طرح ایک مضبوط آن لائن موجودگی قائم کی اور ایک مضبوط پرستار کی پیروی حاصل کی۔ بعد میں تاجر کو دھوکہ دہی اور منی لانڈرنگ کے الزام میں سزا سنائی گئی۔ گو کی سزا کسی تماشے سے کم نہیں تھی کیونکہ کمرہ عدالت ان کے حامیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ نیویارک کی عدالت کی جج انالیسا ٹوریس نے کہا کہ گو نے "چین میں جمہوریت لانے کی کوشش کرنے والوں کا شکار کیا تھا۔" بی بی سی سے بات کرتے ہوئے، امریکی اٹارنی شان ایس بکلی نے کہا، "اسے ملنے والے بہت سے جائز مواقع سے مطمئن ہونے کے بجائے، گو نے اس اعتماد کا فائدہ اٹھایا جو ہزاروں لوگوں نے اپنے لالچ کے لیے اس پر رکھا تھا۔ انہوں نے مزید کہا، "آج کی سزا یہ ظاہر کرتی ہے کہ شہرت اور دولت آپ کو قانون سے بالاتر نہیں رکھتی، اور یہ کہ جو دھوکہ باز اپنے آپ کو مالا مال کرنے کے لیے خاندانوں کو نشانہ بناتے ہیں، انہیں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔" چین چھوڑنے سے پہلے، گو نے ایک پراپرٹی ڈویلپر کے طور پر دولت کمائی اور سرکاری اہلکاروں کے ساتھ قریبی تعلقات برقرار رکھے۔ بعد ازاں اس نے امریکہ میں سیاسی پناہ کی درخواست کی جب سینئر چینی حکام نے ان پر بدعنوانی کا الزام لگایا۔ گو نے چین کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک بھرپور نقاد بن گئے اور خاص طور پر امریکہ میں چینی کمیونٹیز کے درمیان ایک بڑی آن لائن پیروکار بنائی۔ استغاثہ نے الزام لگایا کہ 2018 اور 2023 کے درمیان، گو نے آن لائن فالورز سے سرمایہ کاری اور کرپٹو کرنسی اسکیموں کے ذریعے 1 بلین ڈالر سے زیادہ اکٹھا کیا۔ اس نے یہ رقم اپنے شاہانہ طرز زندگی کو فنڈ کرنے کے لیے استعمال کی جس میں 50,000 مربع فٹ کی حویلی، 1$ ملین لیمبورگھینی اور 37 ملین ڈالر یاٹ شامل تھے۔ امریکہ میں، گو نے کئی قابل ذکر شخصیات سے رابطے کیے، جن میں سٹیو بینن، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سابق مشیر تھے۔ بینن اور گو وا کثر آن لائن ویڈیوز میں ایک ساتھ نظر آئے اور، 2020 میں، چین کی نئی وفاقی ریاست کی مہم کا آغاز کیا، جس کا مقصد چینی کمیونسٹ پارٹی کی حکمرانی کو تبدیل کرنا تھا۔ اسی سال کے آخر میں، بینن کو کنیکٹی کٹ میں گو کی کشتی پر سوار گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کا تعلق گو سے نہیں تھا اور یہ ایک الگ کیس سے ہوا تھا جس میں بینن پر دھوکہ دہی کا الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے ڈونرز کو دھوکہ دیا جنہوں نے یو ایس میکسیکو کی سرحد پر دیوار کی تعمیر کے لیے غیر منافع بخش کوشش میں حصہ لیا۔

پاکستان میں خواتین کے خلاف تشدد ایک سنگین چیلنج

اسلام آباد: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں خواتین کے خلاف تشدد اب بھی ایک سنگین سماجی اور قانونی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق گھریلو تشدد، غیرت کے نام پر قتل، تیزاب گردی، جبری شادی اور جنسی تشدد جیسے جرائم کے باوجود متاثرہ خواتین کو انصاف دلانے میں قانونی نظام، کمزور نفاذ اور سماجی دباؤ بڑی رکاوٹیں ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اگرچہ مختلف صوبوں میں خواتین کے تحفظ کے لیے قوانین متعارف کرائے گئے ہیں، لیکن ان پر مؤثر عمل درآمد نہ ہونے، مقدمات کے اندراج میں مشکلات، کم شرح سزا اور سماجی بدنامی کے خوف کے باعث متعدد متاثرہ خواتین انصاف حاصل نہیں کر پاتیں۔ خواتین کے حقوق کی تنظیمیں اس صورتحال کو پاکستان میں صنفی مساوات کے لیے ایک بڑا چیلنج قرار دیتی ہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں خواتین پر تیزاب حملوں اور کام کرنے والی خواتین کے خلاف تشدد کے متعدد واقعات نے ملک بھر میں عوامی احتجاج کو جنم دیا۔ ان واقعات کے بعد خواتین کے تحفظ، تیزاب کی فروخت پر سخت ضابطوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مؤثر کارروائی کے مطالبات میں اضافہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر دین محمد کی ۱۷ سالہ جبری گمشدگی پر خاموشی ناقابل برداشت

بی این ایم سربراہ کی پاکستان پر تنقید

پیرس: بلوچ نیشنل موومنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر نسیم بلوچ نے بلوچ رہنما اور سرکاری ڈاکٹر ڈاکٹر دین محمد بلوچ کی مبینہ جبری گمشدگی کے 17 سال مکمل ہونے پر پاکستان کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ یہ طویل عرصہ متاثرہ خاندان کے لیے ناقابل برداشت اذیت بن چکا ہے۔ ڈاکٹر نسیم بلوچ نے کہا کہ ڈاکٹر دین محمد کو 28 جون 2009 کو خضدار کے علاقے اورناچ سے مبینہ طور پر پاکستانی سکیورٹی اہلکاروں نے حراست میں لیا تھا، تاہم آج تک ان کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ واقعہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کی علامت بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سترہ برسوں سے ڈاکٹر دین محمد کے اہل خانہ انصاف کے منتظر ہیں، لیکن انہیں مسلسل مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان کے مطابق جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے خاندانوں کو انصاف فراہم کرنے کے بجائے خاموشی اور بے حسی کا سامنا ہے۔ بی این ایم سربراہ نے اقوام متحدہ، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ بلوچستان میں مبینہ جبری گمشدگیوں کا نوٹس لیں، ذمہ داروں کا احتساب یقینی بنائیں اور ڈاکٹر دین محمد سمیت لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔

ترکی کی بنگلہ دیش پالیسی پر نئی بحث

۱۹۷۱ء میں پاکستان کی حمایت سے جماعتِ اسلامی تک روابط کا تجزیہ

ڈھاکہ: ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کے حوالے سے ترکی کی خارجہ پالیسی گزشتہ پانچ دہائیوں میں نمایاں تبدیلیوں سے گزری ہے، تاہم 1971 کی جنگِ آزادی کے دوران پاکستان کی حمایت اور حالیہ برسوں میں جماعتِ اسلامی سے تعلقات کے حوالے سے سوالات آج بھی دونوں ممالک کے تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 1971 میں ترکی نے پاکستان کی علاقائی سالمیت کی حمایت کی تھی اور بنگلہ دیش کو آزادی کے بعد 1974 میں باضابطہ طور پر تسلیم کیا۔ بعد ازاں دونوں ممالک کے درمیان سفارتی اور اقتصادی تعلقات میں بہتری آئی، لیکن جنگِ آزادی سے متعلق تاریخی حساسیت اور جماعتِ اسلامی کے بعض رہنماؤں کی حمایت کے تاثر نے وقتاً فوقتاً اختلافات کو جنم دیا۔ مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں ترکی نے بنگلہ دیش کی بعض مذہبی اور اسلام پسند جماعتوں، خصوصاً جماعتِ اسلامی، کے ساتھ روابط میں دلچسپی دکھائی ہے، جسے بعض مبصرین بنگلہ دیش کی داخلی سیاست میں نرم اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس حوالے سے مختلف حلقوں کی آراء ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ اور 1971 کے تاریخی واقعات آج بھی ملکی سیاست اور خارجہ تعلقات میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ مبصرین کے مطابق مستقبل میں ترکی اور بنگلہ دیش کے تعلقات کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ دونوں ممالک تاریخی حساسیت، باہمی احترام اور مشترکہ اقتصادی و سفارتی مفادات کے درمیان کس طرح توازن قائم کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں مذہبی علامات کی عوامی نمائش پر تشویش

عالمی تشخص متاثر ہونے کے خدشات

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں عوامی مقامات پر عربی خطاطی والے سفید اور سیاہ جھنڈوں کی بڑھتی ہوئی نمائش نے ملک میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ سفارت کاروں، سکیورٹی ماہرین اور سول سوسائٹی کے نمائندوں نے خبردار کیا ہے کہ اگرچہ ان جھنڈوں کو مقامی سطح پر مذہبی اظہار کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، لیکن بین الاقوامی سطح پر ان کی ظاہری مماثلت بعض انتہا پسند تنظیموں کی علامات سے ہونے کے باعث بنگلہ دیش کے عالمی تشخص پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 17 جون کے بعد ڈھاکہ کے جاترا باڑی فلائی اوور سمیت مختلف شہروں اور اضلاع میں ایسے جھنڈے نمایاں طور پر آویزاں کیے گئے، جس کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کئی مقامات سے انہیں ہٹا دیا اور معاملے کی تحقیقات شروع کر دیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ جانچا جا رہا ہے کہ آیا یہ سرگرمیاں محض مذہبی اظہار ہیں یا ان کے پیچھے کوئی منظم مقصد کارفرما ہے۔ سابق سفیر منشی فیض احمد، سکیورٹی تجزیہ کار میجر جنرل (ر) فضل الٰہی اکبر اور دیگر ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ ان جھنڈوں کی نمائش کرنے والوں کا مقصد انتہا پسندی کی ترویج نہیں ہو سکتا، لیکن عالمی میڈیا اور بیرونی مبصرین ان علامات کی مختلف تشریح کر سکتے ہیں، جس سے بنگلہ دیش کی ساکھ، غیر ملکی سرمایہ کاری اور بیرون ملک کام کرنے والے بنگلہ دیشی شہریوں کے مفادات متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ماہرین نے زور دیا کہ بنگلہ دیش کو مذہبی آزادی اور ثقافتی اظہار کے حق کو برقرار رکھتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ عوامی سطح پر استعمال ہونے والی علامات عالمی تناظر میں کس طرح دیکھی جاتی ہیں، تاکہ ملک کی بین الاقوامی ساکھ، اقتصادی مفادات اور سماجی ہم آہنگی محفوظ رہ سکے۔

امریکی سینیٹرز نے تبتیوں، ایغوروں کو نشانہ بنانے والے چین کے نئے قانون کی مذمت کی

واشنگٹن ڈی سی: سنٹرل تبتی انتظامیہ (سی ٹی اے) کے مطابق سینئر امریکی سینیٹرز کے ایک دوطرفہ گروپ نے نسلی اتحاد اور ترقی کو فروغ دینے سے متعلق چین کے نئے نافذ کردہ قانون پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس قانون سے تبتیوں، ایغوروں اور دیگر نسلی اقلیتوں کی ثقافتی شناخت، مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کو خطرہ لاحق ہے۔ سی ٹی اے کے مطابق، ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم اور ڈیموکریٹک سینیٹر شیلڈن وائٹ ہاؤس نے ریاستہائے متحدہ میں چین کے سفیر ژی فینگ کو ایک مشترکہ خط سے خطاب کرتے ہوئے بیجنگ پر زور دیا کہ وہ یکم جولائی کو نافذ ہونے سے پہلے اس قانون کو منسوخ کر دے یا اس پر کافی حد تک نظرثانی کرے۔ سینیٹرز نے کہا کہ وہ اس قانون سازی کی مذمت میں یورپی پارلیمنٹ کے ساتھ کھڑے ہیں اور چین کے اندر اور باہر نسلی اقلیتوں پر اس کے نفاذ اور اثرات کی کڑی نگرانی کرنے کا عہد کیا ہے۔ سی ٹی اے نے رپورٹ کیا کہ سینیٹرز نے قانون کے آرٹیکل 63 پر خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا، جس میں چین سے باہر کی تنظیموں اور افراد پر قانونی دائرہ اختیار کا دعویٰ کیا گیا ہے جن پر "نسلی اتحاد اور ترقی" کو نقصان پہنچانے کا الزام ہے۔

انہوں نے خبردار کیا کہ چینی حکام کی جانب سے اس شق کے تحت ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مقیم افراد کی نگرانی، دھمکانے یا دباؤ ڈالنے کی کوئی بھی کوشش امریکی خودمختاری کی ناقابل قبول خلاف ورزی کے مترادف ہوگی۔ سی ٹی اے کے مطابق، قانون سازوں نے مذہبی آزادی پر چین کی دیرینہ پابندیوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا، کہا کہ انتہا پسندی اور علیحدگی پسندی کا مقابلہ کرنے کے بہانے متعارف کرائی گئی پالیسیوں نے تبتی بدھ مت، مسلمانوں، عیسائیوں اور دیگر مذہبی برادریوں کو عبادت پر پابندیوں، جبری نظریاتی تعلیم، اور روایتی عقائد کو ترک کرنے کے دباؤ کے ذریعے نشانہ بنایا ہے۔ سی ٹی اے نے مزید بتایا کہ سینیٹرز نے تبت میں چین کے سرکاری بورڈنگ اسکول سسٹم پر گہری تشویش کا اظہار کیا، جس نے ان کے بقول 10 لاکھ سے زائد تبتی بچوں کو ان کے خاندان، زبان اور ثقافتی ورثے سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ نئے قانون کے نفاذ کا اندازہ بچوں کے حقوق کے تحفظ کے بین الاقوامی معیارات کے خلاف کیا جائے گا۔

بیجنگ کی تائیوانی نوجوانوں کیلئے مفت فورم کی پیشکش پر اثر و رسوخ بڑھانے کی مہم کے خدشات

تائی پے: چین نے تائیوان کے نوجوانوں کو گوانگ ڈونگ صوبے میں جاری کراس اسٹریٹ سن یات سین فورم میں شرکت کے لیے تقریباً تمام اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش کی ہے، جس کے بعد تائیوان میں بیجنگ کی مبینہ "یونائیٹڈ فرنٹ" حکمت عملی کے ذریعے اثر و رسوخ بڑھانے کے خدشات سامنے آئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 16 سے 45 سال کی عمر کے تائیوانی شرکاء کو فضائی ٹکٹ کے علاوہ رہائش، مقامی ٹرانسپورٹ اور دیگر سرگرمیوں کے اخراجات مفت فراہم کیے جا رہے ہیں، جبکہ 45 سال سے زائد عمر کے افراد سے معمولی رجسٹریشن فیس لی جا رہی ہے۔ چین کے "یونائیٹڈ فرنٹ" امور سے واقف ایک نامعلوم اہلکار نے خبردار کیا کہ اس نوعیت کے دوروں میں اکثر شرکاء کو ایسے مقامات کا دورہ کرایا جاتا ہے جنہیں "سرخ پروپیگنڈا مراکز" قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے بقول بظاہر مفت نظر آنے والی یہ پیشکشیں درحقیقت بیجنگ کے بیانیے سے متاثر کرنے کی کوشش ہوتی ہیں۔ فورم کے پروگرام میں ژوہائی، ژونگ شان اور دیگر مقامات کی سیر کے علاوہ چینی انقلابی رہنما سن یات سین کی 160 ویں سالگرہ کی تقریبات بھی شامل ہیں۔ چین کے امورِ تائیوان دفتر نے اس پروگرام کو ثقافتی تبادلے کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ سن یات سین دونوں جانب کے عوام کی مشترکہ تاریخی وراثت ہیں۔ ادھر تائیوان کی تنگائی یونیورسٹی کے سینٹر برائے مین لینڈ چائنا اینڈ ریجنل ڈویلپمنٹ ریسرچ کے نائب سربراہ ہنگ پو چاؤ نے کہا کہ اس پروگرام کا اصل مقصد نوجوان تائیوانیوں کو چین کے ساتھ مستقل روابط قائم کرنے پر آمادہ کرنا اور وقت کے ساتھ ان میں مشترکہ چینی شناخت کا تصور فروغ دینا ہے۔ تاہم ان کے مطابق ایک ہی دورہ نوجوانوں کی قومی شناخت میں نمایاں تبدیلی لانے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ ماہرین نے تائیوانی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ نوجوانوں کے لیے دیگر ممالک کے ساتھ تبادلہ پروگراموں کو وسعت دے تاکہ انہیں عالمی سطح پر زیادہ مواقع میسر آئیں اور چین کی نرم طاقت کی حکمت عملی کا مؤثر جواب دیا جا سکے۔

مقبوضہ فلسطینی میں جنگ بندی کے باوجود غیر یقینی صورتحال: اقوام متحدہ کا انتباہ

ایک اہلکار رمیز الاکباروف کے مطابق اسرائیلی فضائی حملے اور فوجی کارروائی غزہ بھر میں جاری ہیں جس کے نتیجے میں مزید ہلاکتیں ہو رہی ہیں

مقبوضہ فلسطینی علاقے میں جنگ بندی کے باوجود غیر یقینی صورتحال پر اقوام متحدہ نے انتباہ جاری کیا ہے، ایک اہلکار رمیز الاکباروف کے مطابق اسرائیلی فضائی حملے اور فوجی کارروائی غزہ بھر میں جاری ہیں، جس کے نتیجے میں مزید ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک سینئر اہلکار نے پیر کو خبردار کیا کہ اسرائیلی فضائی حملے اور فوجی کارروائیاں غزہ کی پٹی بھر میں جاری ہیں، جس سے مزید ہلاکتیں ہو رہی ہیں، جبکہ مقبوضہ فلسطینی علاقے میں صورتحال غیر مستحکم ہے۔ مشرق وسطیٰ امن عمل کے لیے اقوام متحدہ کے ڈپٹی خصوصی کوآرڈینیٹر رمیز الاکباروف نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو بتایا، "تحریری رپورٹ کی ۱۲ جون کی حد بندی کی تاریخ کے بعد سے، اسرائیل اور مقبوضہ فلسطینی علاقے، غزہ اور مغربی کنارے بشمول مشرقی یروشلم کی صورتحال غیر مستحکم رہی ہے۔" انہوں نے بتایا کیا کہ "اسرائیلی فضائی حملے اور فوجی کارروائیاں غزہ بھر میں جاری ہیں، جس کے نتیجے میں مزید ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ مزید برآں غزہ کی وزارت صحت کے مطابق جنگ بندی کے بعد ہلاک ہونے والوں کی کل تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل کے مطابق، وہ اس وقت غزہ کی پٹی کے تقریباً ۷۰ فیصد حصے پر قابض ہے اور اپنی علاقائی کنٹرول کی حدود کو بڑھا رہا ہے، جس سے ان علاقوں کا داخلہ ... ہم آہنگی کی ضرورت ہوتی ہے ... کے دوران ان دھمکیوں کی اطلاعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا: "شہریوں کو اپنے حقوق پر امن طریقے سے، بغیر کسی خوف کے استعمال کرنے کے قابل ہونا چاہیے، اور ہر وقت ان کا تحفظ یقینی بنایا جانا چاہیے۔" بعدازاں الاکباروف نے کہا، "آٹھ ماہ قبل اعلان کردہ جنگ بندی کے باوجود، غزہ اب بھی شدید غیر یقینی صورتحال اور زبردست انسانی مصائب کا شکار ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے غزہ میں شہریوں بشمول خواتین اور بچوں کے مسلسل قتل اور زخمی ہونے کی مذمت کی۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے تعلق سے انہوں نے کہا کہ مشرقی یروشلم سمیت صورتحال بگڑتی جا رہی ہے، جہاں جنین اور طلکرم کے پناہ گزین کیمپوں میں اور ان کے ارد گرد اسرائیلی فوجی سرگرمیاں جاری ہیں، جس کے نتیجے میں فلسطینی گھرانوں بشمول پناہ گزین خاندانوں کو انخلاء اور بے دخلی کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود ایریا سی میں باضابطہ زمین کی رجسٹریشن کو نافذ کرنے کے لیے اسرائیلی حکام کے اقدامات پر گہری تشویش میں ہیں۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ اس فیصلے سے مزید بستیوں کی توسیع اور غیر قانونی قبضے کو مضبوط کرنے میں سہولت فراہم ہونے کا سنگین خطرہ ہے۔ انہوں نے شہریوں کے خلاف تمام تشدد بشمول دہشت گردی کی کارروائیوں کی مذمت کی اور سیکریٹری جنرل کی اس گہری تشویش کی تائید کی جو کہ شدید ہوتے اسرائیلی حملوں کے بارے میں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ، "مجھے خاص طور پر غزہ میں بڑے پیمانے پر مسلح تصادم کے دوبارہ شروع ہونے کے بڑھتے ہوئے امکان پر تشویش ہے۔"

چین کی معاشی اثر و رسوخ کی حکمت عملی پر سوالات

ماہرین نے شفافیت اور احتساب کو کامیابی کی کنجی قرار دے دیا

بیجنگ: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین عالمی سطح پر اپنے معاشی اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لیے سرمایہ کاری، قرضوں، تجارت اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو سفارتی ذرائع کے طور پر استعمال کرتا ہے، تاہم اس حکمت عملی کی کامیابی کا انحصار متعلقہ ممالک کے سیاسی نظام، شفافیت اور عوامی احتساب پر ہوتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین بعض اوقات معاشی مراعات، سرمایہ کاری اور مالی تعاون کے ذریعے اپنے تزویراتی مفادات کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن جہاں جمہوری ادارے، آزاد میڈیا اور مؤثر احتسابی نظام مضبوط ہوں وہاں ایسی کوششوں کو زیادہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس کمزور احتساب والے ممالک میں یہ حکمت عملی نسبتاً زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بعض ممالک میں چینی سرمایہ کاری سے وابستہ منصوبے مقامی سیاسی تنازعات، بدعنوانی کے الزامات اور عوامی مخالفت کا باعث بھی بنے، جس سے بیجنگ کی عالمی شبیہ کو نقصان پہنچا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ طویل المدتی اثر و رسوخ صرف مالی وسائل سے نہیں بلکہ شفافیت، مقامی اعتماد اور پائیدار شراکت داری سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ چین کی معاشی سفارت کاری میں کامیابیاں اور ناکامیاں دونوں موجود ہیں۔ اگرچہ بیجنگ دنیا کی بڑی تجارتی اور سرمایہ کاری کی طاقت ہے، تاہم مختلف ممالک کے سیاسی حالات اور ادارہ جاتی مضبوطی اس کے معاشی اثر و رسوخ کی حدود کا تعین کرتے ہیں۔ چین کی عالمی معاشی اثر و رسوخ کی حکمت عملی ایک انتہائی اہم اور وسیع موضوع ہے۔ اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے درج ذیل اہم سوالات اور ان کے جوابات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ یہ چین کا سب سے بڑا عالمی منصوبہ ہے۔ اس کے تحت بندرگاہیں، ریلوے لائنیں اور سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ ایشیا، افریقہ اور یورپ کو زمین اور سمندر کے ذریعے جوڑنا۔ غریب ملکوں کو ترقیاتی منصوبوں کے لیے بڑے پیمانے پر قرض دینا۔ دنیا بھر کی فیکٹریوں کے لیے خام مال اور سستے پرزے فراہم کرنا۔ 5G نیٹ ورک اور سمارٹ سٹی ٹیکنالوجی کے ذریعے ممالک کو اپنے نظام پر منحصر کرنا۔ افریقہ اور لاطینی امریکہ میں تیل، گیس اور قیمتی معدنیات کے ذخائر کا کنٹرول حاصل کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

یکساں سول کوڈ: آئینی تقاضا یا سیاسی ایجنڈا؟

دستور ساز اسمبلی کی کارروائی اس حقیقت کی شاہد ہے کہ یکساں سول کوڈ کا سوال آزادی کے بعد بھی اتفاقِ رائے کا حامل نہیں تھا۔ کے۔ ایم۔ منشی اور بعض دوسرے اراکین کا خیال تھا کہ ایک جدید جمہوری ریاست کو بالآخر مشترک عائلی قانون کی طرف پیش رفت کرنی چاہیے، جبکہ مسلم اراکین، خصوصاً محمد اسماعیل، اس بات پر زور دیتے تھے کہ شخصی قوانین مذہبی آزادی کا حصہ ہیں اور ان میں زبردستی مداخلت آئین کی روح سے مطابقت نہیں رکھتی۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے بھی نہایت متوازن موقف اختیار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اگرچہ ریاست کے پاس قانون سازی کا اختیار ہوگا لیکن کسی بھی اصلاح کو عوامی قبولیت اور سماجی آمادگی کے بغیر نافذ کرنا دانش مندی نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر سید تابش امام

ہندوستان کی جمہوری سیاست میں بعض موضوعات ایسے ہوتے ہیں جو وقتاً فوقتاً انتخابی منظرنامے پر اس شدت کے ساتھ ابھرتے ہیں کہ وہ ملک کے بنیادی مسائل پر بھی غالب آ جاتے ہیں۔ یکساں سول کوڈ (Uniform Civil Code) انہی موضوعات میں سے ایک ہے، جس نے گزشتہ چند برسوں میں آئینی، سیاسی اور سماجی حلقوں میں غیر معمولی اہمیت حاصل کی ہے۔ حالیہ دنوں مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کے قیام کے بعد وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری کی جانب سے یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کے عزم نے اس بحث کو نئی توانائی عطا کی ہے۔ حکومت اسے آئین کے آرٹیکل 44 کی تکمیل، صنفی مساوات اور قانونی یکسانیت کی سمت ایک تاریخی پیش رفت قرار دے رہی ہے، جبکہ ناقدین کے نزدیک یہ صرف قانونی اصلاح کا معاملہ نہیں بلکہ ایک ایسا سیاسی موضوع بھی ہے جسے انتخابی سیاست میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ یہ بحث ایسے وقت میں زور پکڑ رہی ہے جب ملک بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کے معاشی بحران، تعلیمی پسماندگی، صحت کی ناکافی سہولتوں اور معاشی ناہمواری جیسے سنگین مسائل سے نبرد آزما ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ کیا واقعی یکساں سول کوڈ آج ہندوستان کی سب سے بڑی آئینی ضرورت ہے، یا پھر یہ ایک ایسا سیاسی بیانیہ بن چکا ہے جس کے ذریعے عوامی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹا کر ایک حساس سماجی موضوع کی طرف مرکوز کی جا رہی ہے؟

اس سوال کا جواب سیاسی جذبات یا جماعتی وابستگی سے بالاتر ہو کر آئین، عدالتی نظائر، دستور ساز اسمبلی کی بحثوں اور ہندوستان کے تکثیری سماجی ڈھانچے کی روشنی میں تلاش کرنا ہوگا۔ ہندوستان کی بنیاد مذہبی یا ثقافتی یکسانیت پر نہیں بلکہ تنوع پر استوار ہے۔ مختلف مذاہب، زبانیں، تہذیبیں اور روایات اس ملک کی اجتماعی شناخت کا حصہ ہیں۔ آئین سازوں نے اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے ایک ایسا دستور مرتب کیا جس میں مساوات اور مذہبی آزادی کو ایک دوسرے کا متبادل نہیں بلکہ باہم مربوط اقدار کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اسی لیے یکساں سول کوڈ کی بحث صرف قانون سازی تک محدود نہیں بلکہ مذہبی آزادی، آئینی توازن اور قومی ہم آہنگی سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ یکساں سول کوڈ کا بنیادی تصور یہ ہے کہ شادی، طلاق، وراثت، گود لینے اور نان ونفقہ جیسے عائلی معاملات میں مذہب کی بنیاد پر الگ الگ قوانین کے بجائے تمام شہریوں پر ایک ہی قانون نافذ ہو۔ اس تصور کا آئینی حوالہ آرٹیکل 44 ہے، جو ریاست کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ مناسب حالات میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی کوشش کرے۔ تاہم یہ امر پیش نظر رہنا چاہیے کہ آرٹیکل 44 بنیادی حقوق میں شامل نہیں بلکہ ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں کا حصہ ہے۔ اس کے برعکس آرٹیکل 25 مذہبی آزادی، آرٹیکل 26 مذہبی اداروں کے انتظامی حقوق اور آرٹیکل 29 و 30 اقلیتوں کی ثقافتی اور تعلیمی شناخت کے تحفظ کی ضمانت دیتے ہیں۔ چنانچہ آئین کا تقاضا یہی ہے کہ ان تمام دفعات کو ایک دوسرے کی روشنی میں سمجھا جائے، نہ کہ کسی ایک دفعہ کو بنیاد بنا کر باقی آئینی ضمانتوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ دستور ساز اسمبلی کی کارروائی اس حقیقت کی شاہد ہے کہ یکساں سول کوڈ کا سوال آزادی کے بعد بھی اتفاقِ رائے کا حامل نہیں تھا۔ کے۔ ایم۔ منشی اور بعض دوسرے اراکین کا خیال تھا کہ ایک جدید جمہوری ریاست کو بالآخر مشترک عائلی قانون کی طرف پیش رفت کرنی چاہیے، جبکہ مسلم اراکین، خصوصاً محمد اسماعیل، اس بات پر زور دیتے تھے کہ شخصی قوانین مذہبی آزادی کا حصہ ہیں اور ان میں زبردستی مداخلت آئین کی روح سے مطابقت نہیں رکھتی۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے بھی نہایت متوازن موقف اختیار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اگرچہ ریاست کے پاس قانون سازی کا اختیار ہوگا، لیکن کسی بھی اصلاح کو عوامی قبولیت اور سماجی آمادگی کے بغیر نافذ کرنا دانش مندی نہیں ہوگی۔ یہی تاریخی حقیقت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ آرٹیکل 44 کو بنیادی حقوق کے بجائے رہنما اصولوں میں شامل کیا گیا تاکہ مستقبل میں حالات کے مطابق اس پر غور کیا جا سکے۔ آج کی سیاسی بحث میں افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس تاریخی پس منظر کا ذکر بہت کم ہوتا ہے۔ عوام کے سامنے اکثر یہ تاثر پیش کیا جاتا ہے کہ یکساں سول کوڈ نافذ ہوتے ہی تمام قانونی پیچیدگیاں اور سماجی ناانصافیاں ختم ہو جائیں گی، حالانکہ زمینی حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اگر ریاست کا اصل مقصد مساوات قائم کرنا ہے تو یہ سوال بھی ناگزیر ہے کہ کیا ملک میں سب کے لیے یکساں تعلیمی نظام، معیاری طبی سہولتیں، مساوی معاشی مواقع اور بروقت انصاف کی ضمانت موجود ہے؟ جب بنیادی شہری سہولتوں میں ہی نمایاں فرق برقرار ہے تو صرف شخصی قوانین کو مساوات کا پیمانہ قرار دینا مکمل تصویر پیش نہیں کرتا۔

یکساں سول کوڈ کے حامی حلقے عموماً سپریم کورٹ کے چند اہم فیصلوں کا حوالہ دیتے ہیں، لیکن ان فیصلوں کا صحیح قانونی تناظر بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔ 1985 کے شاہ بانو مقدمے میں عدالتِ عظمٰی نے مطلقہ مسلم خاتون کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے آرٹیکل 44 کا حوالہ ضرور دیا، مگر حکومت کو یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کی کوئی ہدایت نہیں دی۔ بعد ازاں پارلیمنٹ نے مسلم ویمن (پروٹیکشن آف رائٹس آن ڈائیورس) ایکٹ، 1986 منظور کیا، جس سے یہ اصول مزید واضح ہوا کہ قانون سازی کا اختیار پارلیمنٹ کے پاس ہے اور عدالتیں آئینی تشریح کے ذریعے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اسی طرح 1995 کے سرلا مدگل مقدمے میں عدالت نے مذہب تبدیل کر کے دوسری شادی کے رجحان پر تشویش ظاہر کی اور مختلف شخصی قوانین کے درمیان موجود تضادات کی نشاندہی کی، لیکن وہاں بھی پارلیمنٹ کے قانون سازی کے اختیار کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ بعد ازاں سائرہ بانو مقدمے میں سپریم کورٹ نے ایک مجلس میں تین طلاق کو غیر آئینی قرار دیا، تاہم اس فیصلے کو پورے

مسلم پرسنل لا کے خاتمے یا یکساں سول کوڈ کے لازمی نفاذ سے جوڑنا درست قانونی تعبیر نہیں ہوگی۔ ان تمام فیصلوں کا مجموعی پیغام یہی ہے کہ اصلاحات کی گنجائش موجود ہے، لیکن ان کا راستہ آئینی تقاضوں، قانون سازی اور سماجی قبولیت سے ہو کر گزرتا ہے۔

اگر یکساں سول کوڈ کا مقصد واقعی تمام شہریوں کے لیے یکساں قانون نافذ کرنا ہے تو پھر ایک بنیادی سوال خود اس تصور کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اتراکھنڈ میں نافذ کیے گئے یکساں سول کوڈ میں بعض قبائلی برادریوں کو اس کے دائرۂ کار سے باہر رکھا گیا ہے، جبکہ آئین کی چھٹی جدول کے تحت شمال مشرق کی متعدد ریاستوں کے قبائل کو بھی اپنے روایتی قوانین کے مطابق زندگی گزارنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ اگر قانون کی بنیاد واقعی مساوات اور یکسانیت ہے تو پھر مختلف طبقات کے لیے الگ الگ استثنا کی گنجائش کیوں رکھی گئی؟ یہ ایسا سوال ہے جس کا اب تک کوئی واضح اور ہمہ گیر جواب سامنے نہیں آ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں استثنا شروع ہوتا ہے، وہاں "یکسانیت" کا تصور بھی بحث طلب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے یکساں سول کوڈ کی بحث کو محض اکثریت اور اقلیت کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے آئین کی مجموعی روح کے مطابق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ قانون کی اصل طاقت اس کے غیر جانب دارانہ اطلاق اور عوامی اعتماد میں پوشیدہ ہوتی ہے، نہ کہ اس کے انتخابی استعمال میں۔ اگر کسی قانون کے نفاذ سے ملک کے کسی طبقے میں اپنی مذہبی یا ثقافتی شناخت کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں تو ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان خدشات کو سنجیدگی سے سنے اور مکالمے کے ذریعے اعتماد بحال کرے۔ مغربی بنگال میں نئی حکومت کی جانب سے یکساں سول کوڈ کو ترجیحی ایجنڈے میں شامل کیے جانے کے بعد یہ بحث مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ یہ اقدام خواتین کے حقوق، صنفی مساوات اور آئینی یکسانیت کی جانب ایک تاریخی پیش رفت ثابت ہوگا، لیکن اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ ملک اس وقت بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کے معاشی بحران، صنعتی سست روی، تعلیمی ابتری اور صحت کے بنیادی ڈھانچے کی کمزوری جیسے سنگین مسائل سے بھی دوچار ہے۔ ایسے حالات میں عوام کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا ان مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ یکساں سول کوڈ کو بھی اسی درجے کی فوری ترجیح حاصل ہونی چاہیے؟ یہ بھی درست ہے کہ خواتین کے حقوق کا تحفظ کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اگر کسی شخصی قانون میں ایسا پہلو موجود ہو جو آئین کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہو تو اس پر غور اور اصلاح ہونی چاہیے۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا ہے کہ کیا اصلاح کا واحد راستہ یکساں سول کوڈ ہی ہے، یا مختلف شخصی قوانین میں متعلقہ برادریوں کی مشاورت، عدالتی رہنمائی اور پارلیمانی قانون سازی کے ذریعے بھی مطلوبہ تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں؟ ہندوستان کا قانونی اور سماجی تجربہ دوسری رائے کی تائید کرتا ہے۔

یہ امر بھی پیش نظر رہنا چاہیے کہ شخصی قوانین صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہیں۔ ہندو، عیسائی، پارسی اور دیگر مذہبی برادریوں کے اپنے عائلی قوانین بھی موجود ہیں، جن میں مختلف ادوار میں اصلاحات کی گئی ہیں۔ ہندو کوڈ بل کی منظوری بھی طویل بحث، شدید سیاسی اختلاف اور وسیع سماجی مشاورت کے بعد ممکن ہو سکی تھی۔ اس تاریخی تجربے سے یہی سبق ملتا ہے کہ پائیدار اصلاحات وہی ہوتی ہیں جو سماجی قبولیت کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں، نہ کہ محض قانونی قوت کے ذریعے نافذ کر دی جائیں۔ اس پورے مباحثے میں ایک بنیادی سوال مسلسل اپنی جگہ موجود ہے۔ اگر ریاست کا مقصد حقیقی مساوات قائم کرنا ہے تو کیا مساوات کا دائرہ صرف شخصی قوانین تک محدود رہنا چاہیے؟ آج بھی ملک کے کروڑوں شہری معیاری تعلیم، بہتر طبی سہولت، صاف پینے کے پانی، باوقار روزگار، فوری انصاف اور سماجی تحفظ جیسی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں۔ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان ترقی کا فرق مسلسل بڑھ رہا ہے، نوجوان روزگار کے بحران سے دوچار ہیں، کسان معاشی دباؤ جھیل رہے ہیں اور متوسط طبقہ مہنگائی کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ ایسے میں یہ سوال اپنی پوری معنویت کے ساتھ سامنے آتا ہے کہ کیا یکساں سول کوڈ ان مسائل کا کوئی براہِ راست حل فراہم کرتا ہے یا پھر یہ ایک ایسا سیاسی موضوع بن چکا ہے جو ہر انتخاب کے ساتھ از سرِ نو زندہ ہو جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یکساں سول کوڈ پر بحث نہیں ہونی چاہیے یا اصلاحات کی ضرورت سے انکار کیا جائے۔ جمہوری معاشرے میں ہر آئینی مسئلے پر سنجیدہ، شائستہ اور مدلل بحث ہونی چاہیے۔ لیکن اس بحث کی بنیاد سیاسی نعرے، انتخابی مصلحت یا مذہبی جذبات نہیں بلکہ آئینی دیانت، قانونی استدلال اور سماجی حقیقت ہونی چاہیے۔ اختلافِ رائے کو دشمنی نہیں بلکہ جمہوریت کی قوت سمجھنا ہی ایک بالغ نظر معاشرے کی علامت ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

یکم رجولائی ۔ ۲۰۲۶

جنتر منتر' ایک اور شاہین باغ

دہلی کے جنتر منتر پر کا کروچ جنتا پارٹی کی جانب سے شروع کیا گیا پر امن احتجاج تقریباً دس دن سے جاری ہے۔ دس دن گذرنے کے باوجود کا کروچ جنتا پارٹی کے کارکن اور ان سے یگانگت رکھنے والے افراد احتجاج ختم کرنے کو تیار نہیں ہیں بلکہ دارالحکومت دہلی کے اطراف والی ریاستوں اور شہروں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اس احتجاج میں حصہ لینے یا احتجاجیوں کو حوصلہ دینے کیلئے وہاں پہونچ رہے ہیں۔ ممکنہ حد تک وہاں رکنے کے بعد وہ واپس بھی ہو رہے ہیں۔ ملک کے نوجوان اور طلباء کی جانب سے دس دن سے احتجاج جاری رہنے کے باوجود بھی حکومت کی جانب سے کسی طرح کے ردعمل کا اظہار تک نہیں کیا جا رہا ہے اور نہ ہی کوئی بیان دیا جا رہا ہے اور نہ ہی کوئی بات چیت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس طرح مرکزی حکومت ملک کے مستقبل اور نوجوانوں ہی کو نظر انداز کر رہی ہے۔ طلباء کے مطالبات کی سنوائی کرنے تک کیلئے حکومت تیار نہیں ہے اور اس کا نتیجہ ہے کہ احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ دہلی میں حالیہ برسوں میں دو احتجاج بڑے مشہور ہوئے تھے۔ ایک تو کسانوں کی جانب سے تین سیاہ قوانین کے خلاف شروع کیا گیا احتجاج تھا تو دوسرا سی اے اے اور این آر سی کے خلاف شروع کیا گیا شاہین باغ کا احتجاج تھا۔ اب ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ جنتر منتر پر شروع کیا گیا طلباء کا احتجاج بھی بتدریج شاہین باغ بننے لگا ہے۔ یہاں نہ صرف نوجوان احتجاج کر رہے ہیں بلکہ طلباء کے والدین بھی پہونچ رہے ہیں۔ خواتین پہونچ رہی ہیں۔ سماجی جہد کاروں کی آمد و رفت جاری ہے۔ کچھ سابق فوجی اہلکار بھی ان سے اظہار یگانگت کیلئے آ رہے ہیں اور حکومت کو سیاہ قوانین واپس لینے پر مجبور کرنے والے کسان بھی دہلی پہونچ رہے ہیں۔ کسان لیڈر راکیش ٹکیت نے تو ہزاروں ٹریکٹرس کے ساتھ دہلی پہونچ کر اس احتجاج میں شامل ہونے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ مسلسل احتجاج کی وجہ سے ایک طرح کا ماحول پیدا ہونے لگا ہے اس کے باوجود حکومت خاموشی توڑنے کو تیار نہیں ہے۔ جس طرح سے شاہین باغ میں ہزاروں خواتین نے لگاتار احتجاج کیا تھا اور اپنے کھانے' پینے اور صحت کی پرواہ نہیں کی تھی اسی طرح کا کروچ جنتا پارٹی کے کارکن اور ان سے ہمدردی رکھنے والے نوجوان اور طلباء بھی کسی بھی شئے کی پرواہ کئے بغیر احتجاج کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شاہین باغ شدید اور کڑاکے کی سردی میں ہوا تھا اور جنتر منتر پر طلباء کا احتجاج جھلسا دینے والی گرمی میں ہو رہا ہے۔ سماج کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد یہاں ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کیلئے پہونچ رہے ہیں۔ احتجاج پر نوجوانوں سے بات کرنے اور ان کے مطالبات کی سماعت کرنے کی بجائے حکومت کی جانب سے احتجاج میں کھانے اور پینے کے سامان کی فراہمی پر سوال کیا جا رہا ہے اور یہ الزامات عائد کئے جا رہے ہیں کہ اس احتجاج کو بیرون ملک سے فنڈنگ ہو رہی ہے۔ اس احتجاج میں شامل نوجوانوں کو دہشت گردوں کی بی ٹیم قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ملک کا مستقبل سمجھے جانے والے طلباء اور نوجوانوں کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کیا جا رہا ہے اور شعبہ تعلیم میں جاری بدعنوانیوں اور اس کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرنے پر انہیں دہشت گردوں کی بی ٹیم قرار دیا جا رہا ہے۔ ان کی مطالبات پر کان دھرنے کو حکومت بالکل تیار نہیں ہے۔ حالانکہ گودی میڈیا کی جانب سے اس احتجاج کو پوری طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس کی تشہیر یا اس پر مباحث سے سیاسی آقاوں کو خوش کرنے گودی میڈیا پوری طرح سے دور ہے لیکن سوشیل میڈیا پر اس تعلق سے جو مہم چلائی جا رہی ہے اور اپنے طور پر ہر کوئی اس کی تشہیر کر رہا ہے اس کے نتیجہ میں اس احتجاج کے تعلق سے سارے ملک میں ہمدردی کی لہر پیدا ہونے لگی ہے اور ایک اور شاہین باغ بنتا نظر آ رہا ہے۔ جس طرح شاہین باغ میں بھی کوئی احتجاج نہیں ہوا تھا اسی طرح جنتر منتر پر بھی احتجاج مکمل پر امن ہے اور اس کی طوالت سے حکومت کو نوجوانوں کی بات سننے پر مجبور ہونا پڑے گا۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

جمعیۃ علماء تعلقہ شوراپور کے زیرِ اہتمام ایس آئی آر کے متعلق ایک شاندار عوامی بیداری پروگرام کا کامیاب انعقاد

تما پور امع مسجد شادی محل میں SIR کے متعلق عوامی بیداری پروگرام عمل میں لایا گیا۔ ان دنوں ملک گیر سطح پر یہ مہم چلائی جا رہی ہے اس پروگرام کا مقصد عوام کو SIR کی مجموعی حقیقت اس کی باریکیاں اہمیت ممکنہ اثرات سے سنگینی سے عوام کو آگاہ کرانا اور فارم بھرنے کے عملی طور طریقوں سے واقف کرانا ہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ گلبرگہ سے تشریف لائے ہوئے ماہرین کی ٹیم نے سلسلہ وار فارم پر کرنے کا طریقہ سمجھایا اور SIR کے قانونی نکات عوام کی ذمے داریوں اور تیس جون کے بعد کے لائحہ عمل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نایب صدر جمیت علماء تعلقہ شوراپور جناب مولانا سعادت حسین دلدار رشادی نے اپنے خطاب میں عوام کو SIR کے متعلق ہر طرح کی غفلت سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوری شعوری کوششوں کے ساتھ ہوش وحواس کے ساتھ تیار رہتے ہوئے اپنے حقوق اپنی شناخت کے تئیں سنجیدہ رہنے کا مشورہ دیا۔ بعد ازاں جمیت علماء تعلقہ شوراپور کے صدر نشین جناب مولانا مفتی عبدالقدیر اشاعتی نے اپنے خطاب میں SIR کے بارے میں مکمل آگاہی کو وقت کی اہم ترین ضرورت بتلایا اور عوام الناس سے پرزور اپیل کرتے ہوئے زور دے کر کہا کے اس پیچیدہ معاملہ کی حقیقت کو جاننا سمجھنا گائیڈ لائن پر سختی سے عمل کرنا ہر شہری کی اولین ذمے داری بتلاتے ہوئے حالات سے عوام کو باخبر رہنے کو کہا اور آسانی سے ان سارے معاملات سے گزر جانے کی اللہ کے حضور دعا فرمائی۔ اس موقع پر جانکاری کے لئے عوامی معلوماتی و مشاورتی سوال وجواب کے لئے بھی شرکاء کو وقت دیا گیا بڑی تعداد میں سوالات کیے گیے ماہرین نے تمام کے اطمینان وتسلی بخش جوابات دیے۔ اس پروگرام میں مقامی علمائے کرام کے ساتھ ساتھ نوجوانوں بزرگوں کی کثیر تعداد میں شرکت سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ یقیناً جمیت علماء تعلقہ شوراپور کے ارباب فکر کی بروقت یہ کوشش کاوش قابل تعریف ہی نہیں بلکہ قابلِ تقلید بھی ہے۔

مراکش (Morocco) ٹیم کا قابل رشک سجدہ شکر

ورلڈ کپ فٹ بال ۲۰۲۶ء اپنے ناک آؤٹ مرحلے میں پہنچ گیا ہے جس میں کل کھیلے گئے ایک اہم مقابلہ میں برے اعظم مغربی افریقہ کے اسلامی ملک مراکش (Morocco) کا مقابلہ یورپی ملک نیدر لینڈ سے ہوا جس میں دونوں ٹیمیں کڑی محنت وجد و جہد کے بعد بھی ایک ایک گول داغ کر برابری پر رہی۔ میچ کے مقررہ 90 رمنٹ ہونے کے بعد بھی خاطر خواہ کوئی ٹیم ہار اور جیت کا فیصلہ اپنے حق میں کروا نہ سکی۔ جس کے چلتے میچ ریفری کو پینالٹی شوٹ آوٹ کا فیصلہ لینا پڑا۔ اس مرحلہ میں میدان اور اسکرین پر لائیو میچ دیکھنے والے شائقین فٹ بال کی چند لمحوں کے لئے دل کی دھڑکنے تیز ہوگئی تھی۔ نیدرلینڈ کے کھلاڑیوں نے اپنے چھ پینالٹی شارٹس میں سے دو کو گول پوسٹ میں پہنچانے کا کارنامہ انجام دیا۔ اس کے مقابلے مراکش کے جانباز کھلاڑیوں نے پانچ میں سے دو پینالٹی شارٹس کو گول پوسٹ میں داغنے کا کام انجام دیا۔ میچ کی آخری اور مراکش کی چھٹی پینالٹی شارٹ مراکشی ہونہار، جانباز کھلاڑی اسمٰعیل صابری (11 رنمبر جرسی) کے قسمت میں آئی جسے انھوں نے توکلت الی للہ کے ساتھ گول پوسٹ پر مارا گیند گول کیپر کو چکمہ دیتے ہوئے سیدھا گول پوسٹ میں جا پہنچی اور اسطرح یہ سنسنی خیز مقابلہ مراکش کی ٹیم نے دو کے مقابلے تین پینالٹی شوٹ آؤٹس کے ذریعہ جیت کر اگلے راؤنڈ یعنی پری کوارٹر فائنل میں اپنی جگہ پکّی کر لی۔ جیسے ہی میچ ختم ہوا پوری کی پوری مراکش کے ٹیم معہ اسٹاف کے خدا کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ ریز ہوگئی۔ انکے اس ایمانی قوت اور جذبہ کو ہمارا سلام۔ آخر میں ہم اللہ رب العزت سے دعا گوہ ہے کہ وہ اسی جذبہ کو پروان چڑھا کر مراکشی ٹیم کو کامیاب فرما کر سرخ روح فرمائے۔

درس وتدریس کے علاوہ آپ کو شروع سے ہی تصنیف وتالیف کا بھی بے حد ذوق وشوق تھا۔ براؤں شریف میں رہتے ہوئے دار العلوم کے ترجمان ماہ نامہ فیض الرسول میں آپ کا مستقل ومتواتر مضمون جواہر القرآن کے عنوان سے شائع ہوتا رہا جو بعد میں اسی نام سے کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جب دار القلم قائم ہوا اور اس کا سہ ماہی رسالہ پیام نظامی جنوری ۲۰۰۵ء سے جاری ہوا تو اس میں آپ کا ایک مستقل کالم ضیائے قرآن کے عنوان سے شائع ہوتا رہا ہے۔ جس میں آپ نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت وسوانح اور کارناموں کو قلم بند کیا ہے۔ اس کے علاوہ مطالعہ تاریخ کے عنوان سے نخلستان عرب ایک جائزہ، مقام ابراہیم کی تاریخی حیثیت، خانہ کعبہ کی تاریخی حیثیت، فضائل حج، حج اور مناسک حج کے اسرار ورموز وغیرہ متعدد قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

حجۃ العلم علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی حیات وخدمات دین

ڈاکٹر شجاع الدین فاروقی

ارشاد رسالت مآب ﷺ کے مطابق جو کام بنی اسرائیل کے 20 انبیائے کرام انجام دیتے تھے۔ رشد وہدایت کی وہی خدمت امت محمدیہ علی تحیۃ الثنا کے علمائے حق انجام دیتے ہیں "العلماء امتی انبیائے بنی اسرائیل"۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق ہر دور میں علمائے دین مبین نے درس وتدریس کے ذریعہ وعظ و ارشاد کے ذریعہ اور تحریر وتقریر کے ذریعہ دین مبین کی تبلیغ وارشاد کا فریضہ انجام دیا ہے۔ کچھ علمائے حق نے تصنیفات وتالیفات کے مشغلے میں زندگی بسر کی اور محدثین مفسرین محققین، مورخین اور فقہا وصلحا کی حیثیت سے معروف ہوئے تو کچھ نے وعظ وتلقین کے ذریعہ افراد امت کی اصلاح وتربیت کی کوشش کی کچھ نے درس و تدریس کی بساط بچھا کر خادمان دین کی فوجیں تیار کرنے اور علمائے دین بنانے میں اپنی عمر وتوانائیاں صرف کر دیں تا کہ علم دین نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا رہے۔ عام طور سے کوئی فرد کسی ایک ہی میدان کا شہسوار ہوتا ہے لیکن معدودے چند ایسے بھی ہوتے ہیں جو خداداد صلاحیت اور اپنی محنت ولگن سے تینوں میدانوں کے شہسوار ثابت ہوتے ہیں اور سبھی میدانوں میں کامیابی وکامرانی کے جھنڈے گاڑتے ہیں۔ حجۃ العلم علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی نور اللہ مرقدہ ایسے ہی مرد میدان تھے جنھوں نے درس و تدریس کے ذریعہ طالبان علوم نبویہ کو عالم دین بنایا، وعظ وارشاد کے ذریعہ اصلاح امت کی کوشش کی اور قلم کو ہر قم کے ذریعہ ایسی کتب و مضامین یادگار چھوڑے ہیں جو سدا بہار ہیں، ہمیشہ اصلاح وتربیت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے اور ان کا فیضان جاری رہے گا۔ وعظ وتبلیغ کا اثر تو وقتی اور عارضی ہوتا ہے اور حاضر و موجود لوگوں کو ہی متاثر کر سکتا ہے جب کہ درس وتدریس کے ذریعہ علما وسازی کا عمل اور تصنیفات وتالیفات کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں اور صدقہ جاریہ کی حیثیت سے صبح قیامت تک اپنا فیضان عام کرتے رہیں گے۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے ان دونوں میدانوں میں اس قدر وقیع خدمات انجام دی ہیں جو اس بات کی ضامن ہیں کہ ان کا نام اور کام روشن رہے گا اور جماعت اہل سنت ان کے احسانات سے گراں بار رہے گی۔

علم دین عطیہ الٰہی ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، ضروری نہیں کہ عالم کا بیٹا ہی عالم ہوگا بلکہ اکثر ایسے افراد جید عالم کی حیثیت سے ابھرتے ہیں جن کے خاندان میں حصول علم کی روایت نہیں ہوتی۔ حضرت مفتی صاحب کے والد گرامی الحاج عطاء اللہ خان صاحب رضوی بھی تجارت پیشہ تھے اور بسلسلہ کاروبار ممبئی میں مقیم تھے لیکن ان کا آبائی وطن ضلع بستی (حال سدھارتھ نگر) کی تحصیل بانسی کا ایک قریہ پرسیا تھا، اسی قریہ میں ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء کو حضرت مفتی صاحب کی ولادت باسعادت ہوئی بچپن والد گرامی کے زیر سایہ ممبئی میں ہی گزرا اور وہیں تعلیم کی ابتدائی منازل طے کیں۔ کچھ عرصہ بعد حصول علم کے لیے آپ کو بستی کے قدیم دینی ادارے دار العلوم اہل سنت تدریس الاسلام بسڈیلہ میں داخل کرایا گیا لیکن ایک سال بعد وطن سے زیادہ

قریب یعنی دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف میں حصول علم میں مشغول ہوئے یہاں چند سال کی محنت اور لگن کے بعد آپ کو سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل ہوئی۔ درس نظامی کی تکمیل کے بعد آپ نے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں رہ کر حضرت مولانا مفتی افضل حسین علیہ الرحمہ سے علم توقیت حاصل کیا۔ تشنگی علم آپ کو سلطان الواعظین حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ کی خدمت عالیہ میں لے گئی جو اس وقت منظر حق ٹانڈہ میں تھے۔ انہوں نے تعلیم وتربیت کے ساتھ آپ کی علمی استعداد اور درس وتدریس سے رغبت کو دیکھتے ہوئے آپ کا تقرر بحیثیت مدرس دار العلوم منظر حق میں ہی کرا دیا جہاں آپ نے تقریباً سات سال تک خدمات انجام دیں۔ ۱۹۷۳ء میں آپ ممبئی چلے گیے آپ کو کئی جگہ سے تدریسی خدمات کے لیے طلب کیا گیا لیکن آپ نے اپنے مادر علمی دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف کو ترجیح دی۔ ادھر کافی عرصے سے آپ دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع سنت کبیر نگر میں: میں بحیثیت صدر المدرسین اور شیخ الحدیث خدمات انجام دے رہے تھے۔ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار کے قیام کے وقت سے ہی آپ اس کے ناظم تعلیمات رہے ہیں، اس کے قیام

اور اسے مستحکم کرنے والوں میں آپ کا نام نامی بھی نمایاں اور صف اول میں ہے۔ 1990ء میں آپ نے والد گرامی اور دیگر افراد خانہ کے ساتھ حج بیت اللہ اور روضہ مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے علم وفضل، خدمات دین اور تقوی و پرہیز گاری کے پیش نظر عرس نوری کے موقع پر ۲۰۰۰ء میں حضرت تاج الشریعہ علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری جانشین مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور دیگر سلاسل کی خلافت واجازت عطا فرمائی تا کہ آپ مزید تندہی سے افراد امت کی اصلاح وتربیت کا فریضہ انجام دے سکیں۔

درس وتدریس کے علاوہ آپ کو شروع سے ہی تصنیف و تالیف کا بھی بے حد ذوق وشوق تھا۔ براؤں شریف میں رہتے ہوئے دار العلوم کے ترجمان ماہ نامہ فیض الرسول میں آپ کا مستقل و متواتر مضمون جواہر القرآن کے عنوان سے شائع ہوتا رہا جو بعد میں اسی نام سے کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جب دار القلم قائم ہوا اور اس کا سہ ماہی رسالہ پیام نظامی جنوری ۲۰۰۵ء سے جاری ہوا تو اس میں آپ کا ایک مستقل کالم ضیائے قرآن کے عنوان سے شائع ہوتا رہا ہے جس میں آپ نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت وسوانح اور کارناموں کو قلم بند کیا ہے۔ اس کے علاوہ مطالعہ تاریخ کے عنوان سے نخلستان عرب ایک جائزہ، مقام ابراہیم کی تاریخی حیثیت، خانہ کعبہ کی تاریخی حیثیت، فضائل حج، حج اور مناسک حج کے اسرار ورموز وغیرہ متعدد قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کی مستقل کتابیں " جواہر القرآن، فقیہوں کے امام، کشف النور عن اصحاب القبور، انوار حج و زیارت، ترجمہ انوار محمدی اور فتاوی حجۃ العلم (غیر مطبوعہ) وغیرہ ہیں جنھیں حجۃ العلم اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔ جواہر القرآن علوم قرآن پر بڑی معرکۃ الآرا کتاب ہے، یہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو بالاقساط ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف میں شائع ہوئے تھے، ان میں قرآن کریم سے متعلق بڑی عمیق معلومات ہیں، چند عنوانات سے ہی ان کی عظمت ووقعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

فضائل قرآن کریم، فضائل تلاوت، آداب تلاوت، مستحبات تلاوت، طول اور اختصار کے اعتبار سے سور قرآن کی تقسیم، حروف مقطعات، نہاری اور لیلی آیات قرآن، حضری اور سفری آیات قرآن ارضی اور سماوی آیات قرآن، فراشی اور نومی آیات قرآن، صیفی اور شتائی آیات قرآن، مکی اور مدنی سورتیں، اسباب نزول قرآن کریم، جمع و ترتیب قرآن، حفاظت قرآن، ترتیل وتجوید، نسخ وتبدیلی آیات اور قرآن کریم کی کتابت کے آداب وغیرہ۔ کشف النور عن اصحاب القبور عارف باللہ حضرت سیدی عبد الغنی نابلسی کی معرکۃ الآرا تصنیف کشف ہے چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں تھی اس لیے عام طور پر لوگ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے۔ حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ نے محسوس کیا کہ اس دور پرفتن میں جب کہ وہابیہ، دیابنہ ایک جانب انبیائے کرام علیہم السلام کو مردہ بتاتے ہیں تو دوسری طرف نائبین انبیا کی قبروں کی تعظیم وتوقیر کرنے والوں پر کفر وشرک کے الزامات لگاتے ہیں نیز بعد وفات اولیائے کرام سے کرامتوں کے ظہور کا انکار کرتے ہیں اور مزارت پر گنبد کی تعمیر، چادر پوشی وغیرہ کو شرک و بدعت گردانتے ہیں۔ شاید انہیں وجوہات کی بنیاد پر آپ نے اس کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا تا کہ لوگوں پر حق واضح ہو جائے۔ فقیہوں کے امام میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے حالات زندگی اور علمی وفقہی حیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انوار حج وزیارت زیارت حرمین شریفین کے آداب وطریق پر روشنی ڈالتی ہے۔ تذکرۂ حضرات انبیائے کرام میں ان تمام انبیا و مرسلین کا ذکر خیر ہے جن کے حالات قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں۔ فتاوی حجۃ العلم میں ان فتاویٰ کو یکجا کیا گیا ہے جو آپ نے مختلف سوالات کے جواب میں ارشاد فرمائے ہیں۔ غرض یہ کہ آپ کا علمی وتحریری کام بڑا وقیع اور قابل قدر ہے، آپ کی درس وتدریس کے خوبیوں پر وہی حضرات بہتر روشنی ڈال سکتے ہیں جنھوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ ۳ ردسمبر ۲۰۱۲ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ شب دوشنبہ ۶۵ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا، ایک فرد کی حیثیت سے آپ اب بھلے ہی اس دنیا میں نہ ہوں لیکن آپ کے علمی کارنامے اور صدقات جاریہ ہمیشہ آپ کو زندہ وتابندہ رکھیں گے اور آپ کے فرزند صالح مولانا قاری محمد فضل حق نوری سلمہ آپ کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے آپ کے کام کو آگے بڑھائیں گے۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کو شاہ ولی اللہ ایوارڈ سے نوازا گیا

ایک باوقار تقریب میں ممتاز اسلامی اسکالر، مصنف، سینئر صحافی اور دہلی اقلیتی کمیشن کے سابق چیئر مین ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کو پیر کے روز یہاں چھٹے امام شاہ ولی اللہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ غالب انسٹی ٹیوٹ میں "مکتوباتِ شاہ ولی اللہ" کے موضوع پر منعقدہ ایک معزز علمی سیمینار کے دوران پیش کیا گیا۔ شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے مشترکہ اہتمام سے منعقد ہونے والے اس سیمینار کا مقصد امام شاہ ولی اللہ کی علمی وفکری میراث کو خراجِ تحسین پیش کرنا اور اسے اجاگر کرنا تھا۔ تقریب کی ایک نمایاں خصوصیت ان کے مکتوبات کے سلسلۂ اشاعت کی دسویں جلد کی رونمائی تھی، جس کے ذریعے شرکاء کو ان کی تعلیمات اور علومِ اسلامیہ کے میدان میں ان کی دائمی خدمات سے آگاہ کیا گیا۔

ظل الرحمٰن حیدر

ایک باوقار تقریب میں ممتاز اسلامی اسکالر، مصنف، سینئر صحافی اور دہلی اقلیتی کمیشن کے سابق چیئر مین ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کو پیر کے روز یہاں چھٹے امام شاہ ولی اللہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ غالب انسٹی ٹیوٹ میں "مکتوباتِ شاہ ولی اللہ" کے موضوع پر منعقدہ ایک معزز علمی سیمینار کے دوران پیش کیا گیا۔ شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے مشترکہ اہتمام سے منعقد ہونے والے اس سیمینار کا مقصد امام شاہ ولی اللہ کی علمی وفکری میراث کو خراجِ تحسین پیش کرنا اور اسے اجاگر کرنا تھا۔ تقریب کی ایک نمایاں خصوصیت ان کے مکتوبات کے سلسلۂ اشاعت کی دسویں جلد کی رونمائی تھی، جس کے ذریعے شرکاء کو ان کی تعلیمات اور علومِ اسلامیہ کے میدان میں ان کی دائمی خدمات سے آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر ملک کے مختلف علاقوں سے ممتاز علماء، دانشوروں اور اہلِ فکر کی ایک متنوع جماعت نے شرکت کی اور شاہ ولی اللہ کے پیغام، تصانیف اور تعلیمات کی عصرِ حاضر میں معنویت پر گہرے علمی مباحثے میں شرکت کی۔

سینئر صحافی سہیل انجم نے شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کا تعارف کرایا اور شاہ ولی اللہ کے مکتوبات کی دسویں جلد کا اجمالی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے اس اشاعتی منصوبے، جاری علمی مباحث اور شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کے سابقہ اور آئندہ پروگراموں پر روشنی ڈالی۔ سہیل انجم نے مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ کی علمی میراث کی تحقیق اور اشاعت کے سلسلے میں ان کی غیر متزلزل خدمات کو سراہا۔ انہوں نے بتایا کہ مفتی صاحب نے چودہ برس تک دہلی کے مہدیان علاقے میں واقع حضرت شاہ ولی اللہ کے مزار کے قریب قائم درگاہ شاہ ولی اللہ مدرسے میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس عرصے میں انہیں حضرت شاہ ولی اللہ سے گہرا روحانی اور علمی تعلق قائم کرنے کا موقع ملا، جس کے نتیجے میں انہوں نے علوم قرآن اور دیگر میدانوں میں شاہ ولی اللہ کی خدمات کا عمیق مطالعہ کیا۔ اسی تعلق سے متاثر ہو کر انہوں نے شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا تا کہ حضرت شاہ ولی اللہ کی گراں قدر علمی میراث عام لوگوں تک پہنچائی جا سکے۔ ان کی متعدد تصانیف یا تو بہت پہلے شائع ہو چکی تھیں یا اب تک مختلف کتب خانوں میں مخطوطات کی صورت میں محفوظ تھیں۔ اس منصوبے کے تحت مفتی صاحب اب تک شاہ ولی اللہ کی تصانیف کی دس جلدیں شائع کر چکے ہیں، جن کی دسویں جلد کی رونمائی اس تقریب میں عمل میں آئی۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اظہارِ تشکر کرتے ہوئے کہا: "میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے دیا جانے والا یہ اعزاز قبول کروں۔ حقیقت یہ ہے کہ ابتدا میں مجھے اس اعزاز کو قبول کرنے میں تامل

اور کئی مرتبہ اس سے معذرت بھی کی، لیکن مختلف وجوہ کی بنا پر آخر کار مفتی صاحب کے مسلسل اصرار کے سامنے مجھے جھکنا پڑا۔ ان میں سب سے اہم وجہ مفتی صاحب سے میری تقریباً چالیس سالہ رفاقت ہے، جو 1984ء میں میرے بیرونِ ملک سے واپس آنے کے بعد سے شروع ہوئی۔ اس وقت میں مہدیان گیا تھا جہاں میری حضرت شاہ ولی اللہ سے روحانی وابستگی پیدا ہوئی اور مفتی صاحب سے بھی تعلق قائم ہوا، جو اس وقت وہاں مدرسے میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ اعزاز حضرت شاہ ولی اللہ سے منسوب ہے جو ہندوستان کی پیدا کردہ عظیم ترین اسلامی شخصیت ہیں بلکہ انہیں تمام ادوار کے عظیم ترین غیر عرب اسلامی علماء میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے عرصہ قبل عربی زبان میں حضرت شاہ ولی اللہ پر ایک مختصر کتاب تحریر کی تھی جس کا مقصد لوگوں کی توجہ اس بحرِ بے کراں علم کی طرف مبذول کرانا تھا، جو حضرت شاہ ولی اللہ تھے اور آج بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شاہ ولی اللہ کی شہرۂ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ اسلامی ادب کا ایک بے مثال شاہکار ہے، جو آج بھی عالمِ عرب میں مسلسل شائع، ازسرِ نو طبع اور زیرِ مطالعہ ہے۔ ڈاکٹر خان نے اس کتاب کو علوم اسلامیہ کی گہری، متوازن اور جامع تفہیم کا ایک بیش بہا خزانہ قرار دیا۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام نے مفتی صاحب کی انتھک کوششوں کو سراہا جن کے ذریعے انہوں نے شاہ ولی اللہ کے متعدد گم نام اور فراموش شدہ مخطوطات اور متون کو تلاش کر کے شائع کیا۔ ان کے بقول موجودہ دسویں جلد اسی علمی محنت کا زندہ ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی صاحب اور حضرت شاہ ولی اللہ سے ان کے ذاتی اور علمی تعلقات ہی وہ محرک تھے جنھوں نے انہیں یہ اعزاز قبول کرنے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اعزاز کو قبول کرنے کی ایک تیسری وجہ بھی ہے، اور وہ یہ کہ یہ اعزاز ان کے انگریزی ترجمۂ قرآنِ مجید کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے، جس میں انہوں نے مستند ترین عربی مصادر کی بنیاد پر قرآنِ کریم کا ایک صحیح اور معتبر ترجمہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام نے کہا کہ ہمارے کندھوں پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم شاہ ولی اللہ کی تعلیمات کو سمجھیں، انہیں عام کریں اور جدید زبان واسلوب میں پیش کریں۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے انقلابی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شاہ ولی اللہ کا قرآنِ مجید کا فارسی ترجمہ اپنے زمانے میں ایک نہایت جرأت مندانہ اقدام تھا، جسے اس دور کے بہت سے علماء نے کفر وارتداد سے تعبیر کیا۔ آج بھی بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر یہ بات درست ہوتی تو عالمِ عرب سے باہر رہنے والے تقریباً پچاسی فیصد مسلمان اللہ تعالیٰ کا پیغام کیسے سمجھتے؟ اس لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا ہر زبان میں ترجمہ کیا جائے، خواہ وہ آسامی ہو، برمی ہو، چینی ہو یا کوئی اور زبان، تا کہ عام مسلمان اور غیر مسلم دونوں اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام سمجھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی مستشرقین نے اپنی علمی استعداد کے باوجود اکثر اپنے تراجم میں قرآن کے مفاہیم کو مسخ کر کے پیش کیا ہے، لہٰذا مسلم علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنِ مجید کا درست، مستند اور دیانت دارانہ ترجمہ پیش کریں۔ ڈاکٹر خان نے بتایا کہ انہوں نے اپنے ترجمۂ قرآن کی تکمیل میں گیارہ برس صرف کیے، خصوصاً کووڈ-19 کی وبا کے دوران تین برس مکمل طور پر صرف اسی کام کے لیے وقف کیے۔ انہوں نے اس اعزاز کو اپنے لیے اور تمام اہلِ علم کے لیے مزید علمی خدمات انجام دینے کا ایک محرک قرار دیا۔

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کے چیئر مین مفتی عطاء الرحمٰن نے اپنے خطاب میں شاہ ولی اللہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کرنے کے تصور اور اس کے قیام سے اب تک کے سفر پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے سابقہ وصول کنندگان کا بھی ذکر کیا۔ پہلا ایوارڈ 2007ء میں ناگپور کے مولانا عبد الکریم پاریکھ کو دیا گیا؛ دوسرا اور تیسرا ایوارڈ 2010ء میں مولانا اخلاق حسین قاسمی اور مولانا فقیہ الدین کو؛ چوتھا ایوارڈ 2013ء میں مولانا محمد سالم قاسمی کو؛ جبکہ پانچواں ایوارڈ 2014ء میں مولانا قمر الزمان الہ آبادی کو عطا کیا گیا۔ اس تقریب میں سابق رکنِ پارلیمنٹ محمد ادیب، جامعہ ہمدرد کے سابق وائس چانسلر جناب سراج حسین، پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اقبال احمد انصاری، پروفیسر خالد محمود، خواجہ محمد شاہد اور دیگر ممتاز شخصیات نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے چیئر مین پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی نے کی۔ انہوں نے مفتی عطاء الرحمٰن کی مثالی علمی خدمات کو سراہا اور ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کو اس باوقار اعزاز پر دلی مبارک باد پیش کی۔

غزل

باخبر ہونے کی اچھی ہے خبر
آ پ کیا سمجھے و دیشی ہے خبر
مفت پہنچے تو فقیری ہے خبر
بیچ دیں گر تو امیری ہے خبر
دے رہے ہیں ہم جو لینا ہے تو، لو
ورنہ اڑ جائے گی مکھی ہے خبر
ٹھاٹ والوں کا یہ مرکز جلد ہی
ٹوٹ جائے گا، یہ پکی ہے خبر
باندھ لو ناڑے سے ، ٹوبو پیچھے سے
پائجامہ اور دھوتی ہے خبر
انتظار اس کو ہے بھائی آپ کا
ایک برہمن سی وہ جلتی ہے خبر
ایس آئی آر کا دیکھو دھمال
دھیان سے ہر اک کے لیئے ہے خبر
جب بھی کمزوروں نے دنیا فتح کی
رب کی قدرت ہے قدیری ہے خبر
اُن کو ہے مطلوب عورت اچھی سی
پاس لیکن ایک لڑکی ہے خبر
اک خبر انسان کے لٹنے کی ہے
ہے تو لیکن بے ضمیر ی ہے خبر
جب ادانی دادا پہنچائیں خبر
تم سمجھ لینا نبیری ہے خبر

میر بیدری

عزم وشجاعت اور سماجی انصاف کے دو درخشندہ ستارے

عبد القیوم انصاری اور ویر عبد الحمید انصاری

ہندوستانی تاریخ میں بعض تاریخیں محض کیلنڈر کے صفحات کا حصہ نہیں ہوتیں، بلکہ وہ جدوجہد، قربانی، قیادت اور سماجی شعور کا استعارہ بن جاتی ہیں۔ یکم جولائی بھی تاریخ کی ایک ایسی ہی پروقار تاریخ ہے، کیونکہ اسی دن ملک کے دو ایسے عظیم سپوتوں کی ولادت ہوئی جنہوں نے اپنے کردار، افکار اور لاثانی قربانیوں سے قوم کی تاریخ پر انمٹ نقوش چھوڑے۔ یہ عباقر شخصیات ہیں بی مجاہدِ آزادی پدم شری عبد القیوم انصاری اور فاتحِ پیٹن ٹینک، شہیدِ اعظم ویر عبد الحمید (پرم ویر چکر)۔ ان دونوں عظیم ہستیوں میں ایک اور بڑی قدرِ مشترک یہ تھی کہ دونوں کا تعلق محنت کش اور غیور انصاری (بنکر) برادری سے تھا۔ ایک نے ملک کے اندر رہ کر سماجی انصاف، قومی یکجہتی اور پسماندہ ومظلوم طبقات کے حقوق کے لیے فکری وسیاسی جنگ لڑی، تو دوسرے نے سرحد پر وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ دونوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا کی عظمت اونچے خاندان، عہدے یا دولت سے نہیں، بلکہ قوم اور ملک کی مخلصانہ وملوک خدمت اور سروکار سے حاصل ہوتی ہے۔ عبد القیوم انصاری: دو قومی نظریے کے دھور مخالف اور پسماندہ شعور کے معمار: یکم جولائی 1905ء کو بہار کے تاریخی شہر ڈیہری آن سون (روہتاس) میں پیدا ہونے والے عبد القیوم انصاری تحریکِ آزادی، سماجی انصاف اور قومی یکجہتی کے افق پر ایک روشن ستارے کی طرح ابھرے۔ جب مسلم لیگ مذہب کے نام پر ملک کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کی ضدی سیاست پر اڑی ہوئی تھی، اس نازک دور میں عبد القیوم انصاری نے آل انڈیا مومن کانفرنس کے بینر تلے اس علیحدگی پسند سیاست کا رخ موڑ دیا۔ انہوں نے کھلے طور پر محمد علی جناح کی ٹو۔ نیشن تھیوری (دو قومی نظریے) کو مسترد کرتے ہوئے وہ تاریخی جملہ کہا تھا: یہ ملک ہمارا ہے، ہم یہیں پیدا ہوئے ہیں، یہیں جئیں گے اور اسی مٹی میں دفن ہوں گے۔ ملک کی تقسیم کسی مسئلے کا حل نہیں، بلکہ خودکشی ہے۔ انہوں نے بنکروں، دستکاروں اور پسماندہ مسلمانوں کو منظم کر کے جنگِ آزادی کے مرکزی دھارے سے جوڑا وہ دور اندیش رہنما تھے جنہوں نے بہت پہلے یہ محسوس کر لیا تھا کہ آزادی کی لڑائی کے ساتھ ساتھ معاشرے کے سب سے نچلے پائیدان پر کھڑے مظلوم طبقات کی تعلیمی، معاشی اور سیاسی بیداری بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ آج ملک میں جو پسماندہ سیاست اور پسماندہ شعور نظر آتا ہے، اس کا فکری خاکہ سب سے پہلے عبد القیوم انصاری صاحب نے ہی تیار کیا تھا، جس کے اعتراف میں حکومتِ ہند نے انہیں پدم شری کے اعلیٰ شہری اعزاز سے نوازا۔ ویر عبد الحمید: جس نے امریکی پیٹن ٹینکوں کا غرور مٹی میں ملا دیا: یکم جولائی 1933ء کو اتر پردیش کے ضلع غازی پور کے گاؤں دھاموپور میں پیدا ہونے والے کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار ویر عبد الحمید ہندوستانی فوج کے ان جری اور جاں باز سپاہیوں میں شامل ہیں، جن کا نام شجاعت اور حب الوطنی کی اعلیٰ ترین مثال بن چکا ہے۔ پاک وہند 1965ء کی جنگ کے دوران پنجاب کے کھیم کرن سیکٹر میں پاکستان نے امریکہ سے حاصل کردہ اپنے مبینہ طور پر ناقابلِ تسخیر پیٹن ٹینکوں کے بل بوتے پر ہندوستانی سرحدوں پر یلغار کی تھی۔ ویر عبد الحمید کے پاس کوئی بڑا ٹینک نہیں تھا، وہ ایک عام سی جیپ پر سوار تھے جس پر ریکوائل لیس (RCL) گن لگی ہوئی تھی۔ عسکری ماہرین آج بھی حیران ہوتے ہیں کہ کیسے اس جاں باز نے غضب کے عسکری تدبر اور ادمیہ بے پناہ حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ایک کر کے دشمن کے 7 پیٹن ٹینکوں کو دھواں دھواں کر کے رکھ دیا اور 10 ستمبر 1965ء کو جامِ شہادت نوش فرما کر ملک پر نچھاور ہو گئے۔ ان کی اس شجاعت نے جنگ کا رخ بدل دیا، جس کے لیے انہیں ملک کے اعلیٰ ترین عسکری اعزاز پرم ویر چکر سے سرفراز کیا گیا۔ موجودہ تلخ حقائق: سب سے بڑی آبادی ہونے کے باوجود بنکر سماج کی بدحالی۔ ان دونوں عظیم شخصیات کی زندگی ہمیں خودداری اور وطن سے وفاداری کا مشترکہ پیغام دیتی ہے، لیکن ان کی یاد مناتے ہوئے ایک بڑا اور دردناک سوال آج بھی ہمارے سامنے سینا تانے کھڑا ہے کہ بی آخر سب سے بڑی آبادی ہونے کے باوجود انصاری (بنکر) سماج آج حاشیے پر کیوں ہے؟ تحقیقی اور شماریاتی (Statistical) لحاظ سے دیکھا جائے تو بہار سمیت ملک بھر میں مسلم آبادی کا سب سے بڑا حصہ انصاری برادری پر مشتمل ہے۔ اس سماج نے تحریکِ آزادی میں جانیں دیں اور سرحد پر خون بہایا۔ حکومتوں نے ان دونوں عظیم رہنماؤں کے نام پر اور بنکروں کی فلاح و بہبود کے لیے کئی اسکیمیں، کارپوریشنز اور ہتھ کرگھا (Handloom) ادارے تو شروع کیے، لیکن زمین پر اس کا کوئی فائدہ نہیں ملا۔ آج کا بنکر معاشی بحران، بے روزگاری، تعلیمی پسماندگی اور سرمایہ کی کمی سے جوجھ کر دوسرے صوبوں میں مزدوری کے لیے ہجرت کرنے پر مجبور ہے۔ بہار حکومت کے ادارے بنے بند پیٹی: فنڈز کی لوٹ کھسوٹ اور سرکاری بے رخی۔ یہ نہایت ہی افسوس اور تشویش کا مقام ہے کہ بہار حکومت نے بنکروں اور انصاری برادری کے نام پر بنے سرکاری اداروں، ٹیکسٹائل ہاؤسز اور اسکیموں کو ایک بند پیٹی (سرد خانے) میں ڈال دیا ہے۔ جو لومز بنکروں کی قسمت بدل سکتے تھے، وہ آج سرکاری بے حسی اور تالا بندی کا شکار ہیں۔ سرد خانے میں پڑے ادارے اور ہمارے مطالبات: مثلاً، بہار سٹیٹ ہینڈ لوم ویورز کوآپریٹو یونین لمیٹڈ (BISHCOTEX) اور سال 2014ء میں تشکیل دیے گئے بنکر اور دستکار کمیشن کی کمیٹی کو بہار حکومت نے پوری طرح غیر فعال (Deactivate) کر دیا ہے۔ ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ ان تمام کو فی الفور بحال کیا جائے اور ریاست کی بند پڑی تمام بنکر کوآپریٹو سوسائٹیوں کو دوبارہ شروع کر کے بنکروں کو روزگار دیا جائے۔ آج کڑوی سچائی یہ ہے کہ ان اداروں اور فلاحی اسکیموں کے نام پر سالانہ کروڑوں روپے کے سرکاری بجٹ پاس تو ہوتے ہیں، لیکن وہ فنڈز زمین پر زبردست ضرورت مندوں تک پہنچنے کے بجائے مبینہ طور پر بدعنوانی اور افسر شاہی کی نذر ہو رہے ہیں۔ انصاری اور بنکر سماج کے نام پر صرف سیاست چمکائی جا رہی ہے، جبکہ اصل جولاہا اور دستکار کسمپرسی کی زندگی گزار رہا ہے۔ بہار حکومت کے دعوے صرف کاغذوں تک محدود ہیں اور پسماندہ بنکر سماج کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ یہ سوال اٹھانا بالکل لازمی ہے کہ اگر بہار میں ہماری آبادی لاکھوں-کروڑوں میں ہے، تو پھر ہماری تعلیمی، معاشی اور سیاسی حالت مطلوبہ سطح تک کیوں نہیں پہنچ سکی؟ حکومت اور متعلقہ محکموں کو اس کا سنجیدگی سے جواب دینا ہوگا۔ نیا عزم: صرف یومِ پیدائش نہیں، ادھورے مشن کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر سال 1 جولائی کو ان دونوں عظیم ہیروز کی یومِ پیدائش پر رسمی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے اور گلپاشی (مالا ارپن) ہوتی ہے، لیکن ان کی حقیقی وراثت کا احترام اسی وقت ہوگا جب اس معاشرے کے بچوں کو معیاری تعلیم، نوجوانوں کو روزگار، بنکروں کو بازار و سرمایہ، اور محنت کش طبقوں کو آبادی کے تناسب سے باوقار سیاسی واقتصادی نمائندگی حاصل ہوگی۔ عبد القیوم انصاری نے جس سماجی انصاف کا خواب دیکھا تھا، اسے صرف تقریریں جھاڑنے سے نہیں بلکہ ٹھوس اور مخلصانہ پالیسیوں سے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔ یکم جولائی کو پٹنہ کی سرزمین پر منعقد ہونے والے اس عظیم الشان اور باوقار سیمینار کے ذریعے جب ہم ان دونوں ہیروز کو یاد کر رہے ہیں، تو ہمیں یہ عہد کرنا ہوگا کہ یہ پروگرام محض رسم ادائیگی نہیں ہے، بلکہ یہ بنکر اور انصاری سماج کے حقوق کو واپس پانے کا ایک سنہرا موقع ہے۔ عبد القیوم انصاری صاحب نے ملک کے اندر رہ کر جمہوریت کی لڑائی لڑی اور ویر عبد الحمید صاحب نے سرحد پر اپنا خون بہایا۔ آج انصاری برادری کو اپنی اسی وراثت کو پہچانتے ہوئے وقت کی حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے بند پڑے اداروں کو کھلوانے، اسکیموں میں ہو رہی لوٹ کھسوٹ کو بند کرانے اور اپنے حقوق کے لیے متحد ہونا پڑے گا۔ جب تک بنکروں کے کھڈی اور کرگھے دوبارہ پوری طاقت سے نہیں چلیں گے، تب تک یہ وراثت ادھوری رہے گی۔ شہدائے وطن اور معمارانِ قوم کو خراجِ عقیدت! جئے ہند، جئے بھارت!۔

مغربی بنگال: او بی سی ریزرویشن ۱۷ر سے کم ہو کر ۷ر فیصد

مغربی بنگال اسمبلی نے او بی سی ریزرویشن قوانین میں اہم ترامیم منظور کرتے ہوئے ۷۷ر مسلم برادریوں کو فہرست سے خارج کر دیا

مغربی بنگال اسمبلی نے او بی سی ریزرویشن قوانین میں اہم ترامیم منظور کرتے ہوئے ۷۷ر مسلم برادریوں کو فہرست سے خارج کر دیا اور ریزرویشن کا کوٹہ ۱۷ر فیصد سے کم کر کے ۷ر فیصد کر دیا۔ حکومت نے اس اقدام کو عدالتی فیصلے پر عمل درآمد قرار دیا، جبکہ اپوزیشن اور اقلیتی نمائندوں نے اسے مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی اور حقوق کی پامالی سے تعبیر کیا۔ مغربی بنگال کی اسمبلی نے پیر کو ریاست کے او بی سی (دیگر پسماندہ طبقات) ریزرویشن قوانین میں ترمیم سے متعلق دو بل منظور کر لئے۔ ان ترامیم کے تحت کلکتہ ہائی کورٹ کے مئی ۲۰۲۴ء کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے ۷۷ر مسلم برادریوں کو او بی سی فہرست سے خارج کر دیا گیا، جبکہ او بی سی ریزرویشن کا کوٹہ ۱۷ر فیصد سے کم کر کے ۷ر فیصد کر دیا گیا۔ اسمبلی نے مغربی بنگال کمیشن برائے پسماندہ طبقات سے متعلق قانون میں بھی ترمیم منظور کی۔ یہ بل پسماندہ طبقات کی ترقی کے وزیر گوری شنکر گھوش نے پیش کئے۔ ۲۹۴ر رکنی اسمبلی میں ۱۸۶ر اراکین نے ان کے حق میں اور ۱۷ر نے مخالفت میں ووٹ دیا، جبکہ ۶ر ارکان نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس دوران ترنمول کانگریس کے باغی ارکان کے ایک گروپ، جس کی قیادت رتبرتا بنرجی کر رہے تھے، نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے گوری شنکر گھوش نے کہا کہ یہ ترامیم ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق، وہ تمام برادریاں جو سابق حکومت نے بغیر کسی سروے کے صرف مسلمانوں کو غیر ضروری فائدہ پہنچانے کیلئے او بی سی فہرست میں شامل کی تھیں، انہیں خارج کر دیا گیا ہے، جبکہ سروے کے بعد شامل کی گئی ۶۶ر برادریاں برقرار رکھی گئی ہیں۔ اس سے قبل او بی سی فہرست میں ۱۱۳ر ذیلی گروہ شامل تھے، جن میں ۷۷ر مسلم اور ۳۶ر غیر مسلم برادریاں تھیں۔ مئی ۲۰۲۴ء میں کلکتہ ہائی کورٹ نے اس فہرست کو کالعدم قرار دیا تھا، جس کے نتیجے میں او بی سی ریزرویشن ۱۷ر فیصد سے کم ہو کر ۷ر فیصد رہ گیا۔ اس وقت کی ترنمول کانگریس حکومت نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ ترمیم شدہ قانون کے تحت نئی او بی سی فہرست میں کئی مسلم برادریاں بدستور شامل رہیں گی، جن میں جولاہ، فقیر، پہاڑیہ مسلم، حجام اور چودولی شامل ہیں۔ گوری شنکر گھوش نے مزید کہا کہ مغربی بنگال کمیشن برائے پسماندہ طبقات ان برادریوں کا سروے کرے گا جو او بی سی درجہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتی ہیں تاکہ ان کی اہلیت کا تعین کیا جا سکے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سابق حکومت نے کمیشن کو نظرانداز کرتے ہوئے فیصلے کئے تھے، جبکہ نئی ترامیم جعلی او بی سی سرٹیفکیٹس کے اجرا کو روکنے میں بھی مددگار ثابت ہوں گی، جو ان کے بقول سابق حکومت کے دور میں عام تھے۔ ریاستی وزیر گوری شنکر گھوش نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے ۱۹۹۳ء کی اصل او بی سی فہرست بحال کر دی ہے، اور الزام عائد کیا کہ سابق ترنمول کانگریس حکومت نے اسے بغیر کسی مناسب تحقیق کے ختم کر دیا تھا۔ ریاستی وزیر نسیت پرمانک نے بھی ان بلوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ سابق حکومت کی 'خوشامدی سیاست' کے باعث کئی مسلم برادریوں کو او بی سی درجہ دے کر ہندوؤں کے حقوق متاثر کئے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نئے او بی سی قانون کے ذریعے صرف وہی افراد ریزرویشن کے حقدار ہوں گے جو واقعی اس کے مستحق ہیں۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ ریاست میں غنڈہ گردی، بھتہ خوری اور مظالم سے نمٹنے کیلئے اینٹی غنڈہ قانون ضروری ہے۔ دوسری جانب اپوزیشن جماعتوں اور اقلیتی نمائندوں نے اس اقدام پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس سے غیر متناسب طور پر مسلم برادریاں متاثر ہوئی ہیں۔

آپریشن سندور نے ایک نیا معمول قائم کیا: آرمی چیف

آپریشن سندھور نے واضح کر دیا ہے کہ مسلح تنازعات مختصر اور تزویراتی طور پر ہو سکتے ہیں

نئی دہلی: آپریشن سندھور نے واضح کر دیا ہے کہ مسلح تنازعات مختصر اور تزویراتی طور پر ہو سکتے ہیں، اس نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے ردعمل کے لیے ایک نیا معمول قائم کیا۔ ہندوستانی آرمی چیف جنرل اوپیندر دویدی نے اپنی ریٹائرمنٹ کے موقع پر آج ایک خصوصی انٹرویو میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے ہفتوں بعد آپریشن سندھور ہندوستان کا مسلح ردعمل تھا۔ ہفتوں کے اندر، 7 اور 10 مئی کے درمیان، ہندوستان نے پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں لشکر طیبہ اور جیش محمد کے ذریعے چلائے جانے والے دہشت گرد لانچ پیڈز پر درست حملے کیے تھے۔ حملوں نے سویلین اور فوجی مراکز کو نظرانداز کرتے ہوئے بہاولپور سمیت دہشت گردی کے نو مراکز کو تباہ کر دیا۔ جنرل دویدی نے کہا کہ ایک ایسی دنیا میں جہاں جاری تنازعات طویل ہوتے جا رہے ہیں، آپریشن سندور نے یہ ظاہر کیا کہ "جھگڑے مختصر، شدید، ٹیکنالوجی سے چلنے والے اور معلومات کی مسلسل جانچ پڑتال کے تحت لڑے جانے کا بھی بہت زیادہ امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹریٹجک نتیجہ یہ تھا کہ ہندوستان نے "دہشت گردی کے خلاف اپنے ردعمل میں ایک نیا معمول قائم کیا۔ انہوں نے کہا کہ غیر مبہم پیغام یہ تھا کہ "دہشت گردی کی کوئی بھی کارروائی فیصلہ کن ردعمل کو دعوت دے گی، اور دہشت گردوں اور ان کی سرپرستی کرنے والوں یا ان کو فعال کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ آپریشن نے یہ ظاہر کیا کہ قومی ارادہ، قابل اعتماد انٹیلی جنس، درست ہدف بندی، مشترکہ منصوبہ بندی اور کیلیبریٹڈ اسکیلیشن کنٹرول بے قابو تنازعات کی دہلیز کو عبور کیے بغیر فیصلہ کن اثرات فراہم کرنے کے لیے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اس نے یہ بھی ظاہر کیا کہ جوہری بیان بازی کو دہشت گردی کے لیے ڈھال کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ایک اور اہم سبق، جنرل دویدی نے کہا، یہ تھا کہ درست حملوں کو قابل اعتماد انٹیلی جنس، لچکدار نیٹ ورک، مربوط کمانڈ سسٹم اور مضبوط سیاسی۔ فوجی وضاحت کی حمایت حاصل ہونی چاہیے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ یہ آپریشن ہندوستان کے سیلف سپورٹ سسٹم پر کس طرح جھلکتا ہے، جنرل دویدی نے کہا کہ مقامی نظام نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور یہ واضح کیا کہ ہندوستان کی صلاحیتیں اب پردیی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا، "وہ نگرانی، مواصلات، الیکٹرانک جنگ، درست مصروفیت، معلومات کے انتظام اور آپریشنل فیصلہ سازی میں مرکزی حیثیت اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ بھی متنبہ کیا کہ جدید جنگ کے تیزی سے بدلتے ہوئے، طویل فاصلے تک فائر، جدید جنگی ساز و سامان، ڈرونز، الیکٹرانک وارفیئر، کمیونیکیشنز اور AI سے چلنے والے فیصلے کے نظام جیسے شعبوں میں خلا پیدا ہو سکتا ہے، فوج کو کوشش کرنی چاہیے اور وکر سے آگے رہنا چاہیے۔

وزارت سیاحت نے ہندوستانی سیاحت کے ڈیجیٹل فروغ

کو مضبوط بنانے کے لیے گوگل انڈیا کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کیے

نئی دہلی: وزارت سیاحت نے ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت، ڈیٹا سے چلنے والی بصیرت اور صلاحیت کی تعمیر کے ذریعے ہندوستان کے سیاحتی مقامات کے ڈیجیٹل فروغ کو مضبوط بنانے کے لیے آج گوگل انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ نئی دہلی میں سیاحت اور ثقافت کے مرکزی وزیر جناب گجیندر سنگھ شیخاوت کی موجودگی میں مفاہمت نامے کا تبادلہ ہوا۔ یہ مفاہمت نامہ وزارت سیاحت اور گوگل انڈیا کے درمیان ڈیجیٹل ٹورازم کو فروغ دینے، علم کا اشتراک، صلاحیت کی تعمیر اور زائرین کی مصروفیت کو بڑھانے کے لیے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے استعمال سمیت کلیدی شعبوں میں تعاون کے لیے ایک فریم ورک قائم کرتا ہے۔ شراکت داری اپنے ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام میں گوگل کی مہارت کا فائدہ اٹھائے گی تاکہ ہندوستان کے سیاحتی مقامات، تجربات اور ثقافتی ورثے کو ملکی اور بین الاقوامی مسافروں کے درمیان مضبوط کیا جا سکے۔ تعاون غیر تجارتی، غیر پابند اور غیر خصوصی ہے، جس میں کسی بھی فریق کے لیے کوئی مالی مضمرات نہیں ہیں۔ اس تقریب میں سیاحت کی وزارت کے سکریٹری جناب بھونیش کمار، شری سمن بلہ، ایڈیشنل سکریٹری اور ڈائریکٹر جنرل (سیاحت)؛ وزارت کے سینئر حکام؛ اور محترمہ پریتی لوبانا، کنٹری منیجر اور نائب صدر، گوگل انڈیا، گوگل انڈیا کے نمائندوں کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے، جناب گجیندر سنگھ شیخاوت نے کہا، ڈیجیٹل ٹکنالوجی میں حیرت انگیز تجربات پیدا کرنے کی صلاحیت ہے جو دنیا بھر کے سامعین کے سامنے ہندوستان کے ثقافتی مقامات کی شان و شوکت کو ظاہر کر سکتی ہے۔ جدید ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے، ہم مسافروں کے ہندوستان کے قدرتی تجربے اور ثقافتی تجربے کو دریافت کرنے کے طریقے کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ یہ تعاون ناقابل یقین انڈیا پہل کے تحت سیاحت کے فروغ کے لیے اختراعی، ٹیکنالوجی پر مبنی نقطہ نظر کو اپنانے کے لیے وزارت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ شراکت داری سے ہندوستان کی عالمی سیاحت کی موجودگی کو مضبوط بنانے، ڈیجیٹل آؤٹ ریچ کو بہتر بنانے اور ملک کو ایک جدید، قابل رسائی اور عالمی سطح پر مسابقتی سیاحتی مقام کے طور پر پوزیشن میں لانے میں مدد ملے گی۔

یو پی آئی کے استعمال میں اضافے کے ساتھ ہی ہندوستان نے ۱۰۷ کروڑ انٹرنیٹ کنکشن کو عبور کیا

ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت نے اس پیمانے پر ترقی کی ہے جسے نظر انداز کرنا اب مشکل ہے

نئی دہلی: ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت نے اس پیمانے پر ترقی کی ہے جسے نظر انداز کرنا اب مشکل ہے۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے سکریٹری ایس کرشنن نے کہا کہ انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی نے 107 کروڑ کنکشن کو عبور کر لیا ہے، جبکہ یو پی آئی ہر روز تقریباً 75 کروڑ لین دین پر کارروائی کر رہا ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ہندوستان میں ڈیجیٹل سسٹمز روزمرہ کی زندگی میں کتنی گہرائی سے داخل ہوئے ہیں۔ یو پی آئی کے ذریعے چائے بیچنے والے کو ادائیگی کرنے سے لے کر ڈیجی لاکر پر آدھار، مارک شیٹس یا ڈرائیونگ لائسنس کی کاپیاں ذخیرہ کرنے تک، ڈیجیٹل پبلک پلیٹ فارم اب صرف دفاتر اور بینکوں کے ذریعہ استعمال نہیں ہوتے ہیں۔ وہ اب عام گھریلو روٹین کا حصہ ہیں۔ یو پی آئی ہندوستان کی ڈیجیٹل کہانی میں سب سے بڑی سرخی بنی ہوئی ہے۔ ادائیگی کا نظام اب روزانہ تقریباً 75 کروڑ لین دین کو سنبھال رہا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے یو پی آئی کو "دنیا کا سب سے بڑا ریئل ٹائم ادائیگی کا نظام" قرار دیا ہے۔ یہ ہندوستان کے ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے کو عالمی سطح پر سب سے زیادہ دیکھے جانے والے ڈیجیٹل سسٹمز میں رکھتا ہے۔ حکومت کے مطابق، نو ممالک میں یو پی آئی سے منسلک نظام پہلے ہی اپنایا جا چکا ہے۔ آنے والے سالوں میں مزید ممالک کی شمولیت متوقع ہے۔ حکومت کے اشتراک کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، ڈیجی لاکر کے صارفین کی تعداد 70 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ براڈ بینڈ کے صارفین اب 100 کروڑ کے قریب ہیں۔ براہ راست فائدہ کی منتقلی کا نظام بھی تیزی سے پھیل گیا ہے۔ حکومت فی الحال 323 ڈی بی ٹی اسکیمیں چلاتی ہے اور 5.51 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ براہ راست مستفیدین کو منتقل کر چکی ہے۔ کرشنن نے کہا کہ ہندوستان کا الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سیکٹر 2014 کے بعد سے مضبوطی سے تبدیل ہوا ہے، جب ملک نے اپنے زیادہ تر اسمارٹ فونز درآمد کیے تھے۔ آج، اسمارٹ فونز ہندوستان کے سرکردہ برآمدی زمروں میں شامل ہیں۔ حکومت کے سیمی کنڈکٹر منصوبے بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ اب تک بارہ سیمی کنڈکٹر پروجیکٹوں کی منظوری دی گئی ہے۔ سی جی سیمی سہولت کا افتتاح اس ہفتے متوقع ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ ہندوستان مصنوعی ذہانت میں عالمی چالوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ امریکہ جیسے ممالک سائبر سیکورٹی اور دیگر حساس شعبوں پر اثرات کی وجہ سے جدید AI ٹیکنالوجیز کے لیے حفاظتی اقدامات لا رہے ہیں۔ ہندوستان مقامی AI ماڈلز اور مقامی صلاحیتوں کی حمایت کر رہا ہے۔ اپنی آبادی، ٹیلنٹ پول اور پھیلتے ہوئے ڈیجیٹل نظام کے ساتھ، ہندوستان اہم ٹیکنالوجیز پر مزید کنٹرول چاہتا ہے۔

بھارت کی دفاعی برآمدات 1,000 کروڑ روپے سے بڑھ کر 39,000 کروڑ روپے ہو چکی ہے: راجناتھ سنگھ

وڈودرا: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کے روز کہا کہ ہندوستان کی دفاعی برآمدات 2014 میں تقریباً 1,000 کروڑ روپے سے بڑھ کر تقریباً 39,000 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں، اس اضافے کی وجہ گھریلو مینوفیکچرنگ کو بڑھانے اور نجی شعبے کی شراکت کی حوصلہ افزائی کے لیے کی گئی اصلاحات کو قرار دیا گیا ہے۔ وڈودرا میں وائبرنٹ گجرات ریجنل کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سنگھ نے کہا کہ ملک کی دفاعی صنعت میں پچھلی دہائی میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں۔ انہوں نے کہا، ایک وقت تھا جب ہندوستان اپنی دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دوسرے ممالک پر بہت زیادہ انحصار کرتا تھا، اپنی ضرورت کا زیادہ تر درآمد کرتا تھا۔ لیکن آج، ہندوستان دفاعی مینوفیکچرنگ اور برآمدات کے شعبوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔" وزیر نے کہا کہ اسی عرصے کے دوران ملکی دفاعی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر میں اعداد و شمار کے لحاظ سے بات کروں تو 2014 میں ہماری ملکی دفاعی پیداوار تقریباً 46,000 کروڑ روپے تھی۔ آج آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہماری دفاعی پیداوار بڑھ کر 1.78 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ترقی کو مقامی پلیٹ فارمز، پرائیویٹ سیکٹر کی شرکت میں اضافہ، اور اسٹارٹ اپس کے ابھرنے سے مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی پلیٹ فارمز کی کامیابی، نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی شرکت اور اسٹارٹ اپس کی طرف سے لائی گئی نئی توانائی نے مل کر ہندوستان میں ایک مضبوط دفاعی ماحولیاتی نظام بنایا ہے۔

بھارتی ایلچی اور نیوزی لینڈ کے رکن پارلیمنٹ نے دوطرفہ تعلقات، تارکین وطن سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا

ویلنگٹن: نیوزی لینڈ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر، موانپوئی سیاوی نے منگل کو نیوزی لینڈ کے رکن پارلیمنٹ پرمجیت پرمار کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جس میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے، کمیونٹی کی بہبود اور نیوزی لینڈ میں ہندوستانی تارکین وطن سے متعلق مسائل پر بات چیت کی گئی۔ ہائی کمشنر موانپوئی سیاوی نے آنر ایم پی ڈاکٹر پرمجیت پرمار سے ملاقات کی تاکہ ہندوستان۔ نیوزی لینڈ تعلقات کو مضبوط بنانے، کمیونٹی کی بہبود اور نیوزی لینڈ میں مقیم ہندوستانیوں سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ 17 جون کو ساباوی نے نیوزی لینڈ کے وزیر خارجہ ونسٹن پیٹرز سے ملاقات کی اور انہیں یوگا کے عالمی دن کی ایک ٹی شرٹ پیش کی۔ ہائی کمشنر موانپوئی سیاوی نے نیوزی لینڈ کے وزیر خارجہ آرٹی آنر ونسٹن پیٹرز سے ملاقات کی جنہوں نے ہائی کمشنر کے طور پر ان کی مدت ملازمت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ملاقات کے دوران پیٹرز نے 2020، 2024 اور 2025 میں اپنے ہندوستان کے دوروں کو یاد کیا۔ "آج وزیر نے نیوزی لینڈ میں نئے ہندوستانی ہائی کمشنر موانپوئی سیاوی کا خیر مقدم کیا۔ وزیر نے 2020، 2024 اور 2025 میں ہندوستان کے اپنے سرکاری دوروں پر غور کیا اور محترمہ موانپوئی سیاوی کو ہائی کمشنر کے طور پر آگے کی مدت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

محفوظ اور منظم نقل مقامی بین الاقوامی تعاون کا کلیدی ستون ہے

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے محفوظ، منظم اور قانونی نقل مکانی کے لیے ہندوستان کے عزم پر زور دیا ہے اور یہ نوٹ کیا ہے کہ سرحدوں کے پار ہنرمندوں کی نقل و حرکت جدید عالمی معیشت کے ایک اہم محرک کے طور پر ابھری ہے، جو تجارت اور سرمایہ کاری جیسے روایتی ستونوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ منگل کو قومی دارالحکومت میں ہیومن ریسورس موبلٹی فورم سے خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان نے 26 ممالک کے ساتھ 28 مائیگریشن اینڈ موبلٹی پارٹنرشپ ایگریمنٹس (ایم ایم پی اے) پر دستخط کیے ہیں، جن میں جرمنی، اٹلی اور جاپان جیسے ممالک کے ساتھ حالیہ معاہدے بھی شامل ہیں۔ وزیر نے نوٹ کیا کہ غیر منظم نقل و حرکت اکثر مجرمانہ نیٹ ورکس، انسانی اسمگلنگ اور خراب کاروبار کو ہوا دیتی ہے جو کمزور شہریوں کو خطرے میں ڈالتی ہے۔ "غیر قانونی نقل مکانی، استحصالی طریقوں، دھوکہ دہی پر مبنی ثالثوں، اور انسانی اسمگلنگ کا مقابلہ کرنے کے لیے اقوام کی اجتماعی ذمہ داری بھی اتنی ہی اہم ہے۔ یہ چیلنجز قانونی نقل و حرکت کے ماحولیاتی نظام کی ساکھ سے سمجھوتہ کرتے ہیں اور کمزور افراد کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ وزیر خارجہ نے ہندوستان کو عالمی ترقی میں ایک ناگزیر شراکت دار کے طور پر جگہ دی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ نقل و حرکت اب "بین الاقوامی تعاون کا مرکزی ستون" ہے۔ جے شنکر نے کہا، موبلیٹی کے لیے ہندوستان کا نقطہ نظر بیرون ملک روزگار کے مواقع کی سہولت فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے۔ ہم نقل و حرکت کو بین الاقوامی تعاون کے ایک اہم ستون کے طور پر دیکھتے ہیں۔ یہ شراکت داری باہمی فائدے، مشترکہ ذمہ داری اور طویل مدتی پائیداری پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب موثر طریقے سے انتظام کیا جاتا ہے، تو یہ شراکتیں منبع اور منزل کے ممالک، آجروں، کارکنوں اور کمیونٹیز کے لیے قدر پیدا کرتی ہیں۔

امریکہ ہندوستان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہے

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان عبوری دوطرفہ تجارتی معاہدہ اپنے آخری مرحلے میں ہے

واشنگٹن؍نئی دہلی: امریکہ میں ہندوستان کے سفیر سرجیو گور نے کہا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان عبوری دوطرفہ تجارتی معاہدہ اپنے آخری مرحلے میں ہے اور دونوں ممالک جلد ایک اہم معاہدے کو حتمی شکل دینے کے قریب ہیں۔ واشنگٹن میں منعقدہ IX یو ایس۔ انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم لیڈرشپ سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے سرجیو گور نے کہا کہ امریکہ، ہندوستان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر" کام کرنا چاہتا ہے اور نئی دہلی کے بڑھتے ہوئے عالمی کردار کو تسلیم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، ہم ایک اور بڑے معاہدے کو حتمی شکل دینے کے بہت قریب ہیں۔ امریکہ ہندوستان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہے۔ ہندوستان اب عالمی سطح پر اپنی مضبوط موجودگی درج کرا چکا ہے اور ہم اس کے ساتھ شراکت داری کے خواہاں ہیں۔" سرجیو گور نے دونوں ممالک کو دنیا کی "قدیم ترین اور سب سے بڑی جمہوریتیں" قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے تعلقات مشترکہ جمہوری اقدار اور دیرینہ اعتماد پر قائم ہیں، جو مستقبل میں بھی مضبوط رہیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ چند ہفتے قبل نئی دہلی میں ایک بھارتی وزیر سے ملاقات کے دوران انہیں یہ بات سننے کو ملی کہ "خبروں میں کچھ بھی آئے، پچاس سال بعد بھی ہمارے دونوں ممالک دوست رہیں گے، کیونکہ ہم مشترکہ جمہوری اصولوں پر یقین رکھتے ہیں۔" امریکی سفیر نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، ٹیکنالوجی، ہوا بازی اور دیگر کئی شعبوں میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ ان کے مطابق آئندہ دو برس دونوں ممالک کے تعلقات کی آئندہ کئی دہائیوں کی سمت متعین کریں گے، اس لیے اس شراکت داری کو ایک طویل المدتی منصوبے کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گزشتہ ہفتے مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے نئی دہلی میں امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریئر کے ساتھ اعلیٰ سطحی مذاکرات کیے تھے۔ دونوں فریقوں نے جاری تجارتی مذاکرات کا جائزہ لیا اور دوطرفہ اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات پر تبادلۂ خیال کیا۔ وزارت تجارت کے مطابق دونوں ممالک نے دوطرفہ تجارت میں توسیع، اختراعات کے فروغ اور قابلِ اعتماد سپلائی چینز کی تعمیر کے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔

بھارت دہشت گردی کی حمایت کرنے پر پاکستان کو 'گرے لسٹ' میں ڈالنے کیلئے ایف اے ٹی ایف پر دباؤ ڈالے گا

نئی دہلی: ٹائمز آف انڈیا کے مطابق، بھارت اکتوبر میں ہونے والی اپنی آئندہ میٹنگ میں دہشت گردی کی مالی معاونت کے نگران ادارے ایف اے ٹی ایف پر پاکستان کو دوبارہ گرے لسٹ میں ڈالنے کے لیے دباؤ ڈالے گا۔ پاکستان نے اکتوبر 2022 میں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) کی گرے لسٹ سے باہر نکلا جب تنظیم کو اس بات پر قائل کیا گیا کہ اس نے منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت سے نمٹنے کے لیے قانون سازی میں تبدیلیوں اور آپریشنل اصلاحات پر مشتمل 34 نکاتی ایکشن پلان کو پورا کیا ہے۔ لیکن ہندوستان کا موقف ہے کہ پاکستان دہشت گردی کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے، خاص طور پر ہندوستان کے خلاف ہونے والی دہشت گردی۔ پچھلے سال، پاکستان کے حمایت یافتہ دہشت گردوں نے اپریل میں جموں و کشمیر کے پہلگام میں ایک حملہ کیا تھا، جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ یہ برسوں میں شہریوں پر ہونے والا سب سے مہلک حملہ تھا۔ ٹائمز آف انڈیا نے اطلاع دی کہ ہندوستان سے توقع ہے کہ وہ تازہ ثبوت پیش کرے گا، بشمول ویڈیوز، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ پاکستان دہشت گردی کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں شواہد کی نوعیت کی وضاحت نہیں کی گئی، تاہم اس میں آپریشن سندور کے بعد جمع ہونے والے مواد کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ کی طرف سے منظور شدہ دہشت گرد نے آپریشن سندور میں ہلاک ہونے والوں کی نماز جنازہ کی قیادت کی، اس تقریب میں فوج کے سینکڑوں اہلکاروں نے شرکت کی۔ یہ الگ بات ہے کہ پاکستانی جرنیلوں نے اکثر ایسے جنازوں میں شرکت کی ہے، جو دہشت گرد گروپوں اور فوج کے درمیان قریبی تعلقات کو اجاگر کرتے ہیں۔ یہ پیشرفت ایک بھارتی اہلکار وویک اگروال کو ایف اے ٹی ایف کا نائب صدر مقرر کیے جانے کے فوراً بعد سامنے آئی ہے۔ ایف اے ٹی ایف دو فہرستوں کو برقرار رکھتا ہے ایک گرے لسٹ اور ایک بلیک لسٹ۔ گرے لسٹ میں وہ ممالک شامل ہیں جن کی نگرانی میں اضافہ کیا گیا ہے، جب کہ بلیک لسٹ میں ایسے دائرہ اختیار شامل ہیں جو زیادہ خطرہ سمجھے جاتے ہیں اور کارروائی کے لیے کال کے تابع ہیں۔ تنظیم کی ویب سائٹ کے مطابق، گرے لسٹ میں شامل ممالک منی لانڈرنگ، دہشت گردوں کی مالی معاونت، اور پھیلاؤ کی مالی معاونت سے نمٹنے کے لیے اپنے فریم ورک میں اسٹریٹجک خامیوں کو دور کرنے کے لیے ایف اے ٹی ایف کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

متعدد ریاستوں میں بارش سے دشوارکن حالات، کئی اموات

جھارکھنڈ کے کئی علاقوں میں گزشتہ ۱۵؍دنوں میں ۳۰؍افراد بجلی کی زد میں آکر لقمہ اجل بن گئے، اروناچل اور آسام میں بھی تباہی، پل اور سڑکیں بہہ گئیں

ملک میں مانسون کی آمد کے ساتھ ہی متعدد ریاستوں میں بارش سے دشوار کن حالات بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جھارکھنڈ، اروناچل پردیش اور آسام میں بارش سے سیلابی کیفیت ہے جس کے نتیجے میں انفراسٹرکچر اور انسانی آبادیاں شدید متاثر ہوئی ہیں۔ جھارکھنڈ میں مانسون کے ساتھ آسمان سے گرتی آفت اموات کا سبب بنی ہے۔ ریاست میں ۱۲؍جون سے اب تک آسمانی بجلی گرنے سے ۳۰؍سے زیادہ افراد کی موت ہو چکی ہے اور ۳۵؍دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اتوار کے روز رانچی ضلع کے سوناہاٹو میں واچ ٹاور کا معائنہ کر رہے فاریسٹ گارڈ روشن سریو استو بجلی کی زد میں آکر لقمہ اجل بن گئے جبکہ دیگر فاریسٹ اہلکار زخمی ہو گئے۔ لوہردگا میں ۳؍سالہ بچی، رانچی کے بیڑو میں ایک کسان، سلی میں ایک نابالغ اور گڑھوا ضلع کے رنکا میں آم چننے گئے ۲؍بچوں کی بھی بجلی گرنے سے موت ہو گئی۔ اطلاعات کے مطابق ۲۴؍سے ۲۶؍جون کے درمیان ریاست کے کئی اضلاع میں بجلی نے تباہی مچائی۔ اس دوران چترا، پلاموں، جامتاڑا، کوڈرما، دیوگھر اور لوہردگا سمیت مختلف اضلاع میں ۱۲؍لوگوں کی موت ہوئی اور تقریباً ۱۸؍زخمی ہوئے۔ لوہردگا میں ۲؍الگ الگ واقعات میں ۲؍خواتین کی موت اور ۸؍افراد شدید زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ ۲۱؍سے ۲۳؍جون کے درمیان مغربی سنگھ بھوم کے ٹوکلو میں فٹ بال میچ کے دوران میدان پر بجلی گرنے سے ۲؍کھلاڑیوں کی موت ہو گئی تھی۔ کھونٹی ضلع کے کرّا میں کرکٹ کھیل رہے نوجوانوں پر بجلی گرنے سے ایک کھلاڑی کی موت ہو گئی اور ۱۱؍دیگر زخمی ہو گئے۔ اس سے قبل ۱۷؍اور ۱۹؍جون کے درمیان ہزاری باغ، رام گڑھ، پلاموں، لوہردگا، گوڈا اور مغربی سنگھ بھوم میں ۸؍لوگوں کی موت درج کی گئی تھی۔ مانسون کی آمد کے پہلے ۲۴؍گھنٹوں کے اندر رانچی، گڑھوا، چترا، گریڈیہہ، جامتاڑا اور سرائے کیلا-کھرساواں میں ۸؍لوگوں کی جان چلی گئی تھی۔ ماہرین موسمیات کے مطابق جھارکھنڈ کی جغرافیائی ساخت اسے بجلی کے لیے انتہائی خطرناک بناتی ہے۔ سطح مرتفع کا علاقہ، گھنے جنگلات، اونچے درخت، معدنی دولت اور مانسون کے موسم میں گرم اور ٹھنڈی ہواؤں کے ٹکرانے سے فضا میں تیزی سے برقی توانائی پیدا ہوتی ہے، جس سے آسمانی بجلی گرنے کے واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔ رانچی، گملا، پلاموں، بوکارو اور مشرقی سنگھ بھوم ریاست کے بڑے 'لائٹننگ ہاٹ اسپاٹ' مانے جاتے ہیں۔ شمال مشرق کی ۲؍ریاستوں آسام اور اروناچل پردیش میں اس وقت سیلاب نے کافی تباہی مچا رکھی ہے۔ مسلسل بارش کے سبب آنے والے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے اروناچل پردیش کے کئی علاقے پانی میں ڈوب چکے ہیں۔ کئی مقامات پر سڑکیں اور پل بہہ گئے جس سے مقامی لوگوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کئی رہائشی عمارتوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ اروناچل اور آسام کے کئی اضلاع سیلاب اور بارش سے متاثر ہوئے ہیں۔ آئندہ ۲۴؍گھنٹے میں مزید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ یعنی حالات بد سے بدتر ہو سکتے ہیں۔ محکمۂ موسمیات نے کہا ہے کہ آئندہ ۲۴؍گھنٹوں کے دوران اروناچل کے کچھ حصوں میں ۲۰۰؍ملی لیٹر سے زائد بارش ہونے کا امکان ہے۔ اس کے مدنظر حکومت نے الرٹ جاری کر لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کی ہے۔ اروناچل کا پانیور ضلع سیلاب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ بارش اور سیلاب کے باعث اب تک ۳؍لوگوں کی موت کی تصدیق ہوئی ہے جبکہ ۲؍دیگر لاپتہ ہیں۔ یہاں گزشتہ دنوں ۳۵؍سال کی ایک خاتون کی لاش برآمد کی گئی تھی جبکہ سنیچر کو ایک دیگر خاتون کی لاش ملی تھی۔

جمعیۃ علماء ہند کے اعلیٰ سطحی وفد کی ریزیڈنٹ ایڈیشنل کلکٹر سے ملاقات

مساجد، درگاہوں اور مکانوں کے انہدام پر سخت اعتراض؛ متعدد متاثرہ علاقوں کا دورہ، صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی کی ہدایت پر قانونی چارہ جوئی کے لیے وکلا پینل قائم

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی وفد نے آج ضلع کلکٹر آفس بھج میں ریزیڈنٹ ایڈیشنل کلکٹر پارتھ کوٹڈیا سے ملاقات کی اور بھج میں حالیہ انہدامی کارروائیوں پر شدید تشویش اور احتجاج درج کرایا۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ تمام کارروائیاں سپریم کورٹ کی ہدایات اور قدرتی انصاف کے مطابق انجام دی جائیں۔ وفد نے ریزیڈنٹ ایڈیشنل کلکٹر کے سامنے سوال اٹھایا کہ جن علاقوں میں انہدامی کارروائیاں کی گئی ہیں وہ بین الاقوامی سرحد سے کافی فاصلے پر واقع ہیں، اس لیے ان کارروائیوں کی قانونی بنیاد کیا ہے۔ وفد نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی علاقے کا تعلق سرحدی خطے سے ہو تب بھی کسی شہری یا مذہبی مقام کے خلاف کارروائی صرف قانون کے مطابق ہی کی جا سکتی ہے اور اس کے لیے آئینی تقاضوں اور عدالتی رہنما اصولوں کی مکمل پابندی ضروری ہے۔ وفد نے انتظامیہ کے سامنے متعدد مطالبات بھی پیش کیے، جن میں نانا اور نورا میں مکانات اور دکانوں کے انہدام کی قانونی بنیاد واضح کرنا، سرپنچ کے مبینہ جعلی دستخط کے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیق، نابالغ بچوں سمیت گرفتار افراد کی رہائی، متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری اور مناسب معاوضہ، مساجد، درگاہوں، دینی اداروں اور اوقافی املاک سے متعلق کارروائیوں میں آئین اور سپریم کورٹ کی ہدایات کی مکمل پابندی اور آئندہ کسی بھی انہدامی کارروائی سے قبل مناسب نوٹس اور مؤثر سماعت کو یقینی بنانا شامل ہے۔ ریزیڈنٹ ایڈیشنل کلکٹر پارتھ کوٹڈیا نے وفد کی جانب سے پیش کیے گئے نکات کو غور سے سنا اور یقین دہانی کرائی کہ تمام معاملات متعلقہ حکام کے سامنے رکھے جائیں گے اور قانون کے مطابق ان کا جائزہ لیا جائے گا۔ وفد میں سربراہ وفد کے علاوہ حاجی محمد ہارون صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش، نور محمد رائما سکریٹری جمعیۃ علماء بھج، عتیق الرحمن قریشی ناظم تنظیم جمعیۃ علماء گجرات، سلیم بھائی رائما سکریٹری جمعیۃ علماء انجار، مولانا ابوالحسن سیوانی آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مفتی انیس جمعیۃ چلڈرن ولیج، انجار، عبدالکریم بافن، محمد انیس قریشی اور دیگر ذمہ داران شریک تھے۔ جمعیۃ علماء ہند نے اس معاملے میں آئندہ کی قانونی حکمت عملی طے کرنے کے لیے بھج میں سینئر وکلاء کے ساتھ ایک تفصیلی مشاورتی میٹنگ بھی منعقد کی اور صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر وکیلوں کا ایک پینل بھی قائم کیا۔ انتظامیہ کی ملاقات سے قبل جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے ضلع کچھ کے متاثرہ علاقوں خصوصاً نانا ورنورا، دنارا، کھاوڑا اور توگا کا دورہ کر کے متاثرہ خاندانوں، مقامی علماء اور ذمہ داران سے ملاقات کی اور زمینی صورتحال کا جائزہ لیا۔ نانا ورنورا میں وفد نے منہدم شدہ مکانات اور دکانوں کا معائنہ کیا۔ مقامی افراد کے مطابق حالیہ کارروائی میں 17 مکانات، 21 دکانیں منہدم کی گئیں، جبکہ احتجاج کے بعد 25 افراد کو گرفتار کیا گیا جن میں 6 نابالغ بھی شامل ہیں۔ وفد نے متعلقہ دستاویزات اور ریکارڈ کا بھی جائزہ لیا۔ مقامی سرپنچ عبداللطیف کیور نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ بعض نوٹسوں پر ان کے جعلی دستخط کیے گئے جس پر وفد نے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ دنارا، کھاوڑا اور توگا میں مقامی ذمہ داران نے وفد کو بتایا کہ توگا کی مسجد کو مختصر مہلت کے بعد منہدم کر دیا گیا، جبکہ اس سے قبل آدی پور (کنڈلا) کی ایک مسجد بھی انہدامی کارروائی کا نشانہ بن چکی ہے۔ وفد نے ان تمام معاملات کے قانونی پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے یقین دلایا کہ جمعیۃ علماء ہند متاثرین کو تنہا نہیں چھوڑے گی اور ان کے آئینی و قانونی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن قانونی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اس موقع پر مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کا ضلع کچھ سے تعلق کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب 2001 میں تباہ کن زلزلہ آیا تھا تو جمعیۃ علماء ہند کے موجودہ صدر حضرت مولانا محمود اسعد مدنی کی قیادت میں سب سے پہلے قافلہ یہاں پہنچا تھا۔ جمعیۃ نے متاثرین کی بازآبادکاری کے لیے سیکڑوں مکانات تعمیر کیے اور جمعیۃ چلڈرن ولیج جیسے مستقل تعلیمی و فلاحی ادارے قائم کیے۔ انہوں نے کہا کہ اسی دیرینہ تعلق اور انسانی ذمہ داری کے تحت جمعیۃ علماء ہند آج بھی متاثرہ عوام کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی اور ان کے آئینی و قانونی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد جاری رکھے گی۔

ہندوستان عالمی نظام کا ''ناگزیر اینکر'' ہے: ونے کواترا

واشنگٹن ڈی سی: نویں یو ایس آئی ایس پی ایف لیڈرشپ سمٹ 2026 میں ایک طاقتور خطاب کرتے ہوئے، ریاستہائے متحدہ میں ہندوستانی سفیر ونے موہن کواترا نے اعلان کیا کہ ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی تبدیلی اور نظامی استحکام نے قوم کو ایک علاقائی کھلاڑی سے بہت آگے بڑھا دیا ہے، اور اسے ''عالمی نظام کا ایک ناگزیر اینکر'' بنا دیا ہے۔ عالمی پالیسی سازوں اور صنعت کاروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے، سفیر کواترا نے نئی دہلی کے بلند حوصلہ جاتی میکرو اکنامک راستے کو بیان کیا۔ انہوں نے ہندوستان کو اس کی موجودہ حیثیت سے 2047 تک 25 سے 30 ٹریلین ڈالر کے اقتصادی پاور ہاؤس میں تبدیل کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ایک منظم راستے کی تفصیل دی، جس کی بنیاد جمہوری لچک اور پیچیدہ عالمی رکاوٹوں کو نیویگیٹ کرنے کی منفرد صلاحیت ہے۔ سفیر کواترا نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کا پھیلتا ہوا عالمی نقشہ موقع کی پیداوار نہیں ہے، بلکہ تین بنیادی ستونوں کے بیک وقت تعامل کا براہ راست نتیجہ ہے۔ میں کہوں گا، ایک، ہماری اقتصادی ترقی اور قومی خوشحالی پر توجہ؛ دو، اس قسم کی عالمی خلل جس کا ہم اپنے ارد گرد مشاہدہ کر رہے ہیں، جیسا کہ میں نے کہا، مواقع اور چیلنجز ہم دونوں پر ڈالتے ہیں؛ اور تین، ہندوستان میں بڑے پیمانے پر تبدیلی لانے والے اقدامات کا ایک مجموعہ جس کے نتیجے میں، ہندوستان اب تقریباً 4.3 ٹریلین امریکی ڈالر کی معیشت میں پہنچ گیا ہے، اور یہ تین دہائیوں کے اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ 2030 کے وسط تک 14 ٹریلین اور آخرکار 2047 تک 25 سے 30 ٹریلین کے ہدف تک پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ اندرونی گھریلو طاقت براہ راست شکل دیتی ہے کہ ہندوستان کس طرح بین الاقوامی اتحاد بناتا ہے، جس سے بڑے عالمی کاروباروں کے لیے ایک قابل قیاس، کم خطرہ والا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ ''ان تینوں کا ایک مجموعہ ہندوستان کو حقیقت میں بین الاقوامی سطح پر ایک بہت بڑا فعال بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ یقیناً، ہماری جمہوریت کی مضبوطی اور اس کے ساتھ جو اقدار سامنے آتی ہیں، اس کے تحت لکھا گیا، یہ اسے ہماری تعمیر کا ایک بہت بڑا اہل بناتا ہے، میں کہوں گا، مضبوط، بھروسہ مند اور قابل بھروسہ عالمی شراکت داری اس انداز میں جس کی مثال نہیں ملتی۔ خارجہ پالیسی کے روایتی بیانات کا جواب دیتے ہوئے جو اکثر ہندوستان کو عالمی مشرق اور مغرب، یا شمال اور جنوب کے درمیان ایک ''پل'' کے طور پر بیان کرتا ہے، سفیر نے بات چیت کو مکمل طور پر نئی دہلی کے نئے ادارہ جاتی وژن کے گرد دوبارہ ترتیب دیا۔ میں آپ کے محاورات کو قدرے مختلف طریقے سے ترتیب دوں گا۔ میں کہوں گا کہ ہمیں جس قسم کے چیلنجز اور رکاوٹوں کا سامنا ہے، وزیر اعظم مودی کا ہندوستان صرف ایک ناگزیر پل نہیں ہے؛ میرے خیال میں یہ عالمی نظام، اقتصادی ترقی، استحکام، اعتماد اور بھروسے کا ایک ناگزیر اینکر ہے۔

اٹل انوویشن مشن اور نیتی آیوگ انوویشن ۲۰۲۶ر پر جی سی سی کانکلیو کا انعقاد کیا

اس تقریب کا انعقاد ہندوستان کے اختراعی ماحولیاتی نظام اور جی سی سی کے درمیان مضبوط روابط پیدا کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا

نئی دہلی: اٹل انوویشن مشن (اے آئی ایم) نیتی آیوگ نے سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس آف انڈیا (ایس ٹی پی آئی) کے ساتھ شراکت داری میں بنگلورو میں انوویشن 2026 پر جی سی سی کانکلیو کا انعقاد کیا، جس میں گلوبل کیپیبلٹی سینٹر (جی سی سی) کے لیڈروں، آر اینڈ ڈی کے سربراہوں، انوویشن لیڈروں، اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم کو فعال کرنے والوں، انکیوبیٹرز اور پالیسی سازوں کو ہندوستان کے انوویشن اور انٹرپرینیورشپ ایکوسسٹم میں گہرے تعاون کے راستے تلاش کرنے کے لیے اکٹھا کیا گیا۔ کنکلیو میں انٹیل، آئی بی ایم، بوش، ایمیزون، ایس اے پی، تھرمو فشر سائنٹیفک، سی جی آئی، شیل، مرسڈیز بینز، فلپس، مورگن اسٹینلے، این وی آئی ڈی آئی اے، سیمنس، سین ڈسک، وپرو، یاہو اور کئی دیگر کثیر القومی کاروباری اداروں سمیت معروف جی سی سی اور ٹیکنالوجی تنظیموں کے قائدانہ نمائندوں کے ساتھ ساتھ اٹل ٹنکرنگ لیبز (اے ٹی ایل) اے آئی ایم سے تعاون یافتہ انکیوبیٹرز-اٹل انکیوبیشن سینٹرز (اے آئی سی) اور اٹل کمیونٹی انوویشن سینٹرز (اے سی آئی سی) ایس ٹی پی آئی سینٹرز آف انٹرپرینیورشپ، کرناٹک ڈیجیٹل اکانومی مشن (کے ڈی ای ایم) اور ماحولیاتی نظام کے شراکت داروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس تقریب کا انعقاد ہندوستان کے اختراعی ماحولیاتی نظام اور جی سی سی کے درمیان مضبوط روابط پیدا کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا، جبکہ اے آئی ایم کے اختراعی لائف سائیکل میں تعاون کے مواقع تلاش کرتے ہوئے- اسکول کی اختراع سے لے کر اٹل ٹنکرنگ لیبز (اے ٹی ایل) کے ذریعے اے آئی سی اور اے سی آئی سی کے ذریعے اسٹارٹ اپ انکیوبیشن اور آئندہ صنعتی ایکسلریٹر پہل، اے اے سی ای ایس ایس (اٹل ایکسلریشن سینٹرز فار اسکیل اپ آف اسٹارٹ اپس) کے ذریعے اسٹارٹ اپ اسکیل اپ۔ سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس آف انڈیا (ایس ٹی پی آئی) کے ڈائریکٹر جنرل جناب اروند کمار نے ہندوستان کی ٹیکنالوجی اور اختراعی ماحولیاتی نظام کو طاقت دینے میں ایس ٹی پی آئی کے اہم کردار کو اجاگر کیا اور جی سی سی کانکلیو اختراع کو نچلی سطح سے عالمی منڈی تک لے جانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم تشکیل دیتا ہے۔ ''ہندوستان کا جی سی سی ایکوسسٹم-2,100 سے زیادہ مراکز کے ساتھ تقریباً 100 بلین امریکی ڈالر کی آمدنی پیدا کرتا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ جب عالمی عزائم ہندوستانی صلاحیتوں کو پورا کرتے ہیں تو کیا ممکن ہے۔ ایس ٹی پی آئی 1991 سے اس سفر کا بنیادی معاون رہا ہے جس میں ٹیکنالوجی کے بنیادی ڈھانچے، پالیسی فریم ورک اور ماحولیاتی نظام کے رابطے کی تعمیر کی گئی ہے۔ جس نے ہندوستان کو عالمی صلاحیت کی ترقی کے لیے دنیا کا سب سے اہم مقام بنایا ہے۔

وائبرنٹ گجرات ''وکست بھارت'' کیلئے ملک گیر تحریک

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ وائبرنٹ گجرات پلیٹ فارم ایک ملک گیر تحریک کی شکل اختیار کر گیا ہے

وڈودرا: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کے روز کہا کہ وائبرنٹ گجرات پلیٹ فارم ایک ملک گیر تحریک کی شکل اختیار کر گیا ہے جس نے وکست بھارت کے وژن میں حصہ ڈالا ہے، جبکہ اس بات پر زور دیا کہ ایک مضبوط معیشت، تکنیکی صلاحیت اور قومی سلامتی مل کر ایک مضبوط قوم کی بنیاد بناتے ہیں۔ وڈودرا میں وائبرنٹ گجرات علاقائی کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے راناتھنگھ نے کہا کہ یہ پہل گجرات کو نئے خیالات اور مواقع کے ذریعے آگے بڑھنے میں مدد دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''یہ نئے آئیڈیاز اور نئے امکانات کے ذریعے گجرات کو آگے لے جانے کی کوشش ہے۔ میں نے یہاں نمائش کا بھی دورہ کیا۔ صنعت، ایم ایس ایم ایز، قبائلی مصنوعات اور بھاری صنعتوں سمیت کئی شعبوں کی نمائندگی موجود ہے۔ دفاعی صنعت میں جو کام کیا جا رہا ہے وہ بھی قابل ستائش ہے۔ آپ ہمیں نجی صنعت کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ قوم کے لیے گجرات کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ریاست نے مہاتما گاندھی، سردار ولبھ بھائی پٹیل اور وزیر اعظم نریندر مودی سمیت کئی مشہور رہنما پیدا کیے ہیں۔ گجرات نے ملک کو مہاتما گاندھی اور سردار ولبھ بھائی پٹیل دیا اور اسی مٹی نے ہندوستان کو وزیر اعظم نریندر مودی بھی دیا۔ جب سے وہ وزیر اعظم بنے ہیں، ہندوستان کا وقار عالمی سطح پر بلند ہوا ہے۔ آج جب ہندوستان بین الاقوامی فورمز پر بات کرتا ہے تو دنیا توجہ سے سنتی ہے۔ اس کا کریڈٹ وزیر اعظم نریندر مودی کو جاتا ہے، جو ایک گجراتی ماں کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ وائبرنٹ گجرات پہل، جو وزیر اعظم نریندر مودی نے 2003 میں گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر اپنے دور میں شروع کی تھی، گزشتہ دو دہائیوں میں ایک وسیع تر تحریک میں تبدیل ہوگئی ہے۔ ''وائبرنٹ گجرات پلیٹ فارم گجرات کے لوگوں اور صنعتوں کی متحرکیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کی بنیاد 2003 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے رکھی تھی۔ آج، یہ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن سے جڑی ایک وسیع تحریک بن گئی ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں، اس نے گجرات میں بے مثال تبدیلی لائی ہے، اور آج گجرات ہندوستان کا ترقی کا انجن بن گیا ہے۔

جنوبی کوریا ہندوستان کے ساتھ گہرے AI تعاون کا خواہاں

یہ ابھرتی ہوئی اہم ٹیکنالوجیز ہیں جو ہمارے دونوں ممالک کے لیے باہمی دلچسپی کا شعبہ ہیں

نئی دہلی: جنوبی کوریا ہندوستان کے ساتھ مصنوعی ذہانت (AI) کے تعاون کو زیادہ شدت سے دیکھ رہا ہے کیونکہ دونوں ممالک ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کو گہرا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں جنوبی کوریا کے سفیر لی سیونگ ہونے پیر کو یہ بات کہی۔ ایک انٹرویو میں، سفیر لی نے کہا کہ دونوں ممالک کی قیادت نے اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کو وسعت دینے میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ نئی دہلی اور سیول ان ابھرتے ہوئے شعبوں میں اپنے تعاون کو آگے بڑھانے کی ''بڑی صلاحیت'' رکھتے ہیں۔ یہ ابھرتی ہوئی اہم ٹیکنالوجیز ہیں جو ہمارے دونوں ممالک کے لیے باہمی دلچسپی کا شعبہ ہیں۔ دونوں رہنماؤں (وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور کوریا کے وزیر خارجہ چو نے ایک حالیہ دورے کے دوران (اس ابھرتے ہوئے ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہمارے تعاون کو وسعت دینے اور گہرا کرنے میں بہت دلچسپی ظاہر کی ہے۔ خاص طور پر، ہم AI کے تعاون کو زیادہ شدت سے دیکھ رہے ہیں۔ ظاہر ہے، اہم معدنیات کے لیے، ہندوستان اس علاقے پر زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے پاس اس علاقے میں مزید امکانات تلاش کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ کے اپریل میں ہندوستان کے سرکاری دورے کے دوران جاری کردہ خصوصی اسٹریٹجک پارٹنرشپ برائے ہند جمہوریہ کوریا کے مشترکہ اسٹریٹجک وژن کے تحت، دونوں ممالک نے مصنوعی ذہانت اور اہم معدنیات کو اپنی مستقبل کی اسٹریٹجک اور اقتصادی شراکت داری کے اہم ستونوں کے طور پر شناخت کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور جنوبی کوریا کے صدر نے انڈیا-کوریا ڈیجیٹل برج کے آغاز کا خیر مقدم کیا، ایک نیا فریم ورک جو AI، ڈیٹا گورننس اور ڈیجیٹل کاروبار پر مرکوز ہے، جبکہ ڈیجیٹل اختراعات کو چلانے میں سیمی کنڈکٹرز جیسی ٹیکنالوجیز کو فعال کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے پی ایم مودی نے ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر صنعت کی تیز رفتار ترقی پر روشنی ڈالی اور کوریائی کمپنیوں کو حکومتی مراعات اور پھیلتی ہوئی ہندوستانی مارکیٹ سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی۔

بھارت-امریکہ تعلقات: شراکت داری مضبوط

مگر مکمل اعتماد اب بھی ایک چیلنج: تجزیہ

نئی دہلی: ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور امریکہ کے تعلقات اس وقت اس مرحلے میں ہیں جہاں دونوں ممالک کے اسٹریٹجک، اقتصادی اور دفاعی مفادات انہیں ایک دوسرے کے قریب رکھتے ہیں، تاہم باہمی اعتماد اب بھی مکمل طور پر مستحکم نہیں ہو سکا۔ تجزیے کے مطابق یہ تعلقات ''ناکام ہونے کے لیے بہت اہم، مگر مکمل اعتماد کے لیے بہت پیچیدہ'' ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ، بحرِ ہند و بحرالکاہل کی سلامتی، جدید ٹیکنالوجی، دفاع، سپلائی چینز اور سرمایہ کاری جیسے شعبوں میں دونوں ممالک کے مفادات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود تجارت، محصولات، روس سے بھارت کے تعلقات، توانائی کی پالیسی اور اسٹریٹجک خودمختاری جیسے معاملات وقتاً فوقتاً اختلافات کا باعث بنتے رہے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں دونوں ممالک نے عبوری تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی کوششیں تیز کی ہیں، جسے تعلقات میں اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت اپنی اسٹریٹجک خودمختاری کو خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول سمجھتا ہے، جبکہ امریکہ اکثر چاہتا ہے کہ نئی دہلی عالمی معاملات میں واشنگٹن کے مؤقف سے زیادہ ہم آہنگی اختیار کرے۔ اسی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان تعاون میں وسعت کے باوجود بعض حساس معاملات پر اختلافات برقرار رہتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مستقبل میں بھارت اور امریکہ کے تعلقات کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ دونوں ممالک اختلافات کو مؤثر انداز میں سنبھالتے ہوئے دفاع، ٹیکنالوجی، تجارت اور خطے کے استحکام جیسے مشترکہ مفادات پر تعاون کو کس حد تک مزید مضبوط بناتے ہیں۔ ان کے مطابق باہمی اعتماد کو گہرا کرنا دونوں ممالک کی طویل المدتی اسٹریٹجک شراکت داری کے لیے ناگزیر ہوگا۔

روشن مستقبل پروجیکٹ نئے تعلیمی سال کے آغاز پر یتیم بچوں کو اسکول کٹ کا تحفہ

نبی رحمت ﷺ نے یتیموں کی کفالت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے، اور ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب قرار دیا ہے جو کسی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار یتیم کی پرورش کرے اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ اسی جذبۂ خدمت کے تحت جماعتِ اسلامی ہند، اکولہ نے یتیم بچوں کی کفالت کے لیے ''روشن مستقبل پروجیکٹ'' کا آغاز کیا ہے۔ فی الحال اس پروجیکٹ میں 24 یتیم لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔ اس پروجیکٹ کے ذریعے بچوں کی معیاری تعلیم، صحت، اخلاقی تربیت اور دیگر ضروریات کی تکمیل کی جا رہی ہے۔ ہر سال ان تمام بچوں کے لیے اسکول فیس، یونیفارم، بیگ، کتابیں، نوٹ بکس اور دیگر ضروری تعلیمی سامان فراہم کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں امسال بھی مدرسہ تعلیم القرآن، کھنگر پورہ میں امیر مقامی ڈاکٹر احمد عروج کے زیر نگرانی ایک مختصر مگر پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ مفتی فیض الحسن قاسمی نے تذکیر بالقرآن پیش کی۔ تقریب سے محمد شکیل انجینئر نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی اور ان کی رہنمائی و حوصلہ افزائی کی۔ ڈاکٹر نذر شیخ نے جونیئر کالج کے طلبہ و طالبات کی انفرادی (فرداً فرداً) کاؤنسلنگ کی۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے حاجی نثار اور رضا الحق (راجو سیٹھ) شریک رہے۔ جماعتِ اسلامی ہند، اکولہ کے ذمہ داران، جن میں ڈاکٹر احمد عروج (امیرِ مقامی)، محترمہ سلمہ ثروت باجی (شہر ناظمہ)، سید ندیم (جوائنٹ سکریٹری) اور مختلف زونز کے نظماء و ناظمات، بچوں کے استقبال اور حوصلہ افزائی کے لیے موجود رہے۔ تمام مہمانوں نے اپنے ہاتھوں سے بچوں میں اسکول کٹ کے تحائف تقسیم کیے۔ تقریب کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری پروجیکٹ ٹیم کے ممبرز محمد انیس میمن، انتخاب عالم، فرحانہ حق باجی، سیما صدیقی باجی، فیروز قریشی اور مظہر فاروق نے بخوبی انجام دی۔ پروجیکٹ کے مقاصد: بچوں کے اخلاق و کردار کی تعمیر اور شخصیت سازی۔ ان میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔ یتیم بچوں کی معیاری اور مکمل تعلیم کا انتظام کرنا۔ ملت کو ایسے تعلیم یافتہ افراد فراہم کرنا جو تعلیم و تحقیق، طب و صحت، معاشیات اور دیگر شعبہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کر انسانیت کی خدمت کریں اور ملک کی ترقی میں مؤثر کردار ادا کریں۔

جنرل دھیرج سیٹھ نے آرمی چیف کا عہدہ سنبھال لیا

نئی دہلی: جنرل دھیرج سیٹھ، پی وی ایس ایم، یو وائی ایس ایم، اے وی ایس ایم، نے جنرل اپیندر دویدی، پی وی ایس ایم، اے وی ایس ایم سے 31 ویں چیف آف آرمی اسٹاف کا عہدہ سنبھالا، جو 30 جون 2026 کو ملک کے لیے چار دہائیوں سے زیادہ کی ممتاز خدمات کے بعد سبکدوش ہوئے۔ جنرل دھیرج سیٹھ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، کھڑکواسلا کے سابق طالب علم ہیں، اور انہیں دسمبر 1986 میں آرمرڈ کور میں کمیشن دیا گیا تھا۔ تقریباً چار دہائیوں پر محیط ایک ممتاز فوجی کیریئر کے دوران، انہیں آپریشنل، سٹریٹجک، صلاحیت کی ترقی اور ادارہ جاتی ڈومینز میں وسیع تجربہ حاصل ہے، جس نے ہندوستانی فوج کی طویل مدتی تعاون میں اہم کردار ادا کیا۔ جنرل آفیسر نے مختلف آپریشنل ماحول میں ہر سطح پر کمانڈ کیا ہے۔ ان کی کمانڈ اسائنمنٹس میں صحرائی سیکٹر میں ایک آرمرڈ رجمنٹ، ویسٹرن تھیٹر میں ایک آرمرڈ بریگیڈ اور جموں و کشمیر میں ایک انسداد بغاوت فورس شامل ہے۔ ایک لیفٹیننٹ جنرل کے طور پر، انہوں نے سدرشن چکرا کور کی کمانڈ کی، جو کہ ہندوستانی فوج کی سب سے بڑی ہڑتال کی تشکیل میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جنرل آفیسر کمانڈنگ، دہلی ایریا کے طور پر اہم قومی اور بین الاقوامی فوجی مصروفیات اور رسمی ذمہ داریوں کی نگرانی کی۔ آرمی کمانڈر کے عہدے پر فائز ہونے پر، افسر نے ساؤتھ ویسٹرن کمانڈ اور سدرن کمانڈ کی کمانڈ کی، جس نے دو آپریشنل آرمی کمانڈز کی کمانڈ کرنے اور ڈھائی سال سے زیادہ عرصے تک اہم تھیٹروں میں اسٹریٹجک نگرانی فراہم کرنے کا نادر اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے کئی کلیدی عملے اور اسٹریٹجک تقرریوں کا انعقاد کیا ہے جس نے آپریشنل منصوبہ بندی، فورس مینجمنٹ اور صلاحیت کی ترقی کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔

بھارت چین کا سب سے مؤثر تزویراتی توازن قائم کرنے والا ملک ہے

واشنگٹن: امریکی سینیٹر اسٹیو ڈینز نے کہا ہے کہ امریکہ کے نقطۂ نظر سے بھارت خطے میں چین کے مقابلے میں سب سے اہم تزویراتی توازن قائم کرنے والا ملک ہے، جبکہ دونوں جمہوری ممالک کے درمیان تعلقات آئندہ برسوں میں مزید مضبوط ہونے کی توقع ہے۔ واشنگٹن میں امریکی-بھارتی اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم (USISPF) لیڈرشپ سمٹ 2026 کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے ڈینز نے کہا کہ بھارت اور امریکہ مشترکہ اقدار، جمہوری نظام اور آزاد و کھلے ہند-بحرالکاہل کے وژن سے جڑے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے دونوں ممالک کا تعاون مسلسل فروغ پا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی تیزی سے ترقی کرتی معیشت، وسیع انجینئرنگ صلاحیت اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبے میں پیش رفت اسے عالمی سطح پر ایک اہم شراکت دار بناتی ہے۔

ٹویشا شرما موت معاملہ:

عدالت نے ۱۴ر جولائی تک بڑھائی ساس گری بالا سنگھ اور شوہر سمرتھ سنگھ کی عدالتی تحویل

بھوپال: ٹویشا شرما موت معاملے میں خصوصی عدالت نے ملزم گری بالا سنگھ اور سمرتھ سنگھ کی عدالتی تحویل 14 جولائی تک بڑھا دی۔ مرکزی تفتیشی بیورو نے مزید جسمانی تحویل نہیں مانگی جبکہ تحقیقات بدستور جاری ہیں۔ ماڈل اور اداکارہ ٹویشا شرما کی پراسرار موت کے معاملے میں خصوصی عدالت نے ان کی ساس گری بالا سنگھ اور شوہر سمرتھ سنگھ کی عدالتی تحویل میں 14 جولائی تک توسیع کر دی ہے۔ دونوں ملزمان کو بھوپال سینٹرل جیل سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں ان کی سابقہ عدالتی تحویل کی مدت ختم ہونے کے بعد عدالت نے آئندہ سماعت تک انہیں جیل میں رکھنے کا حکم جاری کیا۔ سماعت کے دوران مرکزی تفتیشی بیورو نے دونوں ملزمان کی مزید جسمانی تحویل کی درخواست نہیں کی۔ تفتیشی ایجنسی نے عدالت کو بتایا کہ معاملے کی جانچ مسلسل جاری ہے اور مختلف پہلوؤں سے شواہد کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس میں دستاویزی ریکارڈ، فرانزک رپورٹیں، الیکٹرانک شواہد اور گواہوں کے بیانات شامل ہیں، جن کی بنیاد پر موت کی اصل وجوہات تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ٹویشا شرما 12 مئی کو بھوپال میں اپنے سسرال کے گھر میں مشتبہ حالات میں مردہ پائی گئی تھیں۔ اس واقعے کے بعد ان کے اہل خانہ نے جانچ پر سوالات اٹھاتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔ معاملے کی حساسیت اور عوامی توجہ کے پیش نظر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں آزادانہ جانچ کی درخواستیں دائر کی گئیں، جن پر سماعت کے بعد عدالت نے پورا معاملہ مرکزی تفتیشی بیورو کے سپرد کر دیا تھا۔ تحقیقات اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد مرکزی تفتیشی بیورو نے اس ماہ کے آغاز میں ٹویشا شرما کی ساس گری بالا سنگھ اور شوہر سمرتھ سنگھ کو گرفتار کیا تھا۔ دونوں کو خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں ابتدائی مرحلے میں انہیں پوچھ گچھ کے لیے مرکزی تفتیشی بیورو کی تحویل میں بھیجا گیا۔ جسمانی تحویل کی مدت مکمل ہونے کے بعد عدالت نے انہیں عدالتی تحویل میں بھیج دیا تھا اور تب سے دونوں بھوپال سینٹرل جیل میں بند ہیں۔ منگل کو ہونے والی سماعت میں بھی دونوں ملزمان کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیش کیا گیا۔ عدالت نے مرکزی تفتیشی بیورو کی جانب سے مزید جسمانی تحویل کی کوئی درخواست نہ آنے کے بعد ان کی عدالتی تحویل میں 14 جولائی تک توسیع کر دی۔ تفتیشی ایجنسی نے اب تک اپنی جانچ کے دوران حاصل ہونے والے شواہد کی تفصیلات عوام کے سامنے ظاہر نہیں کی ہیں اور صرف یہی کہا ہے کہ تحقیقات ہر ممکن زاویے سے جاری ہیں۔ ذرائع کے مطابق مرکزی تفتیشی بیورو اس معاملے میں متعدد افراد سے پوچھ گچھ کر چکا ہے اور حاصل ہونے والے شواہد کی تصدیق کا عمل بھی جاری ہے۔ فرانزک تجزیے، الیکٹرانک ریکارڈ اور گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر واقعے کے حالات اور موت کی اصل وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ عدالت کی جانب سے عدالتی تحویل میں توسیع کے بعد توقع کی جا رہی ہے کہ مرکزی تفتیشی بیورو اپنی جانچ مکمل کرنے کے بعد آئندہ قانونی کارروائی کے سلسلے میں مناسب فیصلہ کرے گا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

آئی سی سی نے جاری کی تازہ رینکنگ

ٹی۔۲۰/رینکنگ میں ہندوستانی نمبر۔ ۱

آئی سی سی نے تازہ رینکنگ جاری کی ہے، جس میں ایک ہندوستانی گیند باز نے گیند بازی رینکنگ میں اپنا نمبر- 1 مقام محفوظ رکھا ہے۔

اسمرتی مندھانا ہندوستان کی ٹاپ بلے باز بنی ہوئی ہیں۔ خواتین ٹی- 20 بلے بازی رینکنگ میں آسٹریلیا کی جارجیا وال نمبر- 1 بنی ہوئی ہیں اور انگلینڈ کی چارلی ڈین دوسرے مقام پر ہیں۔ ٹی- 20 میں ہندوستان کی سب سے بہترین بلے باز اسمرتی مندھانا ہیں، جو پانچویں مقام پر ہیں۔ خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 کے درمیان انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے تازہ رینکنگ جاری کی ہے۔ ٹیم انڈیا پہلے ہی ورلڈ کپ سے باہر ہو چکی ہے، لیکن شری چرانی کی بادشاہت پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ شری چرانی دنیا کی نمبر-1 ٹی-20 گیند باز بنی ہوئی ہیں۔ وہیں، بلے بازی رینکنگ میں ہرمن پریت کور، اسمرتی مندھانا اور شیفالی ورما ٹاپ-10 میں بنی ہوئی ہیں۔ ہندوستان کی اسپن گیند باز شری چرانی دنیا کی نمبر-1 ٹی-20 گیند باز بنی ہوئی ہیں، جنہوں نے گزشتہ ہفتے ہی پہلے مقام پر قبضہ جمایا تھا۔ انہوں نے ٹی-20 ورلڈ کپ ٹورنامنٹ میں کل 14 وکٹ حاصل کئے۔ ان کے علاوہ دیپتی شرما ایسی دوسری گیند باز ہیں، جو ٹاپ-10 میں بنی ہوئی ہیں۔ انگلینڈ کی لارین بیل نے لمبی چھلانگ لگائی ہے، جو ساتویں سے چوتھے مقام پر آ گئی ہیں۔ خواتین ٹی-20 بلے بازی رینکنگ میں آسٹریلیا کی جارجیا وال نمبر-1 بنی ہوئی ہیں اور انگلینڈ کی چارلی ڈین دوسرے مقام پر ہیں۔ ٹی-20 میں ہندوستان کی سب سے بہترین بلے باز اسمرتی مندھانا ہیں، جو پانچویں مقام پر ہیں اور شیفالی ورما چھٹے مقام پر بنی ہوئی ہیں۔ کپتان ہرمن پریت کور ابھی 10ویں مقام پر ہیں۔ رچا گھوش اور جیمیما روڈریگس کو بلے بازی رینکنگ میں نقصان ہوا ہے۔ وہیں ٹی-20 کی آل راؤنڈر رینکنگ میں ٹاپ-10 میں دیپتی شرما واحد ہندوستانی ہیں، جو ابھی پانچویں مقام پر ہیں۔ شیفالی ورما نے چار مقام کی چھلانگ لگاتے ہوئے 22واں مقام حاصل کیا ہے۔ ٹیموں کی رینکنگ پر نظر ڈالیں تو آسٹریلیا پہلے، انگلینڈ دوسرے اور ہندوستان تیسرے مقام پر ہے۔

سلامی اور بے باک بلے باز ویبھو سوریہ ونشی سے بڑا مستقبل کون؟

ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کے فیصلہ پر محمد کیف ہوئے ناراض، روہت شرما کی دلائی یاد

محمد کیف نے کہا کہ آئی پی ایل 2026 میں ویبھو نے آرینج کیپ جیتی، دنیا کے بہترین گیند بازوں کے خلاف رنز بنائے اور ایک ہی سیزن میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کے معاملے میں کرس گیل کا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی کو آئرلینڈ کے خلاف 2 میچوں کی ٹی-20 سیریز میں پلیئنگ الیون میں جگہ نہیں ملی، جس پر کئی کرکٹ ماہرین نے سوال اٹھائے ہیں۔ شریئس ایئر کی کپتانی میں ہندوستانی ٹیم یہ سیریز 0-2 سے ہار گئی۔ اس کے بعد سابق ہندوستانی بلے باز محمد کیف نے بھی ٹیم کے انتخاب پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ سلیکشن کے لیے تمام کھلاڑیوں پر ایک ہی معیار نافذ ہونا چاہیے۔ محمد کیف نے کہا کہ جب روہت شرما کو کپتانی سے ہٹایا گیا تھا تو یہ دلیل دی گئی تھی کہ ٹیم مستقبل کی جانب دیکھ رہی ہے اور نوجوان کھلاڑیوں کو تیار کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ ٹی-20 عالمی کپ فاتح کپتان سوریہ کمار یادو کو بھی اسی سوچ کے تحت کپتانی سے ہٹایا گیا تھا۔ کیف نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اگر ٹیم مینجمنٹ مستقبل کی بات کر رہی ہے تو 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی سے بڑا مستقبل کسی کھلاڑی میں نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر آپ بہترین پلیئنگ الیون کا انتخاب کر رہے تھے تو اس میں ویبھو سوریہ ونشی کا نام ضرور ہونا چاہیے تھا۔ دلیل دی گئی کہ یہ عالمی کپ جیتنے والی ٹیم ہے اور ہم اسی الیون کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ ٹھیک ہے، لیکن پھر یہی اصول ہر کھلاڑی پر یکساں طور پر نافذ

ہونا چاہیے۔'' ان کا اشارہ سوریہ کمار یادو کی طرف تھا، جنہیں نہ صرف ٹی-20 کی کپتانی سے ہٹایا گیا بلکہ ٹیم سے بھی ان کی چھٹی کر دی گئی۔ محمد کیف نے آئی پی ایل 2026 میں ویبھو سوریہ ونشی کی کارکردگی کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ ویبھو نے آرینج کیپ جیتی، دنیا کے بہترین گیند بازوں کے خلاف رنز بنائے اور ایک ہی سیزن میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کے معاملے میں کرس گیل کا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ پھر وہ ہندوستانی ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کے فیصلہ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''اگر آپ مستقبل اور نوجوان کھلاڑیوں کی بات کر رہے ہیں تو آپ کے پاس 15 سال کا ایک ایسا کھلاڑی موجود ہے جس نے آئی پی ایل میں آرینج کیپ جیتی، بڑے گیند بازوں کے خلاف رنز بنائے اور کرس گیل کا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔'' اپنے بیان کے آخر میں محمد کیف نے کہا کہ سلیکشن کے عمل میں دوہرے معیار نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ''بہترین پلیئنگ الیون میں ویبھو سوریہ ونشی کو شامل ہونا چاہیے تھا۔ تمام کھلاڑیوں کے لیے انتخاب کا معیار ایک جیسا ہونا چاہیے۔ مختلف کھلاڑیوں کے لیے مختلف اصول نہیں ہو سکتے۔ ویبھو کا پلیئنگ الیون میں نہ ہونا میرے لیے انتہائی حیرت انگیز فیصلہ ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ کئی سابق کھلاڑیوں نے آئرلینڈ کے خلاف ٹی-20 سیریز میں ویبھو سوریہ ونشی کو پلیئنگ الیون کا حصہ نہ بنائے جانے پر حیرانی ظاہر کی ہے۔ اب سبھی کی نظریں یکم جولائی سے انگلینڈ کے خلاف شروع ہونے والی ٹی-20 سیریز پر مرکوز ہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ اس دورے میں ویبھو سوریہ ونشی کو ہندوستان کی جانب سے بین الاقوامی کرکٹ میں ڈیبیو کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ ویبھو سوریہ ونشی بلاشبہ اس وقت دنیا اور ہندوستانی کرکٹ کے سب سے روشن اور غیر معمولی نوجوان ٹیلنٹ ہیں، جنہیں سابق کرکٹرز ایک ''جنریشنل ٹیلنٹ'' (صدیوں میں پیدا ہونے والا کھلاڑی) قرار دے رہے ہیں۔ محض 15 سال کی عمر میں انہوں نے جس بے باکی اور طوفانی انداز میں ریکارڈز کے انبار لگائے ہیں، اس نے پوری دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ انہوں نے سیزن کے 16 میچوں میں سب سے زیادہ 776 رنز بنائے۔ انڈر-19 ورلڈ کپ 2026: انہوں نے فائنل میں انگلینڈ کے خلاف محض 80 گیندوں پر 175 رنز کی تاریخی اننگز کھیل کر بھارت کو ورلڈ کپ جتوایا اور پلیئر آف دی ٹورنامنٹ بنے۔

زمبابوے نے بنگلہ دیش کو ایک اننگز اور ۸۵ رن سے شکست دے کر رقم کی تاریخ

انوسنٹ کائیا کی شاندار سنچری، تیج الاسلام کی سات وکٹیں رائیگاں

ہرارے: واحد ٹیسٹ میچ کے اختتام کے بعد زمبابوے اور بنگلہ دیش کے درمیان تین ایک روزہ بین الاقوامی اور تین ٹی-20 بین الاقوامی میچوں کی سیریز کھیلی جائے گی۔ صرف تین روز میں ختم ہونے والے اس مقابلے میں میزبان ٹیم کے اوپنر انوسنٹ کائیا نے اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری اسکور کی، جبکہ بنگلہ دیش کے اسپنر تیج الاسلام کی سات وکٹیں بھی ٹیم کو شکست سے نہ بچا سکیں۔ زمبابوے نے ہرارے اسپورٹس کلب میں کھیلے گئے واحد ٹیسٹ میچ میں بنگلہ دیش کو ایک اننگز اور 85 رن سے شکست دے کر شاندار کامیابی حاصل کر لی۔ صرف تین روز میں ختم ہونے والے اس مقابلے میں میزبان ٹیم کے اوپنر انوسنٹ کائیا نے اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری اسکور کی، جبکہ بنگلہ دیش کے اسپنر تیج الاسلام کی سات وکٹیں بھی ٹیم کو شکست سے نہ بچا سکیں۔ ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے والی بنگلہ دیشی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں صرف 140 رن بنا سکی۔ ٹیم نے 36 رن پر دو وکٹیں گنوا دی تھیں، جس کے بعد مومن الحق نے کپتان نجم الحسن شانتو (19) کے ساتھ تیسرے وکٹ کے لیے 77 رن کی شراکت قائم کی۔ مومن الحق نے 12 چوکوں کی مدد سے 60 رن بنائے، لیکن ان کے علاوہ صرف دو بلے باز ہی دوہرے ہندسے تک پہنچ سکے۔ زمبابوے کی جانب سے نیومین نیامھوری نے چار وکٹیں حاصل کیں، جبکہ رچرڈ نگاراوا، بلیسنگ مزاربانی اور بریڈ ایونز نے دو-دو وکٹیں اپنے نام کیں۔ جواب میں زمبابوے نے پہلی اننگز میں

410 رن بنا کر 270 رن کی بھاری برتری حاصل کر لی۔ اوپنرز انوسنٹ کائیا اور بین کرن نے ٹیم کو عمدہ آغاز فراہم کیا۔ بین کرن 42 رن بنا کر آؤٹ ہوئے، جس کے بعد کائیا نے برینڈن ٹیلر اور پھر برائن بینیٹ کے ساتھ اہم شراکتیں قائم کیں۔ برائن بینیٹ نے 59 رن بنائے، جبکہ انوسنٹ کائیا نے 17 چوکوں کی مدد سے 140 رن کی شاندار اننگز کھیل کر اپنے ٹیسٹ کیریئر کی پہلی سنچری مکمل کی۔ اس کے علاوہ کریگ اروِن نے 60 اور ویسلے مادھیویرے نے 77 رن کی اہم اننگز کھیلیں۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تیج الاسلام نے بہترین گیند بازی کرتے ہوئے 138 رن دے کر سات وکٹیں حاصل کیں، جبکہ خالد احمد نے دو وکٹیں لیں۔ 270 رن کے خسارے کے ساتھ دوسری اننگز کھیلنے اتری بنگلہ دیشی ٹیم ایک بار پھر مشکلات کا شکار رہی۔ 46 رن تک تین وکٹیں گرنے کے بعد کپتان نجم الحسن شانتو نے مشفق الرحیم کے ساتھ چوتھے وکٹ کے لیے 61 رن جوڑے، لیکن ٹیم اس کے باوجود صرف 185 رن پر ڈھیر ہو گئی۔ شانتو نے 30، مشفق الرحیم نے 34 اور امیت حسن نے 25 رن بنائے۔ زمبابوے کی جانب سے بلیسنگ مزاربانی نے چار جبکہ رچرڈ نگاراوا نے تین وکٹیں حاصل کر کے ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ واحد ٹیسٹ میچ کے اختتام کے بعد زمبابوے اور بنگلہ دیش کے درمیان تین ایک روزہ بین الاقوامی اور تین ٹی-20 بین الاقوامی میچوں کی سیریز کھیلی جائے گی۔

مراکش نے نیدرلینڈز کو پنالٹی

شوٹ آؤٹ میں شکست دے کر پری کوارٹر فائنل میں بنائی جگہ

نئی دہلی: میچ کے آخری لمحات میں مراکش نے زبردست واپسی کی۔ انجری ٹائم کے پہلے ہی منٹ، یعنی 91ویں منٹ میں متبادل کھلاڑی شمس الدین طالبی کے عمدہ کراس پر مرکزی دفاعی کھلاڑی عیسیٰ دیوپ نے ہیڈر کے ذریعے گول کر کے مقابلہ 1-1 سے برابر کر دیا اور اپنی ٹیم کو شکست سے بچا لیا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں مراکش نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیدرلینڈز کو سنسنی خیز پنالٹی شوٹ آؤٹ میں 3-2 سے شکست دے کر آخری 16 ٹیموں (پری کوارٹر فائنل) میں جگہ بنا لی۔ مقررہ وقت اور اضافی وقت سمیت 120 منٹ کے کھیل کے بعد دونوں ٹیموں کا اسکور 1-1 سے برابر تھا، جس کے بعد میچ کا فیصلہ پنالٹی شوٹ آؤٹ کے ذریعے ہوا۔ میچ کے 72ویں منٹ میں نیدرلینڈز کے اسٹار فارورڈ کوڈی گاکپو نے گول کر کے اپنی ٹیم کو برتری دلائی۔ کرسینسیو سمرویل کی شاندار دوڑ اور عمدہ پاس پر گاکپو نے گیند کو جال میں پہنچایا۔ اس گول کے ساتھ گاکپو ورلڈ کپ کی تاریخ میں نیدرلینڈز کے لیے چھ گول کرنے والے مشترکہ طور پر دوسرے کامیاب ترین کھلاڑی بن گئے۔ اس فہرست میں ان سے آگے صرف جانی ریپ ہیں، جنہوں نے 1974 اور 1978 کے ورلڈ کپ میں مجموعی طور پر سات گول کیے تھے۔ میچ کے آخری لمحات میں

مراکش نے زبردست واپسی کی۔ انجری ٹائم کے پہلے ہی منٹ، یعنی 91ویں منٹ میں متبادل کھلاڑی شمس الدین طالبی کے عمدہ کراس پر مرکزی دفاعی کھلاڑی عیسیٰ دیوپ نے ہیڈر کے ذریعے گول کر کے مقابلہ 1-1 سے برابر کر دیا اور اپنی ٹیم کو شکست سے بچا لیا۔ مونٹیری اسٹیڈیم میں کھیلا گیا یہ مقابلہ پورے 120 منٹ تک سنسنی خیز رہا، تاہم مقررہ وقت اور اضافی وقت میں کوئی بھی ٹیم فیصلہ کن برتری حاصل نہ کر سکی۔ یوں مسلسل دوسرے ناک آؤٹ میچ کی طرح فاتح کا

فیصلہ پنالٹی شوٹ آؤٹ کے ذریعے کرنا پڑا۔ پنالٹی شوٹ آؤٹ میں دونوں ٹیموں نے اپنی ابتدائی دو کوششوں میں سے ایک ایک پنالٹی ضائع کی، تیسری کوشش میں دونوں نے کامیابی حاصل کی، جبکہ چوتھی کوشش میں بھی دونوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مرحلے پر مراکش کے گول کیپر یاسین بونو نے نیدرلینڈز کے کرسینسیو سمرویل کی اہم پنالٹی شاندار انداز میں روک کر اپنی ٹیم کو برتری دلا دی۔ اس کے بعد اسماعیل صیباری نے فیصلہ کن پنالٹی کو کامیابی سے گول میں تبدیل کرتے ہوئے مراکش کو 3-2 کی فتح دلا دی۔ یاسین بونو اپنی بہترین گول کیپنگ کی بدولت شوٹ آؤٹ کے ہیرو ثابت ہوئے اور مراکش کو ورلڈ کپ کے پری کوارٹر فائنل میں پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

شاہ رخ خان کے کام سے بے حد متاثر راج کمار ہیرانی، بولے

سپر اسٹار ہونے کے باوجود روزانہ اپنی ریہرسل کی بھیجتے ہیں ویڈیوز

فلم انڈسٹری میں فنکاروں کے کام کرنے کا انداز فلم سازوں پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ سیٹ پر ان کی سوچ، پیشہ ورانہ رویہ اور اپنے کام سے وابستگی ہی ان کی اصل پہچان بنتی ہے۔ اسی موضوع پر معروف ہدایت کار راج کمار ہیرانی نے اداکار شاہ رخ خان کی مثال دی اور کہا کہ وہ سپر اسٹار ہونے کے باوجود ہر روز اپنی ریہرسل کی ویڈیوز بھیجتے ہیں، جبکہ کچھ فنکار سیٹ پر ہی تھکن کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ معروف ہدایت کار راج کمار ہیرانی نے کہا، ''میں نے اپنے کیریئر میں مختلف ادوار کے کئی بڑے اداکاروں کے ساتھ کام کیا ہے، لیکن میرے نزدیک اصل فرق عمر یا تجربے کا نہیں بلکہ سوچ کا ہوتا ہے۔ شاہ رخ خان، عامر خان، سنجے دت اور ارشد وارثی جیسے فنکار اپنے کام کے لیے بے حد مخلص ہیں اور ہر منظر کو پوری سنجیدگی سے انجام دیتے ہیں۔ اسی طرح نئی نسل کے اداکار رنبیر کپور اور وکی کوشل بھی اپنے کرداروں کے لیے غیر معمولی محنت اور لگن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ پرانے اداکار زیادہ برداشت رکھتے ہیں اور نئے فنکار جلد پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ مکمل طور پر ہر شخص کی عادت اور پیشہ ورانہ سوچ پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض اداکار سیٹ پر تھکن ظاہر کرتے ہیں، جبکہ کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہر منظر کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل محنت کرتے رہتے ہیں۔ ہیرانی نے شاہ رخ خان کے کام کرنے کے انداز کی

تعریف کرتے ہوئے بتایا، ''شاہ رخ ہر روز شوٹنگ کے بعد اپنی ریہرسل موبائل فون پر خود ریکارڈ کرتے ہیں اور وہ ویڈیو ہدایت کار کو بھیج دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ڈائریکٹر ان کی پرفارمنس دیکھ کر اپنی رائے دے تاکہ وہ ہر بار اپنے کام کو مزید بہتر بنا سکیں۔ یہ عادت کسی نئے فنکار کی طرح ہے، جو مسلسل سیکھنے اور خود کو نکھارنے کی کوشش کرتا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''شاہ رخ خان اتنے بڑے سپر اسٹار ہونے کے باوجود کسی قسم کا غرور نہیں رکھتے۔ وہ ہر مشورے کو کھلے دل سے قبول کرتے ہیں اور ہر فلم میں کچھ نیا اور پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ اپنے کردار کو مزید مضبوط بنا سکیں۔'' راج کمار ہیرانی نے رنبیر کپور اور وکی کوشل کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ بھی شیئر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رنبیر شوٹنگ سے پہلے بھرپور تیاری کے ساتھ آتے ہیں اور اپنے کردار کو گہرائی سے سمجھتے ہیں، جبکہ وکی کوشل ہر منظر پر ہدایت کار کے ساتھ تفصیلی گفتگو کرتے ہیں اور مکمل دیانت داری کے ساتھ اپنے کردار کو نبھاتے ہیں۔ تاہم، انہوں نے یہ بھی کہا کہ کچھ فنکار ایسے ہیں جو اتنی محنت نہیں کرتے اور اپنے کام کو محدود انداز میں انجام دیتے ہیں، لیکن ان کے نزدیک اصل فرق ہمیشہ فنکار کی سوچ اور اس کے کام کے تئیں رویے میں ہوتا ہے۔

جیب میں رکھا تھا فون اور غلطی سے انسٹاگرام پر ہو گئے تھے لائیو، ارشد وارثی نے سنایا پورا قصہ

ارشد وارثی نے کہا کہ انہیں پرانے زمانے کے بٹن والے موبائل فون زیادہ پسند ہیں کیونکہ وہ استعمال میں آسان ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ الجھن نہیں ہوتی

ارشد وارثی نے کہا کہ انہیں پرانے زمانے کے بٹن والے موبائل فون زیادہ پسند ہیں کیونکہ وہ استعمال میں آسان ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ الجھن نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق اگر اختیار ان کے ہاتھ میں ہو تو وہ ہفتے میں ایک دن ایسا ضرور رکھیں گے جب پورا انٹرنیٹ بند ہو۔ ممبئی: بالی ووڈ اداکار ارشد وارثی نے کہا ہے کہ وہ ٹیکنالوجی کے معاملے میں خود کو انتہائی کمزور سمجھتے ہیں اور اکثر اسمارٹ فون یا سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ انجانے میں انسٹاگرام پر لائیو ہو گئے تھے۔ ٹیکنالوجی سمجھنے میں ہوتی ہے دشواری: آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے ارشد وارثی نے کہا، ''میں ٹیکنالوجی کے معاملے میں بہت کمزور ہوں۔ اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا استعمال کرنا میرے لیے آسان نہیں۔ اکثر میں اپنے بچوں یا اپنی ٹیم سے پوچھتا ہوں کہ فون یا مختلف ایپلی کیشنز کیسے استعمال کی جاتی ہیں، کیونکہ بہت سی چیزیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔'' لندن میں پیش آیا دلچسپ واقعہ: انہوں نے اس دلچسپ واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ''ایک بار میں لندن میں گھوم رہا تھا اور میرا فون جیب میں رکھا ہوا تھا۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ مجھ سے غلطی سے انسٹاگرام لائیو آن ہو گیا ہے۔ میں آرام سے چلتے ہوئے اپنی باتوں میں مصروف تھا، جبکہ دوسری طرف میرے مداح میری گفتگو سن رہے تھے۔'' انہوں نے مزید بتایا، ''اسی دوران میری بیٹی اور میرے مینیجر مسلسل مجھے فون کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ وہ لائیو ہیں، لیکن مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ بعد میں پتا چلا کہ پوری گفتگو سوشل میڈیا پر ریکارڈ ہو چکی تھی۔'' زیادہ پسند ہیں پرانے بٹن والے فون: ارشد وارثی نے کہا کہ انہیں پرانے زمانے کے بٹن والے موبائل فون زیادہ پسند ہیں کیونکہ وہ استعمال میں آسان ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ الجھن نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق اگر اختیار ان کے ہاتھ میں ہو تو وہ ہفتے میں ایک دن ایسا ضرور رکھیں گے جب پورا انٹرنیٹ بند ہو، تاکہ لوگ موبائل فون سے دور رہ کر ایک دوسرے سے سیدھے بات کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کل لوگ موبائل فون اور انٹرنیٹ میں اس قدر مصروف ہو چکے ہیں کہ عام سماجی میل جول اور گفتگو میں واضح کمی آ گئی ہے۔ بچوں کے لیے سوشل میڈیا پر پابندیاں ضروری: ارشد وارثی کا کہنا تھا کہ انہیں لگتا ہے کہ متحدہ عرب امارات اور بعض خلیجی ممالک نے بچوں کے سوشل میڈیا استعمال کے حوالے سے جو قواعد و ضوابط نافذ کیے ہیں، وہ درست سمت میں ایک اہم قدم ہیں۔ ان کے مطابق ٹیکنالوجی کا استعمال ذمہ داری کے ساتھ ہونا چاہیے، خصوصاً نوجوان نسل کے لیے مناسب حدود کا تعین بے حد ضروری ہے۔

عالیہ بھٹ اور شروری کی ''الفا'' میں معمولی ترامیم، صرف چند مناظر تبدیل

بالی ووڈ کی اداکارہ عالیہ بھٹ اور شروری کی آنے والی ایکشن تھرلر فلم ''الفا'' کی ریلیز سے قبل سنسر بورڈ کی جانب سے تجویز کردہ معمولی ترامیم کی تفصیلات سامنے آگئی ہیں۔

بالی ووڈ کی اداکارہ عالیہ بھٹ اور شروری کی آنے والی ایکشن تھرلر فلم ''الفا'' کی ریلیز سے قبل سنسر بورڈ کی جانب سے تجویز کردہ معمولی ترامیم کی تفصیلات سامنے آگئی ہیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ فلم میں بڑی کٹوتیوں کے بجائے صرف چند تکنیکی اور بصری تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (CBFC) کی جانب سے فلم ''الفا'' کو U/A 16+ سرٹیفکیٹ جاری کئے جانے کے چند دن بعد، سنسر بورڈ کی جانب سے تجویز کردہ ترامیم کی تفصیلات سامنے آگئی ہیں۔ فلم کے مداحوں کیلئے خوش آئند خبر یہ ہے کہ عالیہ بھٹ اور شروری کی ایکشن تھرلر فلم ''الفا'' میں سنیما گھروں میں نمائش سے قبل صرف معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، سی بی ایف سی کی ایگزامننگ کمیٹی نے فلم میں بڑی کٹوتیوں کے بجائے زیادہ تر تکنیکی اور بصری نوعیت کی چند تبدیلیوں کی سفارش کی۔ فلم سازوں کو سب سے پہلے آغاز میں دکھائے جانے والے ڈسکلیمر (وضاحتی نوٹ) میں ترمیم کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس کے علاوہ تمام گانوں کیلئے سب ٹائٹلز شامل کرنے اور ابتدائی ٹائٹل کارڈز اور اختتامی کریڈٹس اسی زبان، یعنی ہندی، میں پیش کرنے کو کہا گیا جس زبان میں فلم سرٹیفکیشن کیلئے جمع کرائی گئی تھی۔ بصری تبدیلیوں کے حوالے سے بورڈ نے بعض مناظر کی شدت کم کرنے کی ہدایت دی۔ فلم کے پہلے حصے میں موجود دو مناظر میں کچھ اصل شاٹس کو متبادل شاٹس سے تبدیل کیا گیا، تاہم، ان مناظر کی نوعیت ظاہر نہیں کی گئی۔ دوسرے حصے میں متعدد چاقو گھونپنے کے مناظر کی شدت کم کرتے ہوئے ان کی جگہ نسبتاً کم پرتشدد مناظر شامل کئے گئے۔ اس کے علاوہ فلم کے پہلے حصے میں استعمال ہونے والا ایک نازیبا لفظ بھی حذف کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان تبدیلیوں کے علاوہ سی بی ایف سی نے ہدایت دی کہ جہاں بھی فلم میں شراب نوشی دکھائی گئی ہو، وہاں شراب سے متعلق انتباہی (Anti-Alcohol) اسٹیٹک وارننگ لازمی طور پر ظاہر کی جائے۔ چونکہ فلم میں ایک کم عمر اداکار بھی شامل ہے، اس لئے فلم سازوں کو سرٹیفکیشن کے قواعد کے مطابق والدین کی رضامندی کا خط بھی جمع کرانے کی ہدایت دی گئی۔ تمام تجویز کردہ تبدیلیاں نافذ کرنے کے بعد یش راج فلمز کو ۲۹ رجون کو ''الفا'' کا سنسر سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا۔ سرٹیفکیشن کی تفصیلات کے مطابق فلم کا کل دورانیہ ۲ رگھنٹے، ۲۰ رمنٹ اور ۸ ر۴۰ سیکنڈ ہے۔ رپورٹس کے مطابق فلم کا پہلا حصہ ایک گھنٹہ، ۱۳ رمنٹ اور ۳۲ ر۲ سیکنڈ جبکہ دوسرا حصہ ایک گھنٹہ، ۷ رمنٹ اور ۱۶ رسیکنڈ پر مشتمل ہے۔ واضح رہے کہ ہدایت کار شیو راویل کی ہدایت میں بننے والی ''الفا'' یش راج فلمز کے مشہور ''وائی آر ایف اسپائی یونیورس'' کی نئی فلم ہے، جس میں عالیہ بھٹ اور شروری مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ انتہائی منتظر ایکشن تھرلر ۳ر جولائی کو دنیا بھر کے سنیما گھروں میں نمائش کیلئے پیش کی جائے گی۔

اداکارہ ٹیلر سوئفٹ اور ٹریوس کیلسی کی متوقع شادی

دعوت ناموں میں خفیہ واٹر مارکس شامل

دنیا بھر میں ٹیلر سوئفٹ اور ٹریوس کیلسی کی متوقع شادی موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے، جبکہ تقریب سے متعلق نئی تفصیلات بھی سامنے آ رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، جوڑے نے شادی کی معلومات خفیہ رکھنے کیلئے غیر معمولی سیکیورٹی انتظامات کئے ہیں۔ ٹیلر سوئفٹ اور ٹریوس کیلسی کی شادی کے حوالے سے جاری قیاس آرائیوں کے درمیان نئی تفصیلات سامنے آئی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جوڑے نے معلومات کے افشا ہونے سے روکنے کیلئے سخت حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔ ٹی ایم زیڈ (TMZ) کی ایک رپورٹ کے مطابق، مہمانوں کو بھیجے گئے شادی کے دعوت ناموں میں خفیہ واٹر مارکس شامل کئے گئے ہیں، جن پر ہر مہمان کا پہلا اور آخری نام درج ہے۔ اس اقدام کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ اگر کسی دعوت نامے کی تصویر یا معلومات آن لائن لیک ہو جائیں تو اس کے ذمہ دار شخص کی شناخت کی جا سکے۔ ٹی ایم زیڈ کے مطابق، دعوت نامے موسمِ بہار کے آغاز میں تقسیم کئے گئے تھے، اور بہت سے مہمانوں کو یہ اپریل کے دوران موصول ہوئے۔ ایک ذریعے نے بتایا: ''ہر دعوت نامے پر متعلقہ مہمان کا پہلا اور آخری نام بار بار واٹر مارک کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ یہ ایک حفاظتی اقدام ہے تاکہ اگر کوئی دعوت نامہ آن لائن لیک کرے تو اس کی شناخت آسانی سے کی جا سکے۔'' رپورٹس کے مطابق دعوت ناموں میں شادی کی تاریخ ۳ر جولائی درج ہے، لیکن تقریب کے مقام کا مکمل پتہ نہیں دیا گیا۔ ٹی ایم زیڈ کے مطابق: ''دعوت نامے میں صرف نیویارک سٹی کو مقام اور ۳ر جولائی کو تاریخ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔'' تاہم، حالیہ ہفتوں میں میڈیسن اسکوائر گارڈن کا نام اس تقریب کے ممکنہ مقام کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، اس ہفتے میڈیسن اسکوائر گارڈن کے باہر بڑے ٹرک روشنیوں کا سامان اور پروڈکشن کے آلات اتارتے ہوئے دیکھے گئے۔ فاکس نیوز ڈیجیٹل کی حاصل کردہ تصاویر میں یہ سامان مبینہ تقریب سے چند روز قبل پہنچایا جاتا دکھایا گیا۔ ٹی ایم زیڈ نے اس سے قبل رپورٹ کیا تھا کہ اس تقریب میں تقریباً ۱۱۰۰ر سے ۱۲۰۰ر مہمان شریک ہو سکتے ہیں جس کی وجہ سے اسے حالیہ برسوں کی سب سے بڑی مشہور شخصیات کی شادیوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ تاہم، تقریب کے مقام کے بارے میں اب تک کوئی سرکاری تصدیق نہیں کی گئی۔ جوڑے نے اگست ۲۰۲۵ء میں ایک مشترکہ سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے اپنی منگنی کا باضابطہ اعلان کیا تھا۔ اس موقع پر ٹیلر سوئفٹ نے لکھا: ''تمہارے انگلش کے استاد اور تمہارے جم کے استاد شادی کرنے جا رہے ہیں۔